Marfat.com

قرآنی احکام

مع تشریح

جلد اول

میاں ارشاد احمد ایڈووکیٹ

Marfat.com

85937
~~68137~~

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب ———————— قرانی احکا[redacted])
اشاعت اول ———————— اگست ۱۹۹۱ء
اشاعت دوم ———————— جون ۱۹۹۳ء
تعداد ———————— ۱۱۰۰
ناشر ———————— میاں ارشاد احمد ایڈووکیٹ
مطبع ———————— بک پرنٹرز لاہور
قیمت ————————

ملنے کا پتہ :-

۵ - زینت بلاک
علامہ اقبال ٹاؤن
لاہور
فون نمبر- ۴۳۱۸۰۶ - ۴۳۱۱۵۴

Marfat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل سبحانہ' ہمیں قرآن مجید پڑھنے' سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارشاد احمد عفی عنہ'

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
	پیش لفظ	۹
۱	انسان کی تخلیق	۱۳
۲	توحید	۱۸
۳	شرک	۲۱
۴	دنیاوی زندگی کی حقیقت	۲۸
۵	نماز	۳۴
۶	روزہ	۴۸
۷	زکوٰۃ	۵۴
۸	حج و عمرہ	۵۷
۹	اطاعت رسول	۶۴
۱۰	تقویٰ	۷۱
۱۱	مومن اور متقی کی صفات	۷۶
۱۲	عجز و انکساری	۸۴
۱۳	عفو و درگزر	۸۶
۱۴	ذکر الٰہی	۹۱
۱۵	عمل	۱۰۳
۱۶	تبلیغ دین	۱۰۸
۱۷	علم کی فضیلت	۱۱۳
۱۸	خیرات و صدقات	۱۱۷
۱۹	رزق حلال	۱۲۷
۲۰	حرام —	۱۳۶
۲۱	خواہش نفس	۱۴۱
۲۲	احسان	۱۴۴
۲۳	اخلاق	۱۵۰
۲۴	شکر	۱۶۵

Marfat.com

۲۵	توبہ	۱۷۰
۲۶	ناپ تول	۱۷۶
۲۷	معاشرتی درجہ بندی	۱۸۰
۲۸	حقوق والدین	۱۸۵
۲۹	میاں بیوی کے حقوق	۱۹۹
۳۰	پردہ کے احکام	۲۰۳
۳۱	جنت	۲۱۶
۳۲	جہنم	۲۲۷
۳۳	علم غیب	۲۳۰
۳۴	موت	۲۴۴
۳۵	قیامت	۲۵۲
۳۶	شراب و جواء	۲۶۰
۳۷	چوری	۲۶۴
۳۸	قتل و قصاص	۲۶۶
۳۹	زنا	۲۷۵
۴۰	نکاح ۔ طلاق و عدت	۲۹۲
۴۱	یتیم	۳۱۹
۴۲	قرض	۳۲۷
۴۳	رہن ۔ بیع و امانت	۳۳۰
۴۴	گواہی دینا	۳۳۳
۴۵	قسم کھانا	۳۳۷
۴۶	نیکی اور بدی کی جزاء	۳۴۲
۴۷	سود	۳۴۸
۴۸	وراثت	۳۵۴
۴۹	وصیت	۳۶۰
۵۰	قرآنی دعائیں	۳۶۴
۵۱	متفرق احکامات	۳۷۲
۵۲	ازواج مطہرات	۳۸۵

Marfat.com

روز نامہ نوائے وقت مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۱ء نے قرآنی احکام کے متعلق مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے:

نام کتاب	قرآنی احکام (مع تشریح)
مصنف	میاں ارشاد احمدؒ۔ ایڈووکیٹ ۹ ہیرا مینشن نابھہ روڈ۔ لاہور
مطبع	لاہور آرٹ پریس۔ انار کلی لاہور
ہدیہ	مبلغ ۶۰ روپے صفحات ۳۳۴

"اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کی دنیوی زندگی کس طریقے پر بسر ہونی چاہئے تاکہ وہ عاقبت سنوار سکے اس بارے میں قرآن مجید نے ہر پہلو کے بارے میں واضح احکامات دیئے ہیں۔ ان احکامات کی غرض و غایت یہی ہے کہ نوع انسان بہتری اور فلاح سے ہمکنار ہو۔ آج کے مادی دور میں جب انسان وقت کی کمی کے باعث قرآن مجید کے مطالعے کا وقت نہیں نکالتے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ مختلف انسانی پہلوؤں کے بارے میں احکامات خداوندی سے لاعلم ہیں پھر ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری تو یہ ذمہ داری ہے اور مذہبی فریضہ بھی کہ ہم اپنی زندگی اس طرز پر بسر کریں جس کی تلقین قرآن و سنت سے ہوتی ہے۔ زیر نظر کتاب انہی احکامات کا احاطہ کرتی ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ بے شمار موضوعات پر جو احکامات خداوندی ہیں ان کا احاطہ کرنا ایک کتابی صورت میں بہت مشکل کام ہے لیکن اس کتاب میں یہ بہت عمدہ کوشش کی گئی ہے کہ انسانی زندگی کے روزمرہ معمولات میں جن باتوں سے واسطہ پڑتا ہے ان کے بارے میں احکامات واضح کر دیئے گئے ہیں کتاب میں ۵۲ موضوعات پر احکامات الٰہی درج ہیں اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف نے کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ اور توحید' شرک سے لے کر عفوو در گزر خواہش نفس اخلاق' ناپ تول میاں بیوی کے حقوق پردہ کے احکام' موت' چوری' قتل و قصاص' نکاح' طلاق' عدت وغیرہ بے شمار موضوعات پر احکام الٰہی پیش کر دیئے ہیں۔ احکامات کے حوالے سے متعلقہ سورہ کا نام اور آیات کے نمبر بھی درج کئے گئے ہیں ان

Marfat.com

احکامات سے متعلق احادیث نبوی بھی درج کی گئی ہیں۔ یہ کتاب بہت زیادہ قدر و قیمت رکھتی ہے اور عام قاری ہو یا سکالر سب کے لئے یکساں افادیت کی حامل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کا ہر مسلمان کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔"

Marfat.com

پیش لفظ

خدا تعالیٰ جل سبحانہ نے اپنے پیارے محبوب سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید میں جو احکامات نازل فرمائے ان کی غرض و غایت نوع انسانی کی بہتری اور فلاح و بہبود ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی میں جو قرآن نازل ہوا اس کا مقصد خداوند تعالیٰ کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرنا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا وند تعالیٰ کا آخری نبی ماننا۔ جزا۔ سزا اور روز آخرت پر ایمان لانا ہے۔ پہلی قومیں جنہوں نے انبیائے کرام کی رشد و ہدایت پر عمل کرنے سے انکار کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور جنہوں نے اپنی دنیاوی زندگی خداوند تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی اور شیطان کی پیروی میں گزاری ہوگی انہیں ان کے بُرے اعمال کے بدلے دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جنہوں نے اپنی دنیاوی زندگی خداوند تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزاری ہوگی انہیں ان کے نیک اعمال کی وجہ سے جنت الفردوس میں داخل کیا جائے گا۔ قیامت کے دن خداوند کریم ہر انسان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرے گا اور اچھے اور بُرے اعمال کو ثابت کرنے کے لئے مکمل ثبوت فراہم کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ انسان کے اپنے اعضاء اس بات کی گواہی دیں گے کہ فلاں فعل انہوں نے انسان کے حکم اور منشاء کے مطابق سرانجام دیا تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سالہ مدنی زندگی کفر کے خلاف جہاد

Marfat.com

اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے صرف ہوئی۔ اس دوران خداوند تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ان کا مقصد مسلمان امت کو اقوام عالم کی سب سے بہتر اور افضل قوم بنانا ہے۔ اس عرصہ کے دوران رسول مقبول کفار کے ساتھ مختلف جنگوں میں مشغول رہے اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین اور منافقین کی سازشوں کا مقابلہ بھی کرتے رہے۔ رسول کریم کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام نے ہر لحاظ سے اپنے آپ کو ان کی ہدایات کے مطابق ڈھال لیا۔

قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرنے سے ہر مسئلہ اور ہر موضوع پر خداوند تعالیٰ کے احکامات ملتے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے زندگی گزار کر اپنی عاقبت سنواری جا سکتی ہے۔ ہم من حیث القوم اپنی مصروفیات میں اس قدر الجھ کر رہ گئے ہیں کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کے لیے وقت نہیں نکال سکتے ہیں۔ عربی زبان سے عموماً" ناواقفیت کی بنا پر قرآن مجید کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جس کا قدرتی نتیجہ ہے کہ قرآن مجید میں خداوند تعالیٰ نے مختلف موضوعات پر جو احکامات نازل فرمائے ہیں اس سے لاعلم ہیں۔

راقم الحروف ۱۹۶۶ء میں راولپنڈی میں تعینات تھا۔ ان دنوں جناب خورشید حسن' ڈپٹی آڈیٹر جنرل' گورنمنٹ آزاد کشمیر اپنی کوٹھی پر بروز جمعہ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ جس میں عموماً" تیس چالیس حضرات شمولیت اختیار کرتے تھے۔ جناب خورشید حسن صاحب کا معمول تھا کہ وہ ایک موضوع پر قرآن مجید میں جہاں جہاں احکامات ہیں۔ انہیں ایک جگہ اکٹھا کرکے اپنے درس میں متعلقہ آیات کا شان نزول اور حالات و واقعات جن میں وہ نازل ہوئے بیان فرمایا کرتے۔ اس طرح اس موضوع کے متعلق قرآنی احکامات کو سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں بڑی آسانی ہوتی۔

میری دیرینہ خواہش تھی کہ قرآن مجید میں مختلف احکامات کو سمجھنے کے لیے انہیں اکٹھا کیا جائے لیکن کاروباری مصروفیات کی وجہ سے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس سال اپنے بچوں کے پاس امریکہ جانے کا اتفاق ہوا اور اس دوران قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرنے کا موقع میسر آیا۔ وہاں تفہیم القرآن کے علاوہ مولانا پیر کرم شاہ

Marfat.com

صاحب کی تفسیر کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ تفہیم القرآن کا پہلے بھی مطالعہ کیا تھا۔ لیکن اس دفعہ اس کا بغور مطالعہ کرنے سے مختلف احکامات کو سمجھنے میں مدد ملی۔ قرآن مجید میں ویسے تو بے شمار موضوعات پر خداوند تعالیٰ کے احکامات موجود ہیں۔ لیکن ان سب کا احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل کام ہے۔ میں نے چند ایک موضوعات پر قرآنی احکامات کو اکٹھا کیا ہے جس کے لیے متعلقہ سورۃ کا نام اور آیات کے نمبر درج کیے ہیں۔ ان احکامات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے اور سمجھنے کے لیے قرآن مجید کی تفسیر کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ امید ہے کہ اس طرح قرآنی احکامات کے مطالعہ سے علم میں اضافہ ہو گا۔ ان احکامات کے متعلق احادیث نبوی بھی درج کی گئی ہیں۔ جو بخاری شریف سے لی گئی ہیں۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے وقت جتنا زیادہ غور و غوض اور سوچ بچار سے کام لیا جائے اتنا ہی زیادہ اس کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ جن حالات میں خداوند تعالیٰ جل سبحانہ نے یہ احکامات رسول مقبول سرور کونین فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے اور رسول مقبول نے اپنی زندگی میں ان پر عمل کیا ان کو ذہن نشین کرنا نہایت ضروری ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرنے۔ اسے سمجھنے اس پر عمل کرنے اور اپنی زندگی قرآن مجید کے احکامات کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اشاعت دوئم میں چند ایک موضوعات میں اضافہ کیا گیا ہے جس سے احکام کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ قارئین کی خواہش کے مطابق حروف کو ذرا موٹا کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی عمدہ استعمال ہوا ہے۔ کتاب کو مجلد کرنا بھی ضروری تھا تاکہ قرآنی احکام کا مطالعہ دیرپا ہو سکے

طالب دعا

میاں ارشاد احمد عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

انسان کی تخلیق

(۱) سورۃ طٰہٰ	آیت ۱۱۶ تا ۱۲۲
(۲) سورۃ الحجر	آیت ۲۸-۲۹ تا ۴۳
(۳) سورۃ النساء	آیت ۱
(۴) سورۃ النحل	آیت ۴

(۱) سورۃ طٰہٰ

یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ وہ سب تو سجدہ کر گئے مگر ایک ابلیس تھا کہ انکار کر بیٹھا۔ اس پر ہم نے آدم کو کہا کہ "دیکھو۔ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو یہ تمہیں جنت سے نکلوا دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ یہاں تو تمہیں یہ آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ بھوکے ننگے رہتے ہو اور نہ پیاس اور دھوپ تمہیں ستاتی ہے" لیکن شیطان نے اس کو پھسلایا۔ کہنے لگا۔ کہ "آدم بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے"۔ آخر کار دونوں میاں بیوی اس درخت کا پھل کھا گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے آگے کھل گئے اور لگے اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ راہ راست سے بھٹک گیا۔ پھر اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے ہدایت بخشی۔

(۲) سورۃ الحجر

پھر یاد کرو اس موقع کو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ "میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔ جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا"۔

ابلیس بولا۔ میرے رب۔ جیسا تو نے مجھے بہکایا۔ اسی طرح اب میں زمین میں

Marfat.com

ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکاؤں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔ فرمایا۔ یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ بے شک جو میرے حقیقی بندے ہیں۔ ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں او۔ ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے۔

(۳) سورۃ النساء

لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو۔ اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

(۴) سورۃ النحل

اس نے انسان کو ایک ذرا سی بوند سے پیدا کیا اور دیکھتے دیکھتے صریحاً" وہ ایک جھگڑالو ہستی بن گیا۔

تشریح

(۱) سورۃ طٰہٰ (آیت ۱۲۱۔۱۲۲) "آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا"۔ حضرت آدم اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق اور رب مانتے تھے۔ جنت میں ان کو جو آسائشیں حاصل تھیں ان کا تجربہ انہیں خود ہر وقت ہو رہا تھا۔ شیطان کی عداوت اور حسد کا بھی انہیں علم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آدم کو بتا دیا تھا کہ یہ تمہارا دشمن ہے اور تمہیں نافرمانی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کو چیلنج دے چکا تھا کہ میں آدم کو بہکاؤں گا۔ ان ساری باتوں کے باوجود شیطان نے ایک ناصح دوست اور خیر خواہ ہونے کی شکل میں آدم کو لازوال زندگی اور سلطنت لازوال کا لالچ دیا تو آدم اس کے جھانسے میں آگئے۔ وہ شیطانی لالچ میں آکر اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے اور اطاعت کے بلند مقام سے معصیت کی پستی میں جا گرے۔ یہ آدم کی وہ کمزوری

Marfat.com

ہے جو ابتدائے آفرینش ہی سے اس سے سرزد ہوئی جس کی وجہ سے انسان عموماً دنیا میں اس پر قابو نہیں کر سکا۔

"پھر اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کر لی"۔ آدم اطاعت کی کوشش میں ناکام ہو کر جہاں گر گیا تھا اللہ نے اسے وہیں نہیں چھوڑ دیا تھا بلکہ اسے اٹھا کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ آدم نے اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی کہا۔ پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اگر تو ہم سے درگزر نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ خداوند تعالیٰ نے آدم اور حوا کی توبہ قبول کر کے انہیں بلند مرتبہ عطا فرمایا۔

(۲) سورۃ الحجر (آیت ۲۸ تا ۴۳) "جب میں اسے بنا چکوں اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں" انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی وہ دراصل صفات الٰہی کا ایک عکس یا پرتو ہے۔ انسان میں جتنی صفات پائی جاتی ہیں۔ یعنی حیات' علم' قدرت' ارادہ' اختیار اور دوسری صفات اور جن کے مجموعہ کا نام روح ہے یہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی صفات کا ایک ہلکا سا پرتو ہے اور اسی پرتو کی وجہ سے انسان کو زمین پر خدا کا خلیفہ بنایا اور ملائکہ اور جنوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

"اب میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا" یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ایک کم تر مخلوق یعنی آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دے کر اسے مجبور کر دیا کہ تیرا حکم نہ مانوں (یہ شیطان کہہ رہا ہے)۔ اسی طرح اب میں ان انسانوں کے لیے دنیا کو ایسا دل فریب بنا دوں گا کہ یہ سب اس سے دھوکا کھا کر تیرے نافرمان بن جائیں گے۔ شیطان کا مطلب یہ تھا کہ میں زمین کی زندگی اور اس کی لذتوں اور اس کے عارضی فوائد کو انسان کے لیے ایسا خوش نما بنا دوں گا کہ وہ خلافت اور اس کی ذمہ داریوں اور آخرت کی باز پرس کو بھول جائیں گے اور خود تجھے بھی یہ فراموش کر دیں گے تجھے یاد رکھنے کے باوجود تیرے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی کریں گے۔

"تیرا بس تو صرف ان بھکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں" یعنی

Marfat.com

میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا کہ تو انہیں زبردستی نافرمان بنا دے۔ البتہ جو خود ہی بھکے ہوئے ہوں اور آپ ہی تیری پیروی کرنا چاہیں انہیں تیری راہ پر جانے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا۔ انہیں ہم زبردستی اس سے باز رکھنے کی کوشش نہ کریں گے۔ شیطان نے انسان کو بہکانے کے لیے اپنا طریق کار یہ بیان کیا کہ وہ زمین کی زندگی کو ان کے لیے خوش نما بنا کر انہیں خدا سے غافل اور بندگی کی راہ سے منحرف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی توثیق کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شرط میں نے مانی اور کہا کہ تجھے صرف فریب دینے کا اختیار دیا جا رہا ہے۔ یہ اقتدار نہیں دیا جا رہا کہ تو ہاتھ پکڑ کر انہیں زبردستی اپنی راہ پر کھینچ لے جائے۔ شیطان نے ان بندوں کو مستثنیٰ کیا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص بنا لے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر صاف کر دی کہ جو خود بہکا ہوا ہوگا وہی تیری پیروی کرے گا۔ یعنی جو بہکا ہوا نہ ہوگا وہ تیری پیروی ہرگز نہ کرے گا اور وہی ہمارا وہ خالص بندہ ہوگا جسے ہم خالص اپنا کر لیں گے۔

"اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے"۔ اس قصہ سے یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ انسان کے لیے راہ نجات صرف اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے۔ اس راہ کو چھوڑ کر تم جس راہ پر بھی جاؤ گے وہ شیطان کی راہ ہے جو سیدھی جہنم کی طرف جاتی ہے۔ اس غلطی کی ذمہ داری تم پر ہے۔ شیطان کا کام اس سے زیادہ نہیں ہے وہ دنیا کی ظاہری زندگی سے تم کو دھوکا دے کر تمہیں بندگی کی راہ سے منحرف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے دھوکا کھانا تمہارا اپنا فعل ہے جس کی ذمہ داری تمہارے اپنے سوا اور کسی پر نہیں ہے۔

(۳) سورۃ النساء (آیت ۱) "اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔" اس سورۃ میں خاندانی نظام کی بہتری کے لیے احکامات ارشاد فرمانے سے پہلے انسان کی تخلیق کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ نوع انسانی کی تخلیق ابتداء ایک فرد سے کی اور پھر اماں حوا کو حضرت آدم کی ایک پسلی سے پیدا کیا گیا۔ جو پہلا انسان اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ حضرت آدم ہیں اور ان کے بعد اماں حوا کو انسانوں کی تخلیق کے لیے پیدا کیا گیا۔

Marfat.com

(۴) سورۃ النحل (آیت ۵) "وہ ایک جھگڑالو ہستی بن گیا"۔ اللہ نے نطفے کی حقیر سی بوند سے وہ انسان پیدا کیا جو بحث و استدلال کی قابلیت رکھتا ہے اور اپنے مدعا کے لیے حجتیں پیش کر سکتا ہے۔ اس کی خودی کا طغیان تو دیکھو کہ وہ خود خدا ہی کے مقابلے میں جھگڑنے پر اتر آیا۔

Marfat.com

توحید

(۱) سورۃ بنی اسرائیل — آیت ۱۱۱
(۲) سورۃ یونس — آیت ۱۰۴ تا ۱۰۷
(۳) سورۃ یوسف — آیت ۳۸ تا ۴۰
(۴) سورۃ اخلاص — آیت ۱ تا ۴

(۱) سورۃ بنی اسرائیل

اور کہو۔ تعریف ہے اس خدا کی جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا۔ نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا پشتیبان ہو۔ اور اس کی بڑائی بیان کرو۔ کمال درجہ کی بڑائی۔

(۲) سورۃ یونس

اے نبیؐ کہ دو کہ ''لوگو۔ اگر تم ابھی تک میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو سن لو کہ تم اللہ کے سوا جن کی بندگی کرتے ہو میں ان کی بندگی نہیں کرتا بلکہ صرف اس خدا کی بندگی کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں اور مجھ سے فرمایا گیا ہے کہ یکسو ہو کر اپنے آپ کو ٹھیک ٹھیک قائم کر دے اور ہرگز ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہو۔ اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں میں سے ہوگا۔ اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۳) سورۃ یوسف

ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل ہے۔ ہم پر اور تمام انسانوں پر کہ اس نے اپنے سوا کسی کا بندہ نہیں بنایا۔ مگر

Marfat.com

اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے زنداں کے ساتھیو۔ تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ اس کو چھوڑ کر تم جس کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی ٹھیک سیدھا طریق زندگی ہے۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہے۔

(۴) سورۃ اخلاص

کہو۔ وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تشریح

خدا کے سوا نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ نہ آسمانوں کے اوپر نہ زمین کے نیچے کوئی ایسی چیز ہے جو انسان کے سجدہ یا رکوع و قیام کی مستحق ہے۔ ہر عبادت صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور ہر پرستش صرف اسی کی خاطر ہے۔ سورۃ انعام (آیت ۲۰) میں حکم ہے کہ بے شبہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اسی ایک پروردگار۔ اللہ کے لیے ہے۔ اسلام میں عبادت کے لیے خدا اور بندہ کے درمیان کسی خاص خاندان اور کسی خاص شخصیت کی وساطت اور وسیلہ کی حاجت نہیں ہے۔ سورۃ مومن (آیت ٦) میں حکم ہوتا ہے "تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا"۔ عبادت کے لیے کسی خاص جگہ یا معبد کدہ کی حاجت نہیں ہے۔ زمین کا ہر گوشہ بلکہ پہنائے کائنات کا ہر حصہ اس کا معبد اور عبادت خانہ ہے۔ اس کے لیے صرف پاک لباس، پاک جسم اور پاک دل کی ضرورت ہے۔ اگر کسی وجہ سے پاک لباس اور پاک جسم میسر نہیں ہے تو یہ بھی معاف ہے۔ اس کے لئے خشوع و خضوع، یک سوئی، خلوص اور تقویٰ کی ضرورت ہے۔ جس قدر یہ خوبیاں زیادہ ہونگیں اتنی ہی

Marfat.com

زیادہ وہ عبادت بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا باعث ہوگی۔

۲۔ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں اور وہ جب مجھے یاد کرے تو میں اپنے علم اور فضل و کرم سے اس کے ساتھ ہوں اگر اپنے دل میں میری یاد کرے تو میں بھی اسے یاد کرتا ہوں اور اگر ایک جماعت میں اعلانیہ میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ میرا بندہ جیسا میرے ساتھ گمان رکھے گا میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا۔ اگر یہ گمان رکھے کہ میں اس کے قصور معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ بندے کو پروردگار کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے اگر گناہ بہت زیادہ ہیں تو پھر بھی گمان رکھنا چاہیے کہ وہ غفور و رحیم ہے۔

۳۔ بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ پروردگار سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو وہ ہاتھ بھر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ ہاتھ بھر اس کے قریب ہوتا ہے تو وہ ایک بام اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ جب کوئی چلتا ہوا اس کے پاس آتا ہے تو پروردگار دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہے۔

Marfat.com

شرک

(۱) سورۃ النساء	آیت ۴۸، ۱۱۶ تا ۱۲۱
(۲) سورۃ الاعراف	آیت ۱۹۰ تا ۱۹۸
(۳) سورۃ الانعام	آیت ۱۴۸
(۴) سورۃ یونس	آیت ۱۸، ۲۸۔۲۹
(۵) سورۃ مریم	آیت ۸۱۔۸۲
(۶) سورۃ الذریات	آیت ۵۱
(۷) سورۃ الطور	آیت ۴۳
(۸) سورۃ الکہف	آیت ۱۱۰
(۹) سورۃ النحل	آیت ۲۰۔۲۱
(۱۰) سورۃ المائدہ	آیت ۷۲
(۱۱) سورۃ سبا	آیت ۲۲۔۲۳
(۱۲) سورۃ حج	آیت ۷۳

(۱) سورۃ النساء

اللہ بس شرک کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے ماسوا جتنے گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات ہے۔ اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے۔ اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں۔ وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں جس نے اللہ سے کہا تھا کہ "میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔ میں انہیں بہکاؤں گا۔ میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔ میں انہیں حکم دوں گا اور

Marfat.com

وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں رد و بدل کریں گے۔" اس شیطان کو جس نے اللہ کی بجائے اپنا ولی یا سرپرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔

(۲) سورۃ الاعراف

مگر جب اللہ نے ان کو صحیح و سالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے۔ اللہ بہت بلند و برتر ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں۔ اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دو تو وہ تمہارے پیچھے نہ آئیں۔ تم خواہ انہیں پکارو یا خاموش رہو۔ دونوں صورتوں میں تمہارے لیے یکساں ہے۔ تم لوگ خدا کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے ہو۔ ان سے دعائیں مانگ دیکھو۔ یہ تمہاری دعاؤں کا جواب دیں اگر ان کے بارے میں تمہارے خیالات صحیح ہیں۔ کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں۔ کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں۔ کیا یہ آنکھیں رکھتے ہی ان سے دیکھیں؟ کیا یہ کان رکھتے ہیں کہ اس سے سنیں؟ اے نبیؐ۔ ان سے کہو۔ "بلا لو اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پھر تم سب مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔ میرا حامی و ناصر وہ خدا ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک آدمیوں کی حمایت کرتا ہے۔ بخلاف اس کے تم جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کے قابل ہیں۔ بلکہ اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کے لیے کہو تو وہ تمہاری بات سن بھی نہیں سکتے۔ بظاہر تم کو ایسا نظر آتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ مگر فی الواقع وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔"

~~68437~~ 85937

Marfat.com

(۳) سورۃ الانعام

یہ مشرک لوگ تمہاری ان باتوں کے جواب میں ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ایسی ہی باتیں بنا بنا کر ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزا انہوں نے چکھ لیا۔

(۴) سورۃ یونس

یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبیؐ۔ ان سے کہو۔ "کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

جس روز ہم ان سب کو ایک ساتھ اپنی عدالت میں اکٹھا کریں گے۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی۔ پھر ہم ان کے درمیان سے اجنبیت کا پردہ ہٹا دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ "تم ہماری عبادت کرتے بھی تھے تو ہم تمہاری اس عبادت سے بالکل بے خبر تھے"۔ اس وقت ہر شخص اپنے کئے کا مزا چکھ لے گا۔ سب اپنے حقیقی مالک کی طرف پھیر دیئے جائیں گے اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے گم ہو جائیں گے۔

(۵) سورۃ مریم

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے کچھ خدا بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے پشتیبان ہوں گے۔ کوئی پشتیبان نہ ہوگا۔ وہ سب ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور الٹے ان کے مخالف بن جائیں گے۔

(٦) سورۃ الذریٰت

اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود۔ میں تمہارے لیے اس کی طرف سے

Marfat.com

صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔

(۷) سورۃ الطور

کیا اللہ کے سوا یہ کوئی اور معبود رکھتے ہیں۔ اللہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

(۸) سورۃ الکہف

اے نبیؐ۔ کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

(۹) سورۃ النحل

اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں۔ بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

(۱۰) سورۃ المائدہ

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۱۱) (سورۃ سبا۔ (آیت ۲۲۔۲۳)۔ "کہہ دے کہ اللہ کے سوا جن کا تمہیں گمان ہے۔ سب کو پکار لو۔ نہ تو ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے۔ نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ درخواست شفاعت بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی۔ بجز ان کے جن کے لیے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔"

Marfat.com

(۱۲) سورۃ حج۔ (آیت ۷۳)۔ "لوگو۔ ایک مثال دی جاتی ہے۔ غور سے سنو۔ جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ بلکہ مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والا بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔"

تشریح

۱۔ سورۃ النساء (آیت ۸۰) "دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے"۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی بس شرک نہ کرے باقی دوسرے گناہ دل کھول کر کرتا رہے بلکہ دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ شرک جسے معمولی گناہ خیال کیا جاتا تھا تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ حتیٰ کہ اور گناہوں کی معافی تو ممکن ہے مگر یہ ایسا گناہ ہے کہ معاف نہیں کیا جا سکتا۔

(آیت ۱۱۷) "وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں"۔ آدمی اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جدھر جدھر وہ چلاتا ہے ادھر چلتا ہے۔ گویا کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا خدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے احکام کی بے چون و چرا اطاعت اور پیروی کرنے کا نام عبادت ہے اور جو شخص اس طرح کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کی عبادت کرتا ہے۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ انسان کا یہ کہنا کہ "اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو چور رات کو ہمارے گھر میں گھس آتے۔" یہ شرک ہے صحیح حدیث میں ہے کہ کسی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا "جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔" تو آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے؟ حضرت طفیل بن سنجرہؓ کو رسول کریم نے فرمایا کہ یاد رکھو اب ہرگز ہرگز "خدا چاہے اور اس کا رسول" نہ کہنا۔ بلکہ یوں کہو کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم دجال کا ذکر کر کے خوف زدہ تھے کہ رسول مقبول تشریف لائے اور پوچھا کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔ ہم نے بتا دیا تو رسول کریمؐ نے فرمایا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ خوفناک بات بتاؤں۔ وہ پوشیدہ

Marfat.com

شرک ہے کہ انسان دوسرے انسان کو دکھانے کے لیے نماز پڑھے۔ حضرت شدادؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول مقبول سے سنا ہے کہ جو دنیا کو دکھانے کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے۔ وہ مشرک ہے۔ جو لوگوں میں اپنی سخاوت جتانے کے لیے صدقہ خیرات کرے وہ بھی مشرک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں بہتر حصہ والا ہوں۔ جو بھی میرے ساتھ کسی عمل میں دوسرے کو شریک کرے۔ میں اپنا حصہ بھی اس دوسرے کے سپرد کر دیتا ہوں۔

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میں تمام شریکوں سے بہتر ہوں۔ میرے ساتھ جو بھی کسی کو شریک کرے۔ میں اپنا حصہ بھی اسی کو دے دیتا ہوں۔ یعنی اس کا وہ عمل بالکل ضائع ہوا۔ روایت میں ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو شخص کسی عمل میں میرے ساتھ دوسرے کو ملائے میں اس سے بری ہوں اور اس کا پورا عمل اس غیر کے لیے ہے۔ حدیث میں ہے رسول کریمؐ نے فرمایا مجھے تمہاری نسبت زیادہ ڈر چھوٹے شرک کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ چھوٹا شرک کیا ہے۔ فرمایا۔ ریاکاری۔ قیامت کے دن ریاکاروں کو جواب ملے گا کہ جاؤ۔ جن کے لیے اعمال کیے تھے ان ہی کے پاس جزا مانگو۔

۳۔ اللہ واحد ہے۔ صمد ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بے نظیر۔ بے شریک و بے مثل ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساتھی نہیں۔ مشیر نہیں۔ وزیر نہیں۔ مددگار نہیں۔ جن جن کو تم پکارا کرتے ہو پکار کر دیکھ لے۔ معلوم ہو جائے گا کہ ایک ذرہ کے بھی وہ مختار نہیں۔ محض بے بس۔ بالکل ~~محتاج~~ عاجز ہیں۔ اس کے در کے غلام اور اس کے بندے ہیں۔ اس کی عظمت و کبریائی۔ عزت و بڑائی ایسی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کی جرات نہیں کہ اس کے سامنے کسی کی سفارش کے لیے بھی لب ہلا سکے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں اللہ کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔ خدا ہی جانتا ہے کب تک سجدے میں پڑا رہوں گا۔ سجدے میں اس قدر رب کی بزرگی بیان کروں گا کہ اس وقت تو وہ الفاظ بھی مجھے معلوم نہیں۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا۔ اے محمدؐ اپنا سر اٹھائیے۔ آپ بات کیجئے۔ آپ کی بات سنی جائے

Marfat.com

گی۔ آپ مانگیئے ۔ آپ کو دیا جائے گا۔ آپ شفاعت کیجئے۔ قبول کی جائے گی۔ (ابن کثیر)۔

۴۔ سورۃ حج آیت ۷۳ میں اللہ تعالے عام لوگوں کو خطاب کر رہا ہے کہ خدا کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں اس بات کی بھی قدرت نہیں ہے کہ ایک حقیر مخلوق مکھی ہی بنا سکیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے اڑے تو ان میں یہ طاقت بھی نہیں ہے کہ وہ مکھی سے وہ چیز واپس لے سکیں۔ جن کو یہ اللہ تعالے کا شریک ٹھہرا رہے ہیں وہ اتنے کمزور اور ناتواں ہیں کہ وہ ایک مکھی کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ مکھی ان کا حق ان سے چھینے چلی جارہی ہے یہ اس قدر بے بس ہیں کہ مکھی سے اپنی چیز ہی واپس لے لیں۔ خدا اپنی قدرت اور قوت میں یکتا ہے۔ تمام چیزیں بے نمونہ سب سے پہلی پیدائش ہیں اس نے پیدا کر دی ہیں بغیر کسی سے مدد و مشورہ طلب کیے۔ وہ سب کو ہلاک کر کے دوبارہ بڑی آسانی سے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ وہ بڑی مضبوط پکڑ والا۔ رزق دینے والا اور بے انداز قوت رکھنے والا ہے۔ اس کے ارادے کو بدلنے والا۔ اس کے فرمان کو ٹالنے والا اور اس کی عظمت اور سلطنت کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ واحد و قہار ہے۔

Marfat.com

دنیاوی زندگی کی حقیقت

(۱) سورۃ الشوری	آیت ۳۶،۲۰ تا ۳۹
(۲) سورۃ الجاثیہ	آیت ۳۵،۲۴
(۳) سورۃ الملک	آیت ۱ تا ۲
(۴) سورۃ القیامت	آیت ۲۱،۲۰
(۵) سورۃ الاعلیٰ	آیت ۱۷،۱۶
(۶) سورۃ الفاطر	آیت ۶،۵
(۷) سورۃ الکہف	آیت ۴۶،۴۵
(۸) سورۃ طہٰ	آیت ۱۳۱
(۹) سورۃ العنکبوت	آیت ۶۴
(۱۰) سورۃ الانعام	آیت ۱۳۰
(۱۱) سورۃ یونس	آیت ۲۵،۲۴
(۱۲) سورۃ ھود	آیت ۱۶،۱۵
(۱۳) سورۃ محمدؐ	آیت ۳۶
(۱۴) سورۃ البقرہ	آیت ۲۰۰ تا ۲۰۲
(۱۵) سورۃ الرعد	آیت ۲۶
(۱۶) سورۃ آل عمران	آیت ۱۸۵

(۱) سورۃ الشوری

جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں سے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سرو سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے

Marfat.com

حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔

(۲) سورۃ الجاثیہ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے۔ یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہے اور گردش ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔ درحقیقت اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ یہ محض گمان کی بنا پر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ یہ تمہارا انجام اس لیے ہوا ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنا لیا ہے اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے کہا جائے گا کہ معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کر لو۔

(۳) سورۃ الملک

نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر کرنے والا بھی۔

(۴) سورۃ القیامت

ہرگز نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز یعنی دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت چھوڑ دیتے ہو۔

(۵) سورۃ الاعلیٰ

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

(۶) سورۃ الفاطر

لوگو۔ اللہ کا وعدہ یقیناً" برحق ہے۔ لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے

Marfat.com

اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

(۷) سورۃ الکہف

اے نبیؐ۔ انہیں حیات دنیا کی حقیقت اس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خوب ہری ہوگئی اور کل وہی نباتات بھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے یہ مال اور یہ اولاد محض دنیاوی زندگی کی ایک ہنگامی آزمائش ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ اور انہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔

(۸) سورۃ طٰہٰ

اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لیے دی ہے اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔

(۹) سورۃ العنکبوت

اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی کا گھر تو دار آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے۔

(۱۰) سورۃ الانعام

اس موقع پر اللہ اس سے یہ بھی پوچھے گا کہ اے گروہ جن و انس۔ کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ آج کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر اس وقت وہ خود اپنے

Marfat.com

خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

(۱۱) سورۃ یونس

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان کا آخری ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہوگا۔

(۱۲) سورۃ ھود

جو لوگ اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں۔ اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہاں معلوم ہو جائے گا کہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیامیٹ ہو گیا۔ اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔

(۱۳) سورۃ محمدؐ

یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا۔

(۱۴) سورۃ البقرۃ

مگر اللہ کو یاد کرنے والے لوگوں میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے کوئی تو ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہمارے رب ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ دے دیں۔ ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب۔ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق دونوں جگہ حصہ پائیں گے۔ اور اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔

(۱۵) سورۃ الرعد

اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا

Marfat.com

ہے۔ یہ لوگ دنیوی زندگی میں مگن ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۱۶) سورۃ آل عمران

آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہیں۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے، بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے رہی یہ دنیا۔ تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ الشوریٰ (آیت ۳۶۔۳۷) میں "چند روزہ زندگی کا سروسامان" کا مطلب ہے کہ آدمی کی زندگی تھوڑی سی ہوتی ہے وہ چند سال دنیا میں گزار کر سب کچھ چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ جتنی دولت ہوتی ہے یہاں ہی رہ جاتی ہے جو اس کے کسی کام نہیں آتی۔ جو دولت آدمی اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے خرچ کرتا ہے وہی اس کے کام آتی ہے۔ "رب پر بھروسہ کرتے ہیں" کا مطلب ہے کہ اللہ پر توکل کرتے ہیں جو ایمان کا لازمی تقاضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری صفت ہے۔ توکل کے معانی ہیں کہ آدمی کو اللہ کی راہنمائی پر پورا بھروسہ ہو۔ اللہ کے سوا کسی سے مدد و اعانت کا طلب گار نہ ہو اور اللہ نے نیک اور برے اعمال کا آخرت کو جو بدلہ اور جزا دینی ہے اس پر پورا ایمان ہو۔

۲۔ سورۃ طٰہٰ (آیت ۱۳۲) میں "رزق حلال ہی بہتر ہے" کا مطلب ہے دوسروں نے ناجائز ذرائع سے جو دولت اکٹھی کی ہے اس کی کوئی وقعت نہیں۔ ان کی دولت اور شان و شوکت تمہارے لیے قابل رشک نہیں ہے۔ جو پاک رزق تم اپنی محنت سے کماتے ہو خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو۔ وہی بہتر ہے اور اسی میں بھلائی ہے جو دنیا و آخرت میں کام آنے والی ہے۔

۳۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۶۴) میں "دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل بہلاوا" کا مطلب ہے کہ دنیا کی زندگی کی حقیقت بس اتنی ہی ہے کہ جیسے بچے کچھ دیر

Marfat.com

کے لیے کھیل کود لیں اور پھر اپنے اپنے گھروں کو سدھاریں۔ یہاں زندگی بالکل محدود مدت کے لیے ہے۔ اس چند روزہ زندگی کی کامرانیوں پر جو لوگ مرے مٹتے ہیں وہ ایمان کی بازی لگا کر کچھ عیش و عشرت کا سامان فراہم کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ ساری حرکتیں دل کے بہلاوے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ لوگ اگر یہاں دس بیس یا ساٹھ ستر سال دل بہلا لیں اور پھر موت کے دروازے پر خالی ہاتھ گزر کر آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں تو وہ کیا جواب دیں گے کہ دنیا میں آخرت کے لیے کیا کمائی کی ہے۔ وہاں سوائے شرمساری کے کچھ پاس نہیں ہوگا۔

۴۔ سورۃ محمدؐ (آیت ۳۶) میں ''دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے'' کا مطلب ہے کہ آخرت کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ چند روز کا کھیل اور تماشا ہے۔ یہاں کی کامرانی و ناکامی کوئی حقیقی اور پائیدار چیز نہیں ہے۔ جسے کوئی اہمیت حاصل ہو۔ اصل زندگی آخرت کی ہے۔ جس کی کامیابی کے لیے انسان کو فکر کرنی چاہیے۔

Marfat.com

نماز

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۴۳ تا ۴۶، ۱۵۳، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۷۷
(۲) سورۃ النساء	آیت ۴۳، ۱۰۱ تا ۱۰۳
(۳) سورۃ المائدہ	آیت ۶
(۴) سورۃ الانعام	آیت ۱۶۲
(۵) سورۃ التوبہ	آیت ۷۱
(۶) سورۃ ھود	آیت ۱۱۴
(۷) سورۃ ابراھیم	آیت ۳۱
(۸) سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۷۸، ۷۹، ۱۱۰
(۹) سورۃ طٰہ	آیت ۱۳۰، ۱۳۲
(۱۰) سورۃ النور	آیت ۵۶
(۱۱) سورۃ العنکبوت	آیت ۴۵
(۱۲) سورۃ لقمان	آیت ۴، ۵
(۱۳) سورۃ فاطر	آیت ۲۹، ۳۰
(۱۴) سورۃ جمعہ	آیت ۹، ۱۰
(۱۵) سورۃ المزمل	آیت ۲۰
(۱۶) سورۃ الدھر	آیت ۲۵، ۲۶
(۱۷) سورۃ الاعلیٰ	آیت ۱۴ تا ۱۶
(۱۸) سورۃ الماعون	آیت ۴ تا ۷
(۱۹) سورۃ الروم	آیت ۱۷، ۱۸
(۲۰) سورۃ المومنون	آیت ۱ تا ۱۱

(۱) سورۃ البقرہ

نماز قائم کرو۔ زکواۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں۔ ان کے ساتھ

Marfat.com

تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے۔ صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔ مگر ان فرمانبردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو۔ خصوصاً" ایسی نماز کی جو محاسن صلوۃ کی جامع ہو (یعنی عصر کی نماز)۔ اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔ بدامنی کی حالت ہو تو خواہ پیدل ہو خواہ سوار۔ جس طرح ممکن ہو نماز پڑھو اور جب امن میسر آجائے تو اللہ کو اس طریقے سے یاد کرو۔ جو اس نے تمہیں سکھا دیا ہے۔ جس سے تم پہلے ناواقف تھے۔

ہاں۔ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔

(۲) سورۃ النساء

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک غسل نہ کرلو۔ اِلّا یہ کو راستہ سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آئے یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔ بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔

اے نبیؐ جب تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور حالت جنگ میں انہیں نماز پڑھانے کھڑے ہو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اپنا اسلحہ لیے

Marfat.com

ہوئے۔ پھر جب وہ سجدہ کر لے تو پیچھے چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر تمہارے ساتھ پڑھے اور وہ بھی چوکنا رہے اور اپنے اسلحہ لیے رہے۔ کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف ذرا غافل ہو تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ البتہ تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو اسلحہ رکھ دینے میں مضائقہ نہیں۔ مگر پھر بھی چوکنے رہو۔ یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرو اور جب اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر فرض کیا گیا ہے۔

(۳) سورۃ المائدہ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو۔ سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو۔ بس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کرے۔ شاید کہ تم شکرگزار بنو۔

(۴) سورۃ الانعام

کہو۔ میری نماز' میرے تمام مراسم عبودیت' میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔

(۵) سورۃ التوبہ

مومن مرد اور مومن عورتیں۔ یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا

Marfat.com

حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً" اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

(٦) سورۃ ھود

اور دیکھو۔ نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں اور صبر کر۔ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

(٧) سورۃ ابراھیم

اے نبیؐ۔ میرے بندے جو ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے (راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔

(٨) سورۃ بنی اسرائیل

نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے (خدا کے فرشتے خاص طور پر اس کے گواہ بنتے ہیں کیونکہ اسے ایک خاص اہمیت حاصل ہے) اور رات کو تہجد پڑھو۔ یہ تمہارے لیے نفل ہے۔ بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے (یعنی دنیا و آخرت میں تم کو ایسے مرتبے پر پہنچا دے جہاں تم محمود خلائق ہو کر رہو۔ ہر طرف سے تم پر مدح و ستائش کی بارش ہو اور تمہاری ہستی ایک قابل تعریف ہستی بن کر رہو)۔

اے نبیؐ۔ ان سے کہو۔ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر۔ جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور

Marfat.com

نہ بہت پست آواز سے۔ ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا لہجہ اختیار کرو۔ اور کہو تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ پشتیبان ہو اور اس کی بڑائی بیان کرو۔ کمال درجہ کی بڑائی۔

(۹) سورة طٰہٰ

اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے۔ اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کرو سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی۔ شاید کہ تم راضی ہو جاؤ۔

(۱۰) سورة النور

نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو۔ امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔ جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے متعلق اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ وہ زمین میں اللہ کو عاجز کر دیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۱۱) سورة العنکبوت

اے نبیؐ تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے۔ اور نماز قائم کرو۔ یقیناً" نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(۱۲) سورة لقمان

ہدایت اور رحمت نیک کار لوگوں کے لیے۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

Marfat.com

(۱۳) سورۃ فاطر

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں۔ یقیناً" وہ ایسی تجارت کے متوقع ہیں۔ جس میں ہرگز خسارہ نہیں ہوگا (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے۔

(۱۴) سورۃ جمعہ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

(۱۵) سورۃ مزمل

اے نبیؐ تمہارا رب جانتا ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ یہ کام کرتا ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کے اوقات کا حساب رکھتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکتے۔ للذا اس نے تم پر مہربانی فرمائی۔ اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے تم میں کچھ مریض ہوں گے۔ کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں۔ اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پس جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکواۃ اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو۔ وہ بے شک بڑا غفور و رحیم ہے۔

Marfat.com

(۱۶) سورۃ الدھر

اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو۔ اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(۱۷) سورۃ الاعلیٰ

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

(۱۸) سورۃ الماعون

پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔

(۱۹) سورۃ الروم

پس تسبیح کرو اللہ کی جب کہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور تسبیح کرو تیسرے پہر اور جب کہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔

(۲۰) سورۃ المومنون

یقیناً" فلاح پائی ایمان لانے والوں نے جو:۔

(ا) اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

(ب) لغویات سے دور رہتے ہیں۔

(ج) زکواۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔

(د) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک میں ہوں کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابل مذمت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

(ر) اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ اور

(س) اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے

Marfat.com

تشریح

۱۔ سورۃ النساء میں حکم ہوا کہ جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۹) میں پہلے حکم ہوا تھا کہ شراب بری چیز ہے اور اللہ کو پسند نہیں لیکن مسلمانوں کا ایک طبقہ شراب پیتا رہا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ نماز کی حالت میں شراب نہ پیئو۔ اس کے بعد مسلمانوں کا ایک طبقہ نماز پڑھنے سے پہلے شراب نہیں پیتا تھا اور نماز کے بعد شراب پی لیتے تھے۔ پھر کچھ مدت بعد سورۃ المائدۃ (آیت ۹۰۔۹۱) میں شراب پر بالکل پابندی لگا دی گئی۔ یہ حکم صرف شراب کے لیے ہی نہ تھا بلکہ ہر نشہ آور چیز کے لیے تھا۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال بجائے خود حرام ہو گیا۔

۲۔ سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۸۔۱۱۰) میں حکم ہے کہ "نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو نہ بہت پست آواز سے۔" مکہ میں شروع شروع میں یہ حکم تھا لیکن بعد میں حکم ہوا کہ آہستہ آواز یعنی منہ میں نماز پڑھا کریں۔

۳۔ سورۃ طٰہٰ (آیت ۱۳۰۔۱۳۲) میں حکم ہے کہ تمہارے بال بچے بھی اپنی تنگ دستی و خستہ حالی کے مقابلہ میں کافروں کے عیش و عشرت کو دیکھ کر دل شکستہ نہ ہوں۔ ان کو تلقین کرو کہ نماز پڑھیں جو ان کے زاویہ نظر اور معیار قدر کو بدل دے گی۔ وہ پاک رزق پر صابر و قانع ہو جاویں گے اور اس بھلائی کو جو ایمان و تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے وہ اس عیش پر ترجیح دینے لگیں گے جو فسق و فجور اور دنیا پرستی سے حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۴۵) میں حکم ہے کہ "نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے"۔ جب آدمی پانچ وقت نماز پابندی اور یکسوئی اور توجہ سے پڑھے گا تو یقیناً اس کا اثر ہوگا کہ آدمی برائیوں سے بچے گا۔ جو شخص نماز کے ساتھ برے کاموں میں ملوث ہوتے ہیں وہاں ضرور ان کی نماز پڑھنے میں نقص ہوگا۔ "اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑی چیز ہے" کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے ساتھ اگر بندہ ہر وقت اللہ کو یاد کرتا ہے تو یہ بہت ثواب کا کام ہے۔ اس طرح آدمی برائیوں سے بھی بچتا ہے اور اس کا ہر

Marfat.com

کام جو برائیوں اور خود غرضی سے پاک ہوگا۔ نیکی میں شمار ہوگا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۵۲) میں خداوند تعالیٰ جل سبحانہ فرماتا ہے۔

فاذاکرونی اذکرکم واشکرولی ولا تکفرون۔ یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرا شکر ادا کرو۔ کفران نعمت نہ کرو۔ اگر آدمی ہر وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ بھی اپنے بندے کو یاد رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ ثواب اور نیکی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ اپنے اس بندے کو ہر وقت یاد رکھے۔

۵۔ سورۃ الماعون (آیت ۴ تا ۷) میں حکم ہے کہ "جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں"۔ اس کے کئی معنی ہیں۔ باقاعدگی سے نماز نہ پڑھنا۔ یا وقت کی پابندی نہ کرنا۔ یا نماز پڑھتے توجہ سے نہ پڑھنا یا اس طرح پڑھنا کہ نہ قیام ٹھیک ہو اور نہ سجود۔ نماز میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے جیسے ایک تابعدار اور فرمانبردار غلام اپنے آقا کے سامنے مودبانہ کھڑا ہوتا ہے۔ نماز دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ "معمولی ضرورت کی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں"۔ اس کا مطلب ہے کہ چھوٹی اور قلیل اشیا دوسروں کو یعنی ہمسایہ' دوستوں یا رشتہ داروں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔ زکواۃ بھی اس میں آتی ہے اور ضروریات کی دوسری چیزیں بھی۔ جن سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ دوسروں کو دینے سے ایثار کا جذبہ بڑھتا ہے۔

احادیث نبویؐ

۱۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ایک شخص ہے جس کو نماز میں شبہ ہوتا ہے کہ دبر سے کچھ نکلا (یعنی ہوا خارج ہوئی)۔ آپؐ نے فرمایا نماز نہ چھوڑے جب تک دبر کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے۔ (بخاری شریف)

۲۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے تو نماز کا سا وضو کرلے۔ پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور یوں دعا کہ یا اللہ تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے میں نے اپنے تئیں تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھ کو سونپ دیا اور اپنی پیٹھ تجھ پر

Marfat.com

ٹیک دی۔ تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور ٹھکانا نہیں مگر تیرے ہی پاس۔ یا اللہ میں تیری کتاب پر یقین لایا جس کو تو نے اتارا اور تیرے نبیؐ پر جس کو تو نے بھیجا (داہنی طرف لیٹنے سے زیادہ غفلت نہیں ہوتی اور تہجد کے لیے آنکھ کھل جاتی ہے۔ (بخاری شریف)۔

۳۔ حضرت معاذۃ بنت عبداللہ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ جب کوئی عورت ہم میں حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا پڑھے۔ انہوں نے کہا کیا تو خارجی ہے۔ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آتا پھر آپؐ ہم کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا معاذۃ نے یوں کہا ہم قضا نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری شریف)

۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے اپنے گھر پر ایک طرف لٹکایا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ دیکھ کر فرمایا یہ پردہ نکال ڈال۔ اس کی مورتیں برابر نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔ (بخاری شریف)

۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے ایک ریشمی کوٹ تحفہ بھیجا۔ آپؐ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی۔ جب پڑھ چکے تو زور سے اس کو اتار ڈالا جیسے کوئی برا سمجھتا ہے اور فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔ (بخاری شریف)

۶۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے۔ ابن بطال کا کہنا ہے کہ جوتے پاک ہوں تو نماز پڑھنا جائز ہے۔ امام بخاری کا خیال ہے کہ بلکہ مستحب ہے۔ امام ابو حنیفہ کا خیال ہے کہ جوتوں میں اگر نجاست ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ (بخاری شریف)

۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپؐ نے موزوں پر مسح کر دیا اور نماز پڑھی۔ (بخاری شریف)

۸۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں رکوع

Marfat.com

اور سجود پورا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہؓ نے ان سے کہا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حذیفہؓ نے یہ بھی کہا کہ جب تو مرے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مرے گا۔ (بخاری شریف)

۹۔ حضرت عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کھل جاتی۔ (بخاری شریف)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ کو بہت پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری شریف)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے۔ (اس کی نماز ادا ہو گئی قضا نہیں ہوئی)۔ اور جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے۔ وہ بھی اپنی نماز پوری کرلے۔ (بخاری شریف)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہوتے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ فرض نماز قضا ہو گئی ہو تو پڑھ لینا جائز ہے۔ سجدہ تلاوت۔ سجدہ تحیتہ المسجد۔ جنازے کی نماز بھی جائز ہے۔ (بخاری شریف)

۱۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جو موذن کہتا جائے وہی تم بھی کہتے جاؤ۔ جب حیّ اعلیٰ الصلوۃ اور حیّ اعلیٰ الفلاح کہے تو تم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شام کا کھانا سامنے رکھا جائے تو پہلے کھا لو۔ پھر مغرب کی نماز پڑھو۔ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔ (بخاری شریف)

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہے اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے۔ علماء کا خیال ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوتی ہے اور نماز پوری ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف)

۱۶۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے رستہ سے واپس آتے۔ (بخاری شریف)

۱۷۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو فرمایا پھر بھی چپکے چپکے پڑھ لیا کرو۔ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ مفسرین کا اس میں اتفاق ہے کہ جب امام اونچی آواز میں پڑھے تو خاموشی سے سنتے رہو اور جب امام خاموش ہو تو مقتدی سورۃ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔ نماز کا اصل مقصد اللہ تعالےٰ جل سبحانہ کے دربار میں اس کے بندے کی حاضری ہے۔ بندہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے بعد اس کے حضور اپنی درخواست بڑے مؤدبانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔ بندہ جب الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ جب وہ کہتا ہے کہ ملک یوم الدین خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب وہ کہتا ہے ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو مانگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے مانگے اس کے لیے ہے۔ حضرت ابن

Marfat.com

اور سجود پورا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہؓ نے ان سے کہا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حذیفہؓ نے یہ بھی کہا کہ جب تو مرے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مرے گا۔ (بخاری شریف)

۹۔ حضرت عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کھل جاتی۔ (بخاری شریف)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ کو بہت پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری شریف)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے۔ (اس کی نماز ادا ہو گئی قضا نہیں ہوئی)۔ اور جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے۔ وہ بھی اپنی نماز پوری کرلے۔ (بخاری شریف)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہوتے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ فرض نماز قضا ہو گئی ہو تو پڑھ لینا جائز ہے۔ سجدہ تلاوت۔ سجدہ تحیتہ المسجد۔ جنازے کی نماز بھی جائز ہے۔ (بخاری شریف)

۱۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جو موذن کہتا جائے وہی تم بھی کہتے جاؤ۔ جب حیَّ علیٰ الصلوۃ اور حیَّ علیٰ الفلاح کہے تو تم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شام کا کھانا سامنے رکھا جائے تو پہلے کھا لو۔ پھر مغرب کی نماز پڑھو۔ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔ (بخاری شریف)

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہے اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے۔ علماء کا خیال ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوتی ہے اور نماز پوری ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف)

۱۶۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے رستہ سے واپس آتے۔ (بخاری شریف)

۱۷۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو فرمایا پھر بھی چپکے چپکے پڑھ لیا کرو۔ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ مفسرین کا اس میں اتفاق ہے کہ جب امام اونچی آواز میں پڑھے تو خاموشی سے سنتے رہو اور جب امام خاموش ہو تو مقتدی سورۃ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔ نماز کا اصل مقصد اللہ تعالے جل سجانہ کے دربار میں اس کے بندے کی حاضری ہے۔ بندہ اللہ تعالے کی حمد و ثنا کے بعد اس کے حضور اپنی درخواست بڑے مؤدبانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔ بندہ جب الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ جب وہ کہتا ہے کہ ملک یوم الدین خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب وہ کہتا ہے ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو مانگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے مانگے اس کے لیے ہے۔ حضرت ابن

Marfat.com

عباسؓ فرماتے ہیں ایاک نعبد کے معنی ہیں کہ اے ہمارے رب ہم خاص تیری ہی توحید مانتے ہیں اور تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تیری ہی ذات سے امید رکھتے ہیں۔ تیرے سوا کسی اور کی نہ تو ہم عبادت کریں نہ ڈریں اور نہ امید رکھیں۔ اور ایاک نستعین سے یہ مراد ہے کہ ہم تیری اطاعت پر اور اپنے تمام کاموں میں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ **اھدنا الصراط المستقیم** ہمیں ہدایت والا راستہ دکھا اور اس دین خدا کی سمجھ دے جس میں کوئی کجی نہیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں صراط مستقیم سے مراد اسلام ہے جو ہر اس چیز سے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے زیادہ وسعت والا ہے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں صراط مستقیم وہ ہے جس پر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا۔ خدایا۔ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اس سے ہمیں نہ ہٹا **صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** اے خدا ہمیں ان لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تم نے انعام واکرام کیے نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خدایا تو مجھے ان فرشتوں نبیوں ۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین کی راہ چلا جن پر تو نے اپنی اطاعت و عبادت کی وجہ سے انعام نازل فرمایا۔ جو خدا اور رسول کے حکموں پر عمل کرنے والے اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک رہنے والے ہیں۔ ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا اور گم گشتہ راہ لوگوں کے طریقے سے بھی ہمیں بچا اور ان لوگوں سے بھی بچا جو راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور راہ حق کی طرف رہنمائی نہیں کیے جاتے۔ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنا چاہیے اور آمین کہنا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول کریم **ولا الضالین** کے بعد امین کہتے تھے۔ اس بارے میں آئمہ کرام میں اختلاف ہے کہ کیا آمین اونچی آواز سے کہنی چاہیے یا آہستہ آواز میں۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام **ولا الضالین** کہہ کر آمین کہتا ہے اور آسمان والوں کی آمین زمین والوں کی آمین سے مل جاتی ہے تو اللہ تعالے بندے کے تمام اگلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ امام جب دعا مانگتا ہے تو مقتدیوں کو آمین کہنا چاہیے جس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔

Marfat.com

۱۸۔ مسلم اور نسائی میں حدیث ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان میں ایک زوردار دھماکہ کی آواز سنائی دی۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو کبھی نہیں کھلا تھا۔ پھر وہاں سے ایک فرشتہ حضور کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے۔ خوش ہو جائیے۔ دونور آپ کو ایسے دیئے گئے ہیں کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری آئتیں۔ ان کا ایک ایک حرف نور ہے۔

۱۹۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے جو سوائے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کسی نبی پر ایسی آیت نہیں اتری۔ وہ آیت **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ جہنم کے انیس داروغوں سے بچنے کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔ اس کے بھی انیس حروف ہیں۔ ہر حرف ہر فرشتہ سے بچاؤ بن جائے گا۔ ہر کام اور ہر بات کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا مستحب ہے۔ ہر نیک کام کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالتا ہے اور رحمت ہوتی ہے۔

Marfat.com

روزہ

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۳ تا ۱۸۵‘۱۹۶
(۲) سورۃ النساء آیت ۹۲
(۳) سورۃ المائدہ آیت ۸۹‘۹۵
(۴) سورۃ المجادلہ آیت ۳‘۴

(۱) سورۃ البقرۃ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ تم پر روزے فرض کر دیئے گئے۔ جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔ چند مقرر دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی تعداد پوری کرے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے۔ تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔ (ابتداء میں رسول کریمؐ نے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ مگر یہ روزے فرض نہ تھے۔ پھر ۲ھ میں رمضان کے روزوں کا یہ حکم نازل ہوا۔ مگر اس میں یہ رعایت تھی کہ جو استطاعت کے باوجود روزے نہ رکھیں۔ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ بعد میں مندرجہ ذیل حکم نازل ہوا)۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی چاہتا ہے۔ سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد

Marfat.com

پوری کر سکو اور شکر گزار بنو۔

تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے۔ مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے در گزر فرمایا۔ اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لیے جائز کر دیا ہے اسے حاصل کرو۔ نیز راتوں کو کھاؤ پیئو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آئے۔ تب سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ ان کے قریب نہ بھٹکنا۔ اس طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے بصراحت بیان کرتا ہے۔ توقع ہے کہ وہ غلط رویے سے بچیں گے۔

اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج اور عمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو اور اگر کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اللہ کی جناب میں پیش کرو اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور اس بنا پر اپنا سر منڈوالے۔ تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے (رسول کریمؐ نے اس صورت میں تین دن کے روزے رکھنے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے یا کم از کم ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا ہے)۔ پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (یعنی وہ سبب دور ہو جائے جس کی وجہ سے مجبوراً" تمہیں رستہ میں رک جانا پڑا تھا) اور تم حج سے پہلے مکہ پہنچ جاؤ تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے وہ حسب مقدور قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانہ میں اور سات گھر پہنچ کر۔ اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔ یہ رعایت ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر مسجد حرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

Marfat.com

(۲) سورۃ النساء

کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے۔ الایہ کہ اس سے چوک ہو جائے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے الایہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں (رسول کریمؐ نے خون بہا کی مقدار سو اونٹ یا دو سو گائیں یا دو ہزار بکریاں مقرر فرمائی ہے یا ان کی قیمت۔ خون بہا قتل عمد کی صورت میں نہیں ہے۔ بلکہ قتل خطا کی صورت میں ہے)۔ لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے۔ رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

(۳) سورۃ المائدہ

تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا۔ مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔ (ایسی قسم توڑنے کا) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجہ کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا کر توڑو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ احرام کی حالت میں شکار نہ مارو۔ اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اسی کے ہم پلہ ایک

Marfat.com

جانور اسے مویشیوں میں سے نذر دینا ہوگا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا۔ یا نہیں تو اس گناہ کے کفارہ میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔ یا اس کے بقدر روزے رکھنے ہوں گے۔ تاکہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ لیکن اب اگر کسی نے اس حرکت کا اعادہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا۔اللہ سب پر غالب اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔

(۴) سورۃ المجادلہ

جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں (یعنی ماں کہہ بیٹھیں) پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی (کہ اس چیز کو اپنے لئے حلال کرنا چاہیں جسے یہ بات کہہ کر انہوں نے حرام کرنا چاہا تھا) تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے وردناک عذاب ہے۔ (ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلانے کے متعلق کھانا خواہ پکا ہوا ہو یا سامان خوراک کی شکل میں ہو خواہ ساٹھ آدمیوں کو ایک دن کھانا کھلایا جائے یا ایک آدمی کو ساٹھ دن کھلایا جائے اس دوران میاں بیوی کے تعلقات منقطع رہیں گے۔ خواہ کسی کو خبر نہ ہو لیکن اللہ تبارک تعالیٰ کو تو پورا علم ہے)۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرہ۔ سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا آدمی کے اختیار میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی روزہ رکھا اور کبھی سفر میں چھوڑا ہے۔ البتہ جنگ کے موقع پر آپؐ نے حکما" روزے سے روک دیا تھا۔ تاکہ دشمن سے لڑنے میں کمزوری لاحق نہ ہو۔ جنگ بدر اور فتح مکہ کے موقع پر روزے چھوڑ دیئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے فرمایا تھا کہ روزے چھوڑ دو تاکہ لڑنے کی قوت حاصل ہو۔

Marfat.com

سحری اور افطاری کے متعلق صحیح علامت یہ ہے کہ جب رات کے آخری حصے میں افق کے مشرقی کنارے سفیدہ صبح کی باریک سی دھاری نمودار ہو کر اوپر بڑھنے لگے تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے ۔ اور جب دن کے آخری حصے میں مشرق کی جانب سے رات کی سیاہی بلند ہوتی نظر آئے تو افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔ شریعت نے ان دونوں اوقات کی کوئی ایسی حد بندی نہیں کی ہے جس سے چند سیکنڈ یا چند منٹ ادھر ادھر ہو جانے سے آدمی کا روزہ خراب ہو جاتا ہو۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص سحری کھا رہا ہو اور اذان کی آواز آجائے تو فوراً نہ چھوڑے بلکہ اپنی حاجت بھر کھا پی لے۔ اس طرح افطار کے وقت بھی غروب آفتاب کے بعد خواہ مخواہ دن کی روشنی ختم ہونے تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈوبتے ہی بلالؓ کو آواز دیتے تھے کہ لاؤ ہمارا شربت۔ بلالؓ عرض کرتے یا رسول اللہ۔ ابھی تو دن چمک رہا ہے۔ آپؐ فرماتے کہ جب رات کی سیاہی مشرق سے اٹھنے لگے تو روزے کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ سورۃ المجادلہ۔ دو مہینے کے روزے مسلسل رکھے جائیں۔ بیچ میں ناغہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص عذر شرعی کے بغیر ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو از سر نو روزوں کا سلسلہ شروع کرنا پڑے گا۔

۳۔ سورۃ المائدہ۔ اگر کسی نے بلا ارادہ ویسے ہی قسم کھائی ہے تو اس کی معافی ہے البتہ اگر قسم ارادہ کے ساتھ کھائی ہے تو اس کو توڑنے کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ اسی لیے حکم ہے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

احادیث نبویؐ

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ دوزخ کی سپر ہے روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں۔ اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ فرمایا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لیے اپنا کھانا چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک

Marfat.com

کر دیتا ہے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ایک کے بدل دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

زکوٰۃ

(۱) سورۃ البقرہ	آیت ۱۱۰، ۲۷۷
(۲) سورۃ الاعراف	آیت ۱۵۶
(۳) سورۃ التوبہ	آیت ۱۸، ۵۸ تا ۶۰
(۴) سورۃ الحج	آیت ۴۱
(۵) سورۃ المومنون	آیت ۱ تا ۴
(۶) سورۃ النور	آیت ۵۶
(۷) سورۃ الروم	آیت ۳۹
(۸) سورۃ المزمل	ایت ۲۰

(۱) سورۃ البقرہ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ تم اپنی عاقبت کے لیے جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں اسے موجود پاؤ گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ کی نظر میں ہے۔ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ ان کا اجر بے شک اللہ کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔

(۲) سورۃ الاعراف

اور ہمارے لیے اس دنیا کی بھلائی بھی لکھ دیجئے اور آخرت کی بھی۔ ہم نے آپ کی طرف رجوع کر لیا۔ جواب میں ارشاد ہوا "سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا اور جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے۔ زکوٰۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔ (جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے تو دیکھا کہ نبی اسرائیل نے بچھڑا کی پوجا شروع کر رکھی ہے۔ انہوں نے خدا سے معاف کرنے کی درخواست کی)۔

(۳) سورۃ التوبہ

اللہ کی مسجدوں کے آباد کار تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ اور روز آخر کو

Marfat.com

مانیں۔ اور نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ چلیں گے۔

اے نبیؐ ان میں بعض لوگ صدقات (یعنی اموال زکوٰۃ) کی تقسیم میں تم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر اس مال میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جائیں۔ اور نہ دیا جائے تو بگڑنے لگتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ اللہ اور رسول نے جو کچھ بھی انہیں دیا تھا اس پر وہ راضی رہتے اور کہتے کہ "اللہ ہمارے لیے کافی ہے وہ اپنے فضل سے ہمیں اور بہت کچھ دے گا اور اس کا رسول بھی ہم پر عنایت فرمائے گا۔ ہم اللہ ہی کی طرف نظر جمائے ہوئے ہیں"۔ یہ صدقات (یعنی زکوٰۃ) تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہے اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہیں۔ اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کو چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔

(۴) سورۃ الحج

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔ زکوٰۃ دیں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۵) سورۃ المومنون

یقیناً" فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔

(۶) سورۃ النور

نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو۔ امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔

Marfat.com

(۷) سورۃ الروم

جو تم سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے۔ اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ارادہ سے دیتے ہو۔ اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔

(۸) سورۃ المزمل

جتنا قرآن بآسانی پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکواۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو۔ بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

تشریح

ا۔ اپنے اور اہل و عیال کے اخراجات سے جو آمدنی بچ جائے اس کے مستحق قرابت دار فقراء اور مساکین ہیں۔ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو محنت اور مزدوری کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں جیسے بوڑھے' بیمار اور اپاہج۔ اس کے علاوہ جو لوگ دینی خدمات دینے میں مصروف ہوں یعنی مبلغین طالب علم وغیرہ۔ وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہیں ابھی اسلام کی طرف مائل کرنا ہو۔ جو مقروض ہوں اور ادائیگی کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ بھی مستحق ہیں۔ زکواۃ کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جاتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لیے فرض ہے۔ صاحب نصاب وہ شخص ہے جو ساٹ تولہ سونا یا ۵۲ تولہ چاندی یا اتنی مالیت کی نقدی رکھتا ہو۔ ان پر زکوٰۃ کی شرح ڈھائی فی صد ہے۔ زرعی زمین کی آمدنی پر عشر ہے جو نہری اور چاہی زمین کی آمدن پر ۵ فی صد ہے اور بارانی زمین کی آمدنی پر ۱۰ فی صد ہے۔ مال مویشی پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازمی ہے۔ جس کی شرح مختلف ہیں۔ بھیڑ' بکری اگر ۴۰ سے کم ہوں تو زکوٰۃ نہیں ہے۔ گائے' بیل اور بھینس اگر ۳۰ سے کم ہوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں ہے۔ ان پر زکوٰۃ کی شرح مختلف ہے۔

Marfat.com

حج و عمرہ

(۱) سورۃ البقرہ آیت ۱۵۸، ۱۸۹، ۱۹۶ تا ۲۰۳

(۲) سورۃ آل عمران آیت ۹۶، ۹۷

(۳) سورۃ الحج آیت ۲۶ تا ۲۹

(۴) سورۃ الفتح آیت ۲۷

(۱) سورۃ البقرۃ

یقیناً" صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے۔ اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں ہے کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضاور غبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا۔ اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔ اے نبیؐ لوگ تمہیں چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو یہ لوگوں کے لیے تاریخوں کا تعین کی اور حج کی علامتیں ہیں۔ نیز ان سے کہو۔ یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو۔ البتہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

اللہ کی خوشنودی کے لیے جب تم حج اور عمرے کی نیت کرو تو اسے پورا کرو۔ اور اگر کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اللہ کی جناب میں پیش کرو اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور اس بنا پر سر منڈوالے تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے پہلے مکہ پہنچ جاؤ) تو جو شخص تم میں سے ج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے۔ وہ حسب مقدور قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر۔ اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔ یہ رعایت

Marfat.com

ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر مسجد حرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔ جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل' کوئی بد عملی' کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ سفرحج کے لیے زاد راہ ساتھ لے جاؤ۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر جب عرفات سے چلو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔ پھر جہاں سے اور سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی چاہو۔ یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ پھر جب حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح پہلے اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے تھے اس طرح اب اللہ کا ذکر کرو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ (مگر اللہ کو یاد کرنے والے لوگوں میں بھی بہت فرق ہے) ان میں سے کوئی تو ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ۔ ہمیں دنیا میں ہی سب کچھ دیدے۔ ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب۔ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصہ پائیں گے اور اللہ کو حساب چکانے کچھ دیر نہیں لگتی۔ یہ گنتی کے چند روز ہیں۔ جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔

(۲) سورۃ آل عمران

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت

Marfat.com

بنایا گیا تھا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔ ابراهیم کا مقام عبادت ہے اور اس کا حل یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے ۔ کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔ اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔

(۳) سورۃ الحج

یاد کرو وقت جبکہ ہم نے ابراهیم کے لیے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی۔ (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ اور لوگوں کو حج کے لیے اذن عام دیدو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں۔ تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لیے رکھے گئے ہیں۔ اور چند مقرر دنوں میں ان جانوروں پر ۔۔ز کا نام لیں جو اس نے انہیں بخشے ہیں۔ خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں۔ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ یہ تھا تعمیر کعبہ کا مقصد۔ اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔

(۴) سورۃ الفتح

فی الواقع اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا۔ جو ٹھیک حق کے مطابق تھا۔ انشاء اللہ تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گے۔ اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔ وہ اس بات کو جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے۔ اس لیے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے اس نے یہ قریبی فتح تم کو عطا فرما دی۔ (رسول کریمؐ نے خواب کے بعد عمرے کا ارادہ کر کے اصحابہ کے ساتھ مکہ تک سفر کیا تھا۔ جس کے بعد صلح حدیبیہ کا واقع پیش آیا تھا جبکہ اگلے سال مکہ فتح ہو گیا تھا)۔

Marfat.com

تشریح

جس جگہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے خداوند تعالیٰ جل جلالہ کے حکم سے خانہ کعبہ تعمیر کیا اسی جگہ پہلے بھی خانہ کعبہ تعمیر تھا لیکن گردش زمانہ کی وجہ سے بے نشان ہو گیا تھا۔ طوفان نوح میں بھی خانہ کعبہ تباہ ہو گیا تھا جو طوفان کے بعد بھی تعمیر ہوا تھا۔ اس موقع پر حجراسود ساتھ والی پہاڑی پر محفوظ رہا تھا۔ خانہ کعبہ کے عین اوپر عرش الٰہی ہے جس کے ارد گرد برگزیدہ فرشتے ہر وقت طواف کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم' حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ نے جس طرح خداوند تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی۔ خداوند تعالیٰ کو وہ انداز بہت پسند آیا کہ قیامت تک سب مسلمانوں پر ویسا ہی عمل کرنا فرض کر دیا۔ حج کے ارکان اصل میں حضرت ابراہیم کی سنت کے طور پر ادا ہوتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ کا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ حضرت اسماعیل کی قربانی۔ منا میں شیطان کو کنکریاں مارنا۔ خانہ کعبہ کا طواف۔ مقام ابراہیم پر نفل ادا کرنا۔ آب زمزم پینا۔ یہ وہ عمل ہیں جو حج کے اہم ارکان ہیں۔

حج کے لیے ضروری ہے کہ احرام باندھا جائے اور اس حالت میں ہر حاجی نیکی پاکبازی امن اور سلامتی کی پوری تصویر ہو۔ وہ لڑائی جھگڑا اور فساد نہ کرے۔ کسی کو تکلیف نہ دے کسی سے بدکلامی نہ کرے۔ کسی جانور کو مارنا یا اس کا شکار کرنا منع ہے۔ معمولی جانور مارنا بھی منع ہے۔ حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کی تعمیر پہلی بنیادوں پر ہی کی تھی انہوں نے دعا مانگی تھی کہ اے رب العزت مکہ میں ہر قسم کے پھل ثمرات اور ضروریات زندگی کی فراوانی فرما۔ یہ ان کی دعا ہی کا اثر ہے کہ مکہ معظمہ میں سارا سال ہر قسم کے تر و تازہ اور عمدہ پھل دستیاب ہوتے ہیں۔ دوسری اشیا بھی بکثرت ملتی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اماں حوا سے ملاقات بھی مکہ میں ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بھی خداوند تعالیٰ نے عرفات میں جبل رحمت پر قبول کی۔ رسول کریمؐ کی بعثت سے پہلے سب انبیائے کرام یہاں تشریف لاتے رہے ہیں۔ خانہ کعبہ عرش الٰہی کے بالکل نیچے واقع ہے۔

Marfat.com

احادیث نبویؐ

۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آگیا۔ آنحضرتؐ میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہے۔ میں نے کہا مجھے یہ آرزو ہے کاش میں اس سال حج کے لیے نہ آئی ہوتی۔ آپؐ نے کہا شاید تجھ کو نفاس آگیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اب تو حاجیوں کے سب کام کرتی رہ۔ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو جائے۔ (بخاری شریف)

۲۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کا خطبہ فرما رہے تھے آپؐ نے فرمایا۔ پہلے عید کی نماز پڑھنی چاہیے۔ پھر نماز کے بعد قربانی کرنا چاہیے۔ جو کوئی ایسا کرے گا ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لیے کاٹی۔ قربانی ادا نہ ہوئی۔ وہ دوبارہ قربانی کرے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

اطاعت رسولؐ

(۱) سورۃ آل عمران	آیت ۳۱، ۳۲
(۲) سورۃ النساء	آیت ۶۴، ۶۵
(۳) سورۃ الاعراف	آیت ۱۵۸
(۴) سورۃ انفال	آیت ۲۴
(۵) سورۃ النور	آیت ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۶۲، ۶۳
(۶) سورۃ الاحزاب	آیت ۲۱، ۳۶، ۵۶ ـ ۵۷
(۷) سورۃ الحجرات	آیت ۲ تا ۵
(۸) سورۃ الحشر	آیت ۷
(۹) سورۃ المجادلہ	آیت ۱۱ تا ۱۳
(۱۰) سورۃ التوبہ	آیت ۲۴

(۱) سورۃ ال عمران

اے نبیؐ لوگوں سے کہہ دو کہ "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے در گزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے" ان سے کہو کہ "اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کرو" پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً" یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے۔ جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔

(۲) سورۃ النساء

(انہیں بتاؤ کہ) ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً" اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے

Marfat.com

والا پاتے۔ نہیں۔ اے محمدؐ تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی تنگی محسوس نہ کریں۔ بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔

(۴) سورۃ الاعراف

اے محمدؐ کہو کہ اے انسانو۔ میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے۔ اور پیروی اختیار کرو اس کی' امید ہے تم راہ راست پا لو گے۔

سورۃ الانفال

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو۔ جب کہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

(۵) سورۃ النور

ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسول ان کے مقدمہ کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔

کہو۔ "اللہ کے مطیع بنو اور رسول کے تابع فرمان بن کر رہو۔ لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے اس کا ذمہ دار وہ ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم۔ اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے ورنہ رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ

Marfat.com

صاف صاف حکم پہنچا دے"۔

مومن تو اصل میں وہی ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسول کے ساتھ ہوں تو اس سے اجازت لیے بغیر نہ جائیں۔ اے نبیؐ جو لوگ تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہی اللہ اور رسول کے ماننے والے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت مانگیں تو جسے تم چاہو اجازت دیدیا کرو اور ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کیا کرو۔ اللہ یقیناً" غفور و رحیم ہے۔

مسلمانو۔ اپنے درمیان رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ سمجھ بیٹھو۔ اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سٹک جاتے ہیں۔ رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔ خبردار رہو۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ تم جس روش پر بھی ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ جس روز لوگ اس کی طرف پلٹائے جائیں گے وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کرکے آئے ہیں۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(٦) سورۃ الاحزاب

درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا۔ اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملہ میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

اللہ اور اس کے کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں

Marfat.com

اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ اور ان کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں۔ انہوں نے ایک بہت بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لیا ہے۔

(۷) سورۃ الحجرات

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ در حقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے۔

(۸) سورۃ الحشر

جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اور اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت سزا دینے والا ہے (یہ اس جائیداد کا ذکر ہے جو قبیلہ بنی نضیر کے ساتھ جنگ کے بعد قبضہ میں آئی تھی۔ اس میں رسول کریم۔ ان کے رشتہ داروں، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کا حصہ تھا۔ رسول کریم کی وفات کے بعد یہ جائیداد بیت المال میں جمع ہو گئی البتہ رسول کریم کے رشتہ داروں وغیرہ کو فوقیت حاصل تھی)۔

(۹) سورۃ المجادلہ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے

Marfat.com

کہ اٹھ تو اٹھ جایا کرو تم میں سے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم رسول سے تخلیہ میں بات کرو۔ تو بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ ہے۔ البتہ اگر تم صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ کیا تم ڈر گئے۔ اس بات سے کہ تخلیہ میں گفتگو کرنے سے پہلے تمہیں صدقات دینے ہونگے؟ اچھا اگر تم ایسا نہ کرو اور اللہ نے تم کو اس سے معاف کر دیا۔ تو تم نماز قائم کرتے رہو۔ زکواۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۱۰) سورۃ التوبہ

"اے نبیؐ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔ اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں۔ تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔"

تشریح

لوگ رسول کریمؐ سے بہت زیادہ اور بلا ضرورت تخلیہ کی ملاقات کے لیے درخواست کرنے لگے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کی پابندی لگا دی۔ لیکن اس کے تھوڑی مدت بعد ہی دوسرا حکم نازل ہو گیا اور صدقہ کو منسوخ کر دیا گیا۔ مفسرین کا بیان ہے کہ منسوخی کا حکم ایک دن یا اس سے بھی کم مدت میں نازل ہو گیا تھا۔

Marfat.com

احادیث نبویؐ

ا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم کی دعوت کی اور وہ ساتھ تھے۔ اس نے آپؐ کے سامنے روٹی رکھی اور کدو کا شوربہ اور بھنا ہوا گوشت۔ میں نے دیکھا۔ آپ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے۔ اس دن سے میں برابر کدو پسند کرتا ہوں۔

۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ میں آپؐ کے لیے ایک چیز بنا دوں جس پر آپؐ وعظ کے وقت بیٹھا کریں۔ کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تیری خوشی۔ اس نے منبر تیار کیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو رسول کریمؐ اسی منبر پر بیٹھے۔ اتنے میں کھجور کی وہ کڑی جس پر ٹیکا دیکر آپؐ خطبہ پڑھا کرتے تھے آواز کرنے لگی۔ قریب تھی کہ وہ پھٹ جائے۔ آپؐ منبر پر سے اترے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا۔ اب وہ چھوٹے بچے کی طرح رونے لگی جس کو لوگ چپ کراتے ہیں۔ پھر چپ ہو گئی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ یہ کڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لیے روئی۔

۳۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپؐ کے سامنے کدو پیش کیا۔ آپؐ نے بڑے شوق سے کھایا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت سے میں کدو بڑے شوق سے کھاتا ہوں۔

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجوبہ کھجوریں کھالے اس دن کوئی زہر یا جادو اس پر اثر نہیں کرے گا۔

۵۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر سے نکلے اور میں ساتھ ہو لیا۔ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں گئے وہاں جا کر سجدہ میں گر گئے اور اتنا لمبا سجدہ کیا اور اس قدر دیر لگائی کہ مجھے تو کھٹکا گزرا کہ کہیں آپ کی روح پرواز نہ کر گئی ہو۔ قریب جا کر آپ کو دیکھنے لگا۔ اتنے میں آپ نے سر اٹھایا۔ مجھ سے پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے اپنی

Marfat.com

حالت ظاہر کی۔ فرمایا۔ بات یہ تھی کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا میں تمہیں بشارت سناتا ہوں کہ جناب باری تعالیٰ جل سبحانہ فرماتا ہے جو تجھ پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا۔ میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔ اور روایت میں ہے کہ یہ سجدہ اس امر پر خدا کے شکریے کا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام کے لئے نکلے کوئی نہ تھا جو آپ کے ساتھ جاتا تو حضرت عمرؓ جلدی سے پیچھے پیچھے گئے۔ دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں۔ دور ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے یہ بہت اچھا کیا کہ مجھے سجدہ میں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ سنو میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا۔ آپ کی امت میں سے جو ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں اتارے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ وہ تمہارے لیے زکواۃ ہے اور میرے لیے وسیلہ طلب کیا کرو۔ وہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جو ایک شخص کو ہی ملے گا۔ کیا عجب کہ وہ میں ہی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود بھیجتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ ایک مرسل حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص برباد ہوا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ وہ بھی برباد ہوا جس کی زندگی میں رمضان آیا اور نکل جانے تک اس کے گناہ معاف نہ ہوئے۔ وہ بھی برباد ہوا جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کے زمانے کو پالیا پھر بھی انہوں نے اسے جنت میں نہ پہنچایا۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ پس تم اس دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ تمہارے درود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ آپ تو زمین میں دفنا دیئے گئے ہوں گے۔ پھر ہمارے درود آپ پر کیسے پیش کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا جسم زمین نہیں کھاتی جس سے روح القدس نے کلام کیا ہو۔

Marfat.com

ابن کثیر میں ہے کہ حضرت حسن بن حسن بن علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور کی قبر کے پاس کچھ لوگوں کو دیکھ کر انہیں یہ حدیث سنائی کہ آپ کی قبر پر میلہ لگانے سے آپ نے روک دیا ہے۔ ممکن ہے ان کی کسی بے ادبی کی وجہ سے یہ حدیث آپ کو سنانے کی ضرورت پڑی ہو۔ مثلاً" وہ بلند آواز سے بول رہے ہوں۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو حضور کے روضے پر پے در پے آتے دیکھ کر فرمایا کہ تو اور جو شخص اندلس میں ہو۔ حضور پر سلام بھیجنے کے اعتبار سے بالکل یکساں ہیں۔ طبرانی میں ہے جہاں کہیں تم ہو وہیں سے سلام بھیجو۔ تمہارے سلام مجھے پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام پڑھتا ہے اسے میں سنتا ہوں اور جو دور سے سلام بھیجتا ہے۔ اسے میں پہنچایا جاتا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر صلواۃ نہ بھیجنی چاہئے۔ ہاں مسلمان مردوں عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفتہ المسلمین نے اپنے ایک خط میں لکھا کہ بعض لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا کے جمع کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور بعض علماء وعظ میں اپنے خلیفوں اور امیروں کے لیے صلواۃ کے وہی الفاظ بولتے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے۔ جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو ان سے کہہ دنیا کو صلواۃ صرف نبیوں کے لیے ہے اور عام مسلمانوں کے لیے اس کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر سمیٹ کر حضور کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور ستر ہزار رات کو آتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ کی قبر مبارک شق ہوگی تو آپ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

سورۃ آل عمران (آیت ۱۳۲) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ سورۃ النساء (آیت ۸۰) میں حکم ہوتا ہے کہ جس نے اس رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔ اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے تجھے کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

کہ میرے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار ۔ صحیح معنوں میں میرا اطاعت گزار ہے اور جو میرے رسول کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا رشد و ہدایت والا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کا نافرمان اپنے ہی نفس کو ضرر و نقصان پہنچانے والا ہے۔ رسول کریم نے اپنی ساری زندگی خاص طور پر نبوت کی ۲۳ سالہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے عین مطابق گذاری۔ قرآن مجید کو اچھی طرح سمجھنے اور اپنی زندگی اس کے مطابق گزارنے کے لیے اشد ضروری ہے کہ رسول کریمؐ کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

۶۔ سورۃ التوبہ۔ اگر کوئی شخص یا گروہ اللہ اس کے رسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ محبت اور انس اپنی اولاد۔ اپنے ماں باپ۔ اپنی بیویوں۔ اپنے عزیز و اقارب اور خود اپنی جان اور اپنے مال و دولت سے رکھتا ہے تو اللہ اس شخص یا گروہ کو ہٹا کر سچی دینداری کی نعمت اور اس کی علمبرداری کا شرف اور رشد و ہدایت کی پیشوائی کا منصب کسی اور گروہ کو عطا کر دے گا۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔ رسول کریمؐ کی تابعداری میں اللہ تعالیٰ جل سبحانہٗ کی تابعداری آجاتی ہے۔

تقویٰ

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۱۷۷، ۱۸۹، ۱۹۷
(۲) سورۃ المائدہ	آیت ۸۸
(۳) سورۃ الاعراف	آیت ۲۶
(۴) سورۃ التوبہ	آیت ۱۸۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹
(۵) سورۃ طٰہٰ	آیت ۱۳۱۔ ۱۳۲
(۶) سورۃ الحج	آیت ۳۲
(۷) سورۃ القصص	آیت ۸۳
(۸) سورۃ الروم	آیت ۳۱۔ ۳۷۔ ۳۸

(۱) سورۃ البقرۃ

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنے دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر مسکینوں اور مسافروں پر۔ مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں۔ اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو۔ البتہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہو گا۔ سفر حج کے لیے زاد راہ لے کر جاؤ۔ اور سب سے بہتر زاد راہ پرہیز گاری ہے۔ پس اے ہوشمندو۔ میری نافرمانی

Marfat.com

سے پرہیز کرو اور حج کے ساتھ ساتھ تم اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (یعنی سفرِ حج کے دوران اپنی کسب معاش کے لیے کوئی کام کرنا)۔

۲۔ سورۃ المائدہ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ انہیں حرام نہ کرلو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں۔ جو کچھ حلال اور طیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اسے کھاؤ پیو اور اس خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

۳۔ سورۃ الاعراف

اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تم جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔ اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ شاید کہ لوگ اس سے سبق سیکھیں۔

۴۔ سورۃ التوبہ

اللہ کی مسجدوں کے آباد کار تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ اور روز آخر کو مانیں اور نماز قائم کریں۔ زکواۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ چلیں گے۔

مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں۔ تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔ (مسجد ضرار کے متعلق اللہ کا حکم ہے۔ منافقوں نے یہ مسجد بنائی تھی اور رسول کریمؐ کو کہتے تھے کہ وہاں جا کر نماز ادا کریں۔ رسول کریمؐ جنگ تبوک سے ابھی واپس ہی تشریف لائے تھے)۔ جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں عبادت کے لیے کھڑے ہو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔ پھر

Marfat.com

تمہارا کیا خیال ہے کہ بہتر انسان وہ ہے کہ جس نے اپنی عمارت ایک وادی کی کھوکھلی بے ثبات کگر پر اٹھائی اور وہ اسے لے کر سیدھی جہنم کی آگ میں جاگری۔ (رسول کریمؐ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کا حکم دے دیا تھا)۔

۵۔ سورۃ طٰہٰ

اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے آزمائش میں ڈالنے کے لیے دی ہے۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے۔

۶۔ سورۃ الحج

یہ ہے اصل معاملہ (اسے سمجھ لو) اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے۔ تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

۷۔ سورۃ القصص

وہ آخرت کا گھر (یعنی جنت) تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی متقین ہی کے لیے ہے۔ جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر بھلائی ہے۔ اور جو برائی لے کر آئے تو برائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے عمل وہ کرتے تھے۔

۸۔ سورۃ الروم

یہی بالکل راست اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (قائم ہو جاؤ اس بات پر) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے۔ اور نماز قائم کرو اور نہ ہو جاؤ مشرکین میں سے جنھوں نے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور گروہوں میں

Marfat.com

بٹ گئے ہیں۔

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ رزق کشادہ کرتا ہے جس کا چاہتا ہے اور تنگ کرتا جس کا چاہتا ہے۔ یقیناً" اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔ پس اے مومن۔ رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔ یہ طریقہ بہتر ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

تشریح

۱۔ سورۃ الروم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اے مومن۔ رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق"۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رشتہ دار مسکین اور مسافر کو خیرات دے۔ خداوند تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ یہ اس کا حق ہے جو تجھے دینا چاہیے اور حق ہی سمجھ کر تو اسے دے۔ اس کو دیتے ہوئے تیرے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ کوئی احسان ہے جو تو اس پر کر رہا ہے اور تو کوئی بڑی ہستی ہے دان کرنے والی اور وہ کوئی حقیر مخلوق ہے تیرا دیا ہوا کھانے والی۔ بلکہ یہ بات اچھی طرح تیرے ذہن نشین رہے کہ مالک حقیقی نے اگر تجھے زیادہ مال دیا ہے اور دوسرے بندوں کو کم دیا ہے تو یہ زائد مال دوسروں کا حق ہے جو تیری آزمائش کے لیے تیرے ہاتھ میں دیا گیا ہے تاکہ تیرا مالک دیکھے کہ تو ان کا حق پہنچاتا ہے۔ کہ نہیں۔ جسے مالک حقیقی نے مال دوسروں کی نسبت کم دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ مالی حالت کمزور ہونے کی صورت میں اپنے مالک حقیقی کو یاد کرتا ہے کہ نہیں۔ اس کا شکر بجا لاتا ہے کہ نہیں۔

۲۔ سورۃ المائدہ (آیت ۸۸) میں حکم ہے کہ "جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کر لو اور حد سے تجاوز نہ کرو"۔ کا مطلب ہے کہ حلال وہی ہے جو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی جو اللہ نے حرام کیا۔ اپنے اختیار سے کسی حلال کو حرام کرو گے تو قانون الٰہی کے بجائے قانون نفس کے پیرو قرار پاؤ گے۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بعض صحابہ نے عہد کیا ہے کہ وہ ہمیشہ

Marfat.com

دن کو روزہ رکھیں گے۔ راتوں کو بستر پر نہ سوئیں گے۔ جاگ جاگ کر عبادت کریں گے۔ عورتوں سے واسطہ نہ رکھیں گے۔ آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا "مجھے ایسی باتوں کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ تمہارے نفس کے بھی تم پر حقوق ہیں۔ روزہ بھی رکھو اور کھاؤ بھی۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ مجھے دیکھو میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں۔ روزے رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی۔ پس جو میرے طریقے کو پسند نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

۳۔ سورۃ طٰہٰ (آیت ۱۳۲) میں "رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو۔" جہاں آدمی کی اپنی اور اپنے بال بچوں کی نشوونما رزق حلال پر ہوگی وہاں اس کے بچے اور وہ خود بھی ہر قسم کی خرافات سے بچ کر رہے گا۔ اس کے بال بچے اپنی تنگ دستی اور خستہ حالی کے مقابلے میں ان حرام خوروں کے عیش و عشرت کو دیکھ کر دل شکستہ نہ ہوں۔ ان کو تلقین کرو کہ نماز پڑھیں۔ نماز کی ادائیگی ان کے زاویہ نظر کو بدل دے گی۔ وہ پاک رزق پر صابر اور قانع ہو جائیں گے اور اس بھلائی کو جو ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اس عیش پر ترجیح دینے لگیں گے جو فسق و فجور اور دنیا پرستی سے حاصل ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نماز پڑھنے کے لیے تم سے اس لیے نہیں کہتے ہیں کہ اس میں ہمارا کوئی فائدہ ہے۔ فائدہ اپنا ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہوگا جو دنیا اور آخرت دونوں ہی میں آخری اور مستقل کامیابی کا وسیلہ ہے۔

Marfat.com

مومن اور متقی کی صفات

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۱ تا ۵۔ ۱۶۵
(۲) سورۃ آل عمران	آیت ۱۶ تا ۱۷۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴
(۳) سورۃ الانفال	آیت ۲ تا ۴
(۴) سورۃ التوبہ	آیت ۱۱۱۔ ۱۱۲
(۵) سورۃ الرعد	آیت ۲۰ تا ۲۲
(۶) سورۃ الحج	آیت ۴۱
(۷) سورۃ المومنون	آیت ۱ تا ۱۱
(۸) سورۃ الفرقان	آیت ۶۳ تا ۷۶
(۹) سورۃ الاحزاب	آیت ۳۵
(۱۰) سورۃ الشوریٰ	آیت ۳۶ تا ۳۹
(۱۱) سورۃ الفتح	آیت ۲۹
(۱۲) سورۃ الذریات	آیت ۱۵ تا ۱۹

(۱) سورۃ البقرۃ

یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (غیب پر ایمان کا مطلب ہے جو انسان کے حواس سے پوشیدہ ہیں۔ مثلاً" خدا کی ذات و صفات۔ ملائکہ۔ وحی۔ جنت۔ دوزخ وغیرہ)۔

حالانکہ ایمان لانے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔ کاش! جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انہیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ

Marfat.com

جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔

(۲) سورۃ آل عمران

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں انہیں ہیشگی کی زندگی حاصل ہوگی۔ پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی۔ اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے کہ "مالک ہم ایمان لائے۔ ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچا لے۔ یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں۔ راست باز ہیں۔ فرماں بردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اسکی جنت کی طرف جاتی ہے۔ جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے۔ اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ خواہ بد حال ہوں یا خوش حال۔ جو غصے کو پی جاتے ہیں۔ اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں۔ تو معاً اللہ انہیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے۔ اور کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے نیک اعمال کرنے والوں کے لیے۔

(۳) سورۃ الانفال

سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ

Marfat.com

اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں۔ قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

(۴) سورۃ التوبہ

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں مرتے اور مارتے ہیں۔ ان سے جنت کا وعدہ اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ' انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے۔ اس کی بندگی بجا لانے والے۔ اس کی تعریف کے گن گانے والے۔ اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے۔ اس کے آگے رکوع و سجود کرنے والے۔ نیکی کا حکم دینے والے۔ بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے بیع کا معاملہ طے کرتے ہیں) اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوشخبری دے دو۔

(۵) سورۃ الرعد

ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔ ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ ہمارے دیئے ہوئے رزق سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے رفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے۔ یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے

Marfat.com

آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے۔ اور ان سے کہیں گے "تم پر سلامتی ہے۔ تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔" کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔

(۶) سورۃ الحج

اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا زبردست اور طاقتور ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۷) سورۃ المومنون

یقیناً" فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ لغو بات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں (یعنی لونڈیوں کے جو جنگ میں گرفتار ہو کر آئیں اور اسیران جنگ کا تبادلہ نہ ہونے کی صورت میں اسلامی حکومت کی طرف سے کسی کی ملک میں دے دی جائیں) کہ ان پر محفوظ نہ رکھنے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیان کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۸) سورۃ الفرقان

رحمان کے اصلی بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں۔ (یعنی تکبر کے ساتھ اکڑ کر نہیں چلتے) اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام ہو۔ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ جو دعائیں کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لے۔ اس کا عذاب تو جان کا

Marfat.com

الاگو ہے۔ وہ تو بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے"۔ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل۔ بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اسے مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ الایہ کہ کوئی (ان گناہوں) کے بعد توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ اور وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ جو شخص توبہ کرکے نیک عمل اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ کر آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے (اور رحمان کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے بندے نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا درگزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ جنہیں اگر ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔ جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا"۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزل بلند کی شکل میں پائیں گے۔ آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔

(۹) سورۃ الاحزاب

بالیقین جو مرد اور عورتیں مسلم ہیں۔ مومن ہیں۔ مطیع فرمان ہیں۔ راست باز ہیں۔ صابر ہیں۔ اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ صدقہ دینے والے ہیں۔ روزے رکھنے والے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

(۱۰) سورۃ الشوریٰ

جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سرو سامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے

Marfat.com

لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۱) سورۃ الفتح

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں۔ جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت۔ توراۃ میں اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے۔ جس نے پہلے کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ گدرائی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار اس کے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱۲) سورۃ الذریات

البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے۔ راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے۔ اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کے لیے۔

Marfat.com

تشریح

تقویٰ کے لفظی معنی بچنے پرہیز کرنے اور رکنے کے ہیں۔ جیسے راستہ میں جگہ جگہ کانٹے ہوں اور آدمی سفر کے دوران ان کانٹوں سے بچتا ہوا چلے۔ اور اگر وہ بڑی احتیاط سے اپنا سفر کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کوئی کانٹا اس کو نہ لگ جائے تو وہ اپنی احتیاط سے اپنا سفر صحیح سلامت طے کرلیتا ہے۔ ایسے ہی اگر اہل ایمان اور مسلمان گناہوں اور بد اعمالیوں سے پرہیز سے اپنی زندگی گزارتا ہے اور زندگی میں خداوند تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھتا ہے اور ہر کام خدا کی خوشنودی کے لیے سرانجام دیتا ہے تو ایسے لوگ متقی تصور ہوں گے۔ سورۃ الحج (آیت ۵) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "خدا کے پاس قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا لیکن تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے"۔ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور مخالفت میں نفرت ہو۔ خداوند تعالیٰ متقی لوگوں سے پیار اور محبت کرتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

قرآن مجید میں بے شمار جگہوں پر ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو تقویٰ والے ہیں۔ سورۃ بقرۃ (آیت ۲۲) تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔

سورۃ الحج (آیت ۴) اور جو اللہ کے شعائر (حج کے ارکان و مقامات) کی عزت کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

سورۃ التوبہ (آیت ۱۳) اور سفر میں زاد راہ لے کر چلو اور سب سے اچھا زاد راہ تقویٰ ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۲) اور معاف کر دینا تقویٰ سے قریب تر ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۸) اور تقویٰ کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ۔

سورۃ الزخرف (آیت ۳) اور آخرت تیرے پروردگار کے نزدیک تقویٰ والوں کے لیے ہے۔

Marfat.com

سورۃ الانفال (آیت ۴) تقویٰ والے ہی خدا کے دوست ہیں۔

سورۃ آل عمران (آیت ۸) تو بے شک اللہ تقویٰ والوں سے پیار کرتا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۴) اور جان لو کہ بے شبہ اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الحجرات (آیت ۲) ہم نے تم کو مختلف خاندان اور قبیلے صرف اس لیے بنایا کہ باہم شناخت ہو سکے۔ تم میں سے خدا کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

تقویٰ دل کی پاکیزہ ترین اور اعلیٰ ترین کیفیت کا نام ہے۔ جو تمام نیکیوں کی محرک ہے اور وہی مذہب کی جان اور دین کی روح ہے اور یہی سبب ہے کہ تقویٰ قرآن پاک کی راہنمائی کی غایت۔ ساری ربانی عبادتوں کا مقصد اور تمام اخلاقی تعلیمات کا ماحصل قرار پایا۔

احادیث نبویؐ

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے چاہے۔ (بخاری شریف)

۲۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

عجز و انکساری

(۱) سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۷-۳۸

(۲) سورۃ الفرقان آیت ۶۳

(۳) سورۃ لقمان آیت ۱۸-۱۹

۱- سورۃ بنی اسرائیل

زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو۔ نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں۔

۲- سورۃ الفرقان

رحمان کے اصلی بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں۔ (یعنی سلیم الطبع اور نیک مزاج آدمی کی سی چال) اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

۳- سورۃ لقمان

اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کرو۔ نہ زمین میں اکڑ کر چل۔ اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔ اور اپنی آواز ذرا پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

تشریح

۱- سورۃ الفرقان (آیت ۶۳) میں جو الفاظ "نرم چال چلتے ہیں۔" یہ نیک اور شریف الطبع انسان کی خصوصیت ہے۔ آدمی کی چال محض اس کے انداز رفتار ہی کا نام نہیں ہے بلکہ در حقیقت وہ اس کے ذہن اور اس کی سیرت و کردار کی اولین ترجمان بھی ہوتی ہے۔ ایک آدمی کی چال کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ حلیم الطبع اور شریف آدمی ہے یا ظالم' جابر اور متکبر آدمی ہے۔ رسول کریمؐ کی تربیت اور قرآن مجید

Marfat.com

کی تعلیم کا اثر تھا کہ صحابہ کرام کی چال دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ بہت شریف الطبع۔ حلیم الطبع اور بہت سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔ رحمان کے بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ گالی کا جواب گالی اور بہتان کا جواب بہتان سے نہیں دیتے بلکہ جو ان کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرے وہ اس کو سلام کرکے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اسے نظرانداز کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ سلام ہے تم پر۔ ہم جاہلوں کے منہ نہیں لگتے۔

۲۔ سورۃ لقمان (آیت ۱۸۔۱۹) میں "اپنی چال میں اعتدال پیدا کر" کا مطلب ہے کہ تیز بھی نہ چل اور آہستہ بھی نہ چل بلکہ میانہ روی اختیار کر۔ اس کا مقصد آدمی کو چلنے سے نہیں ہے اصل میں مقصد یہ ہے کہ آدمی میں بڑائی اور گھمنڈ اور غرور اور تکبر نہیں ہونا چاہئے۔ جس شخص میں یہ ہوں گے اس کا اثر اس کی چال میں بھی ہوگا۔ اگر آدمی کی طبیعت میں انکساری اور مسکینی اور غریب پروری ہو گی تو اس کی چال میں بھی نرمی ہوگی اور غرور کا شائبہ تک نہ ہوگا۔

"اپنی آواز پست رکھ۔" کا مطلب ہے کہ ضرورت سے زیادہ اونچی آواز میں بولنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جس سے مخاطب ہوں اگر وہ نزدیک ہے تو آہستہ آواز سے بات کر اور اگر وہ دور ہے تو قدرے اونچی آواز سے بات کر۔ قابل اعتراض جو چیز ہے وہ تکبر کا اظہار کرنے اور دھونس جمانے اور دوسرے کو ذلیل و مرعوب کرنے کے لیے گلا پھاڑنا اور گدھے کی سی آواز میں بولنا ہے۔

Marfat.com

عفوو درگزر

(۱) سورۃ آل عمران	آیت ۱۳۳۔۱۳۴۔۱۵۹
(۲) سورۃ النساء	آیت ۱۴۹
(۳) سورۃ الاعراف	آیت ۱۹۹
(۴) سورۃ النحل	آیت ۱۲۶
(۵) سورۃ النور	آیت ۲۲
(۶) سورۃ الشوریٰ	آیت ۳۶۔۳۷ تا ۴۰

۱۔ سورۃ آل عمران

دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس کی جنت کی طرف جاتی ہے۔ جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے۔ اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ خواہ بدحال ہوں یا خوش حال۔ جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

اے پیغمبر! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بڑے نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر تم تند خو اور سنگدل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور معاف کردو۔ ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔ اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو۔ پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔

۲۔ سورۃ النساء

(مظلوم ہونے کی صورت میں اگرچہ تم کو بدگوئی کا حق ہے) لیکن اگر تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کیے جاؤ۔ یا کم از کم برائی سے درگزر کرو۔ تو اللہ (کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ) بڑا معاف کرنے والا ہے۔ (حالانکہ سزا دینے پر) پوری قدرت رکھتا

Marfat.com

ہے۔

۳۔ سورۃ الاعراف

اے نبیؐ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو۔ نیک کام کی تلقین کئے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو۔

۴۔ سورۃ النحل

اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لے لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً" یہ صبر کرنے والوں کے حق میں ہی بہتر ہے۔ اے نبیؐ صبر سے کام کیے جاؤ۔ اور تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

۵۔ سورۃ النور

تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں۔ وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کر دینا چاہئے۔ اور درگزر کرنا چاہیے کہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

۶۔ سورۃ الشوریٰ

جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کرے۔ اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

تشریح

۱۔ سورۃ النساء (آیت ۱۴۹) اس آیت میں مسلمانوں کو نہایت بلند درجہ کی اخلاقی تعلیم دی گئی ہے۔ منافق اور یہودی اس وقت ہر ممکن طریقہ سے اسلام کی راہ میں روڑے اٹکانے اور اس کی پیروی قبول کرنے والوں کو ستانے اور پریشان کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اس پر مسلمانوں میں نفرت اور غصہ کے جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری عمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اس قسم کے جذبات کا طوفان اٹھتے دیکھ کر فرمایا کہ بدگوئی کے لیے زبان کھولنا تمہارے خدا کے نزدیک کوئی پسندیدہ کام نہیں ہے۔ اور افضل یہی ہے کہ خفیہ اور اعلانیہ ہر حال میں بھلائی کیے جاؤ۔ اور برائیوں سے درگزر کرو کیونکہ تم کو اپنے اخلاق میں نہایت حلیم اور بردبار ہونا چاہیے۔

۲۔ سورۃ (النور آیت ۲۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی برائت نازل فرما دی تو اس سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ وہ آئندہ مسطح بن اثاثہ کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیں گے۔ کیونکہ انہوں نے نہ رشتہ داری کا کوئی لحاظ کیا اور نہ ان احسانات ہی کی کچھ شرم کی جو وہ ساری عمرانؓ پر اور ان کے خاندان پر کرتے رہے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ آپ نے مسطح کی مدد شروع کر دی اور پہلے سے زیادہ ان پر احسان کرنے لگے۔

۳۔ سورۃ الشوریٰ (آیت ۳۶، ۳۷، ۴۰) بڑی سے بڑی دولت بھی جو دنیا میں کسی شخص کو ملی ہے ایک تھوڑی سی مدت کے لیے ملی ہے۔ چند سال دنیا میں گزارنے کے بعد وہ خالی ہاتھ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی خواہ کتنی ہی دولت اس دنیا میں ہو وہ اس کے کسی کام نہیں آتی جو دولت وہ آخرت کے لئے کماتا ہے وہ دنیاوی دولت سے بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی ہے۔ اللہ پر توکل کو یہاں ایمان لانے کا لازمی تقاضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے ایک ضروری وصف قرار دیا ہے۔ مشاورت کو اہل ایمان کی بہترین صفات میں شمار کیا گیا ہے۔ اس بنا پر مشاورت اسلامی طرز زندگی کا ایک اہم ستون ہے اور مشورے کے بغیر اجتماعی کام چلانا نہ صرف جاہلیت کا طریقہ ہے

Marfat.com

بلکہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے ضابطے کی صریح خلاف ورزی ہے۔

"جو کچھ بھی انہیں دیا گیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں" کا مطلب ہے کہ جو رزق حلال ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے مال حرام پر ہاتھ نہیں مارتے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے دیے ہوئے رزق کو سینت کر نہیں رکھتے بلکہ اسے خرچ کرتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ جو رزق انہیں دیا گیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ سب کچھ اپنی ہی ذات کے لیے وقف نہیں کر دیتے ہیں۔

"جب ان سے زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں" کا مطلب ہے کہ جب وہ غالب ہوں تو مغلوب کا قصور معاف کر دیتے ہیں۔ جب قادر ہوں تو بدلہ لینے سے درگزر کر جاتے ہیں۔ اور جب کسی زیردست یا کمزور آدمی سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے تو اس سے چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی طاقت ور اپنی طاقت کے زعم میں ان پر دست درازی کرے تو ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ مومن کبھی ظالم سے نہیں دبتا اور متکبر کے آگے نہیں جھکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے لیے وہ لوہے کا چنا ہوتے ہیں جسے چبانے کی کوشش کرنے والا اپنا ہی جبڑا توڑ لیتا ہے۔ زیادتی کرنے والے سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن جہاں معاف کر دینا اصلاح کا موجب ہو سکتا ہو وہاں معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے اور چونکہ یہ معافی انسان اپنے نفس پر جبر کر کے دیتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا اجر ہمارے ذمہ ہے۔ کیونکہ تم نے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کی خاطر یہ نیک کام کیا ہے۔

"اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا" اس کا مطلب ہے کہ کسی شخص کو دوسرے کے ظلم کا انتقام لیتے لیتے خود ظالم نہیں بن جانا چاہیے۔ ایک برائی کے بدلے میں اس سے بڑھ کر برائی کر گزرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً" اگر کوئی شخص کسی کو ایک تھپڑ مارے تو وہ اسے ایک ہی تھپڑ مار سکتا ہے۔ لات گھونسوں کی اس پر بارش نہیں کر سکتا۔ یہ جائز نہیں کہ تم اس پر زیادتی کرو۔

۴۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۵۹) جنگ احد میں منافقین نے شرکت نہیں کی تھی۔

Marfat.com

جنگ کے دوران بھی کچھ لوگ مال غنیمت کی لوٹ مار میں مصروف ہو گئے تھے جس کی وجہ سے کئی صحابہ شہید ہو گئے تھے اور عارضی شکست ہوئی تھی۔ ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ انہیں معاف کر دو اور دین کے کاموں میں مشورے میں انہیں شریک کر لیا کرو۔

Marfat.com

ذکر الٰہی

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۱۳۸۔ ۱۵۲
(۲) سورۃ آل عمران	آیت ۱۹۱
(۳) سورۃ الاعراف	آیت ۲۰۵
(۴) سورۃ الرعد	آیت ۲۷۔ ۲۸
(۵) سورۃ العنکبوت	آیت ۴۵
(۶) سورۃ الاحزاب	آیت ۴۱ تا ۴۳
(۷) سورۃ الحدید	آیت ۱۶
(۸) سورۃ جمعہ	آیت ۹۔ ۱۰
(۹) سورۃ المنافقون	آیت ۹۔ ۱۰
(۱۰) سورۃ الدھر	آیت ۲۵۔ ۲۶
(۱۱) سورۃ الاعلیٰ	آیت ۱۴۔ ۱۵ تا ۱۷
(۱۲) سورۃ لقمان	آیت ۲۷
(۱۳) سورۃ الکہف	آیت ۱۰۹
(۱۴) سورۃ المومن	آیت ۷۔ ۸
(۱۵) سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۴۴
(۱۶) سورۃ السباء	آیت ۱۰
(۱۷) سورۃ الذاریات	آیت ۵۷۔ ۵۸
(۱۸) سورۃ الزخرف	آیت ۳۶ تا ۳۹

۱۔ سورۃ البقرۃ

کہو اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو گا اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے لوگ ہیں۔ لہٰذا تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو۔ کفران نعمت نہ کرو۔

Marfat.com

۲۔ سورۃ آل عمران

جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین اور آسمانوں کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں۔ وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں۔ پروردگار یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

۳۔ سورۃ الاعراف

اے نبیؐ اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو۔ دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۴۔ سورۃ الرعد

وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔ ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنہوں نے اس نبیؐ کی دعوت کو مان لیا ہے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ خبردار رہو۔ اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔

۵۔ سورۃ العنکبوت

اے نبیؐ تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو یقیناً" نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۶۔ سورۃ الاحزاب

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے۔ وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے

Marfat.com

ہوگا۔ اور ان کے لیے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔

۷۔ سورۃ الحدید

کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں۔

۸۔ سورۃ جمعہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

۹۔ سورۃ المنافقون

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی طرف سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کر قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دیدی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

(۱۰) سورۃ الدھر

اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(۱۱) سورۃ الاعلیٰ

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی

Marfat.com

ہے۔

(۱۲) سورۃ لقمان

"روے زمین کے تمام درختوں کی اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں۔ تاہم خدا کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔"

(۱۳) سورۃ الکھف

"اے محمدؐ کہو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے روشنائی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے۔ مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں۔ بلکہ اگر اتنی ہی روشنائی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے۔"

(۱۴) سورۃ المومن

"عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے۔ پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں۔ تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب۔ تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی ان سب کو جو نیک عمل کریں۔ یقیناً" تو تو غالب اور باحکمت ہے۔"

(۱۵) سورۃ بنی اسرائیل

"اس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان و زمین میں ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو۔ مگر تم ان کی تسبیح سمجھتے نہیں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔"

Marfat.com

(۱۶) سورۃ السبا

"ہم نے داؤد کو اپنے ہاں بڑا فضل عطا کیا۔ ہم نے حکم دیا کہ اے پہاڑو۔ اس کے ساتھ ہم آہنگی کرو اور یہی حکم ہم نے پرندوں کو دیا کہ اس کے ساتھ تسبیح پڑھا کرو۔ ہم نے لوہے کو اس کے لیے نرم کر دیا۔"

(۱۷) سورۃ الزاریات

"جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے وہ میری عبادت کرتے رہیں۔ نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں۔ توانائی والا اور زور آور ہے۔"

(۱۸) سورۃ الزخرف

"جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں۔ اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جارہے ہیں۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا۔ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق ومغرب کا بعد ہوتا۔ تو تو بدترین ساتھی نکلا۔ اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لیے کچھ بھی مانع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔"

تشریح

ا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۳۸) "اللہ کا رنگ اختیار کرو"۔ عیسائیوں کے ہاں یہ رسم تھی کہ جو شخص ان کے مذہب میں داخل ہوتا اسے غسل دیتے تھے جس کا مطلب ہوتا کہ اس کے گناہ دھل گئے ہیں۔ اور اس نے زندگی کا ایک نیا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ یہ یہودیوں میں بھی رسم تھی۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ جو کسی پانی سے نہیں چڑھتا بلکہ اس کی بندگی کا طریقہ اختیار کرنے سے چڑھتا ہے۔ غسل سے گناہ معاف نہیں ہوتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے رستہ پر چلنے سے

Marfat.com

معاف ہوتے ہیں۔

۲۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۹۱) "اے ہمارے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے"۔ جب ہوش مند لوگ نظام کائنات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ہے کہ یہ سرا سر ایک حکیمانہ نظام ہے۔ اور یہ سراسر حکمت کے خلاف ہے کہ جس مخلوق میں اللہ نے اخلاقی حس پیدا کی ہو۔ جسے تصرف کے اختیارات دیئے ہوں جسے عقل و تمیز عطا کی ہو۔ اس سے اس کی حیات دنیا کے اعمال پر باز پرس نہ ہو اور اسے نیکی پر جزا اور بدی پر سزا نہ دی جائے۔ اس طرح نظام کائنات پر غور و فکر کرنے سے انہیں آخرت کا یقین حاصل ہو جاتا ہے اور وہ خدا کی سزا سے پناہ مانگنے لگتے ہیں۔

۳۔ سورۃ الاعراف (آیت ۲۰۵) "تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔" تمہارا حال کہیں غافلوں کا سا نہ ہو جائے۔ دنیا میں جو کچھ گمراہی پھیلی ہے اور دنیا میں انسان کے اخلاق و اعمال میں جو فساد بھی رونما ہوا ہے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ خدا اس کا رب ہے اور وہ خدا کا بندہ ہے اور دنیا میں اس کو آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے اور دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد اسے اپنے رب کو حساب دینا ہوگا۔ پس جو شخص راہ راست پر چلنا اور دنیا کو اس پر چلانا چاہتا ہو اس کو سخت اہتمام کرنا چاہیئے کہ یہ بھول کہیں خود اس کو لاحق نہ ہو جائے۔ اسی لیے نماز' ذکر الٰہی اور دائمی توجہ الی اللہ کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔

۴۔ سورۃ الرعد (آت ۲۷) "وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔" یعنی جو اللہ کی طرف خود رجوع نہیں کرتا اور اس سے روگردانی اختیار کرتا ہے اسے زبردستی راہ راست دکھانے کا طریقہ اللہ کے ہاں رائج نہیں ہے وہ ایسے شخص کو انہی راستوں پر بھٹکنے کی توفیق دے دیتا ہے جن میں وہ خود بھٹکنا چاہتا ہے۔ وہی سارے اسباب جو کسی ہدایت طلب انسان کے لیے سبب ہدایت بنتے ہیں ایک ضلالت طلب انسان کے لیے سبب ضلالت بنا دیے جاتے ہیں۔

۵۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۴۵) "اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔" جب

Marfat.com

نماز میں بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو لا محالہ اللہ بھی اس کو یاد کرے گا۔ اور یہ فضیلت کہ اللہ کسی بندے کو یاد کرے بہت افضل ہے کہ بندہ اللہ کو یاد کرے۔ حضرت ابوالدردا کی زوجہ محترمہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد نماز تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ اس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ جب آدمی روزہ رکھتا ہے یا زکوٰۃ دیتا ہے یا کوئی نیک کام کرتا ہے تو لا محالہ اللہ کو یاد ہی کرتا ہے تبھی تو اس سے وہ نیک عمل صادر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب آدمی کسی برائی سے بچتا ہے تو یہ بھی اللہ کی یاد ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس لیے یاد الٰہی ایک مومن کی پوری زندگی پر حاوی ہوتی ہے۔

۶۔ سورۃ الحدید (آیت ۱۶) "کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں۔" اس سے مراد تمام مسلمان نہیں بلکہ وہ خاص گروہ ہے جو ایمان کا اقرار کرکے رسول کریمؐ کے ماننے والوں میں شامل ہو گیا تھا لیکن اسلام کے درد سے ان کا دل خالی تھا۔ یہ گروہ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ کفر کی تمام طاقتیں اسلام کو مٹا دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ چاروں طرف سے کفار نے اہل ایمان کی مٹھی بھر جماعت کو نرغہ میں لے رکھا ہے۔ ملک کے گوشے گوشے سے مظلوم مسلمان کس طرح کسمپرسی کی حالت میں مدینہ میں پناہ لینے کے لیے آرہے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں کی حالت کمزور تھی۔ جنگ احد اور صلح حدیبیہ کے درمیان کا زمانہ تھا۔ ان لوگوں کو شرم دلائی جارہی ہے کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ اسلام کے لیے حالات نزاکت کی اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر سنکر تمہارے دل پگلیں اور اس کے دین کے لیے تمہارے دلوں میں ایثار و قربانی اور سرفروشی کا جذبہ پیدا ہو۔ کیا ایمان لانے والے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ اللہ کے دین پر برا وقت آئے اور وہ اس کی ذرا سی ٹیس بھی دل میں محسوس نہ کریں۔

۷۔ سورۃ جمعہ (آیت ۹۔۱۰) "اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو" اس کا مطلب ہے کہ جلدی سے جلدی وہاں پہنچنے کی کوشش کرو۔ آدمی اذان کی آواز سن کر فوراً مسجد میں پہنچنے کی فکر میں لگ جائے۔ اذان کے بعد جو پہلا عمل رسول

Marfat.com

کریمؐ کرتے تھے وہ خطبہ تھا اور نماز ہمیشہ خطبہ کے بعد ادا فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا "جمعہ کے روز ملائکہ ہر آنے والے کا نام اس کی آمد کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ نام لکھنے بند کر دیتے ہیں۔" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا "میرا جی چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو اپنی جگہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا کر دوں اور جا کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ کو نماز پڑھنے کے لیے نہیں آتے۔" جمعہ کی نماز ہر بالغ پر فرض ہے۔ "جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو"۔ جمعہ کی اذان سن کر سب کاروبار چھوڑ دینے کا حکم ہے اس لیے فرمایا گیا کہ نماز ختم ہونے پر تمہیں اجازت ہے کہ منتشر ہو جاؤ اور اپنے جو کاروبار بھی اختیار کرنا چاہو کرو۔ اور اللہ کے فضل سے رزق تلاش کرو۔ اپنے کاروبار میں لگ کر بھی اللہ کو بھولو نہیں۔ بلکہ ہر حال میں اس کو یاد رکھو اور اس کا ذکر کرتے رہو۔

۸۔ سورۃ المنافقون (آیت ۹) "تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔" انسان زیادہ تر انہی کے مفاد کی خاطر ایمان کے تقاضوں سے منہ موڑ کر منافقت یا ضعف ایمان یا نافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ یاد خدا سے غفلت ہی سب برائیوں کی جڑ ہے۔ اگر انسان کو یہ یاد رہے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور خدا اس کے سب اعمال سے باخبر ہے اور آخرت کے دن اس نے جواب طلبی بھی کرنی ہے تو وہ کبھی کسی بدفعلی یا بد عملی میں مبتلا نہ ہو۔

۹۔ سورۃ الاعلیٰ (آیت ۱۶) "مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو"۔ یعنی تمہاری ساری فکر بس دنیا اور اس کی راحت و آسائش اور اس کے فائدوں اور لذتوں کے لیے ہے۔ یہاں جو کچھ حاصل ہو جائے تم سمجھتے ہو کہ بس وہی اصل فائدہ ہے جو تمہیں حاصل ہو گیا۔ اور یہاں جس چیز سے محروم رہے تمہارا خیال ہے کہ بس وہی اصل نقصان ہے۔ آخرت دو حیثیتوں سے دنیا کے مقابلہ میں قابل ترجیح ہے۔ ایک یہ کہ اس کی راحتیں اور لذتیں دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہیں۔ جن کا مقابلہ نہیں ہو سکتا اور دوسرے دنیاوی زندگی عارضی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ دنیا میں

Marfat.com

کوئی چیز حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کرنا پڑتی ہے جبکہ جو لوگ نیک ہوں گے اور جنت کے حقدار ہوں گے۔ جس چیز کا خیال ان کے دل میں آئے گا وہ انہیں میسر ہوگی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ وہ ایک جہاد میں رسول کریمؐ کے ساتھ تھے۔ ہم جب کبھی کسی ٹیلہ پر چڑھتے تو پکار کر اللہ اکبر کہتے۔ یہ دیکھ کر رسول کریمؐ تشریف لائے اور فرمایا آہستہ ذکر کرو کیونکہ جسے تم پکارتے ہو وہ بہرہ یا غائب نہیں ہے۔ تم اس خدا کو پکار رہے ہو جو سب کچھ سن رہا ہے۔ پھر فرمایا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ سکھلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک ہے وہ کیا ہے **"لا حول ولا قوۃ الا باللہ"**

۱۰۔ سورۃ لقمان (آیت ۲۷) اللہ رب العالمین اپنی عزت۔ کبریائی۔ بزرگی۔ جلالت اور شان بیان فرماتا ہے۔ اپنی پاک صفتیں۔ اپنے بلند ترین نام اور اپنے بے شمار کلمات کا ذکر فرماتا ہے جنہیں نہ کوئی گن سکتا ہے نہ شمار کر سکتا ہے۔ نہ ان پر کسی کا احاطہ ہو نہ ان کی حقیقت کو کوئی پا سکے۔ اگر روئے زمین کے درختوں کی قلمیں ہوں اور سات سمندروں کی سیاہی ہو تو اللہ تعالیٰ کی صفت اور بزرگی بیان کرتے کرتے سب قلمیں گھس جائیں اور سیاہی ختم ہو جائے لیکن اللہ رب العزت کی صفت بزرگی اور شان ختم نہ ہو۔ اتنی قلمیں اور سات سمندروں کی سیاہی مزید لے آئیں تب بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بزرگی کا بیان ختم نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ سورۃ الکہف (آیت ۱۰۹) اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے اے محمدؐ اعلان کر دو کہ اگر سب سمندروں کی سیاہی بن جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلمات۔ خدائی حکمتیں اور خدائی باتیں لکھنی شروع کریں تو یہ تمام سیاہی ختم ہو جائے لیکن خدا کی تعریفیں ختم نہ ہوں۔ گو پھر ایسے ہی سمندر اور دریا لائے جائیں لیکن ناممکن ہے کہ خدا کی حکمتیں اور دلیلیں ختم ہو جائیں۔

۱۲۔ سورۃ المومن (آیت ۷۔۸) عرش کے اٹھانے والے اور تمام بہترین بزرگ فرشتے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور دوسری جانب اسے تمام تعریفوں کے قابل مان کر اس کی حمد بجا لاتے ہیں۔ کیونکہ زمین والوں کا ایمان اللہ تعالیٰ کو دیکھے

Marfat.com

بغیر تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب فرشتے ان کے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لیے مقرر کر دیئے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ جب مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ خدا تجھے بھی یہی دے جو تو اس مسلمان کے لیے مانگ رہا ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور ان کے ایمان کی اتباع ان کی اولاد بھی کرے ہم ان اولادوں کو بھی ان سے ملا دیں گے۔ اور ان کا کوئی عمل کم نہ کریں گے۔ درجے میں سب کو برابری دیں گے تاکہ دونوں جانب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ اور پھر یہ نہ کریں گے کہ درجوں میں بڑھے ہوؤں کو نیچا کر دیں۔ بلکہ نیچے والوں کو صرف اپنی رحمت و احسان کے ساتھ اونچا کر دیں گے۔

۱۳۔ سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۴۴)۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین میں بسنے والی کل مخلوق اللہ تعالیٰ عز و جل کی بزرگی۔ جلالت۔ بڑائی اور پاکیزگی کی تسبیح کرتی ہے۔ رسول کریمؐ نے معراج سے واپس تشریف لانے پر فرمایا کہ مخلوق میں سے ہر ہر چیز اس کی پاکیزگی اور تعریف بیان کرتی ہے۔ لیکن اے لوگو۔ تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے اس لیے کہ وہ تمہاری زبان میں نہیں۔ سنن نسائی میں ہے کہ حضور نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس کا بولنا تسبیح خدا ہے۔ سبحان اللہ کا کلمہ مخلوق کی تسبیح ہے۔ اللہ نے کسی مخلوق کو تسبیح اور نماز کے اقرار سے باقی نہیں چھوڑا۔ جب کوئی **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے۔ میرا بندہ مطیع ہوا اور مجھے سونپا۔ مفسرین کہتے ہیں کہ ہر ذی روح چیز تسبیح خواں ہے جیسے حیوانات و نباتات۔ سبحان اللہ و بحمدہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔

۱۴۔ سورۃ السباء۔ (آیت ۱۰) اللہ نے اپنے بندہ اور رسول حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت بھی دی اور بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ اور لاؤ لشکر بھی دیئے۔ ایک پاکیزہ معجزہ یہ عطا فرمایا کہ ادھر نغمہ داؤدی ہوا میں گونجا ادھر پہاڑوں کو اور پرندوں کو وجد آگیا۔ پہاڑوں نے آواز میں آواز ملا کر خدا کی حمد و ثنا شروع کی۔ پرندوں نے اپنے پر ہلانے چھوڑ دیئے اور اپنی قسم قسم کی پیاری بولیوں میں رب العزت کی وحدانیت کے گیت

Marfat.com

گانے لگے۔

۱۵۔ سورۃ الزاریات (آیت ۵۷۔۵۸)۔ اللہ تعالیٰ جل سجانہٗ فرماتا ہے کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو کسی اپنی ضرورت کے لیے نہیں پیدا کیا بلکہ صرف اس لیے کہ میں انہیں ان کے نفع کے لیے اپنی عبادت کا حکم دوں۔ وہ خوشی ناخوشی میرے معبود برحق ہونے کا اقرار کریں اور مجھے پہچانیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت یکسوئی کے ساتھ بجا لائے گا کسی کو اس کا شریک نہ کرے گا اور جو اس کے ساتھ کسی اور کو شریک بنائے گا۔ تو وہ بدترین سزا بھگتے گا۔ مسند احمدؒ میں ہے کہ اے ابن آدم میں نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس تو اس سے غفلت نہ کر۔ تیرے رزق کا میں ضامن ہوں۔ تو اس میں بے جا تکلیف نہ کر۔ مجھے ڈھونڈ تاکہ مجھے پالے۔ جب تو نے مجھے پالیا تو یقین جان کہ تو نے سب کچھ پالیا۔ اور اگر میں تجھے نہ ملا تو سمجھ لے کہ تمام بھلائیاں تو کھو چکا۔ سن تمام چیزوں سے زیادہ محبت تیرے دل میں میری ہونی چاہیے

۱۶۔ سورۃ الزخرف (آیت ۳۶ تا ۳۹)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ رحیم و کریم کے ذکر سے غفلت بھرتے اس پر شیطان قابو پا لیتا ہے اور اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کے دوست شیطان ہو گئے وہ ان کے آگے پیچھے کی چیزوں کو زینت والی اور خوشنما بنا کر دکھاتا ہے۔ ایسے غافل لوگوں پر شیطان اپنا قابو پا لیتا ہے اور انہیں راہ خدا سے روکتا ہے اور ان کے دل میں یہ خیال جما دیتا ہے کہ تمہاری روش بہت اچھی ہے اور تم صحیح دین پر قائم ہو۔ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے حضور انہیں پیش کیا جائے گا۔ تو معاملہ کھل جائے گا اور اپنے شیطان ساتھی سے برأت ظاہر کرے گا اور کہے گا۔ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ حضرت سعید جریری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر جب اپنی قبر سے اٹھے گا تو شیطان آکر اس کے ہاتھ سے ہاتھ .ملا لیتا ہے پھر جدا نہیں ہوتا یہاں تک کہ جہنم میں بھی دونوں کو ساتھ ڈالا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جہنم میں تم سب کا جمع ہونا اور وہاں کے عذابوں میں شریک ہونا تمہارے لیے نفع دینے والا

Marfat.com

نہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم سے فرماتا ہے کہ ازلی بہروں کے کان میں تو ہدایت کی صدا نہیں ڈال سکتا۔ مادر زاد اندھوں کو تو راہ نہیں دکھا سکتا۔ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تیری ہدایت قبول نہیں کر سکتے۔ تجھ پر ہماری جانب سے یہ فرض نہیں کہ خوامخواہ ہر شخص مسلمان ہو جائے۔ ہدایت دینا تیرے اختیار میں نہیں۔ جو حق کی طرف کان ہی نہ لگائے۔ جو سیدھی راہ کی طرف آنکھ ہی نہ اٹھائے۔ جو بھٹکے اور اسی میں خوش رہے۔ تو تجھے ان کی بابت اتنا کیوں خیال ہے۔ تجھ پر ضروری کام صرف تبلیغ کرنا ہے۔ ہدایت و ضلالت ہمارے ہاتھ کی چیزیں ہیں۔ ہم عادل ہیں۔ ہم حکیم ہیں۔ ہم جو چاہے کریں گے۔ تم تنگ دل نہ ہو جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو قرآن تجھ پر نازل کیا گیا ہے جو سرا سر حق و صداقت ہے۔ جو حقانیت کی سیدھی اور صاف راہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ تو اسے مضبوطی کے ساتھ لیے رہ۔ یہی جنت نعیم اور راہ مستقیم کا رہبر ہے اس پر چلنے والا اس کے احکام کو تھامنے والا بھٹک اور بھٹک نہیں سکتا۔ یہ تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے ذکر ہے یعنی شرف اور بزرگی ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی قرآنی احکامات اور رسول کریمؐ کی ہدایات کے مطابق گزارے گا وہ یقیناً" جنت میں داخل کیا جائے گا۔

Marfat.com

عمل

(۱) سورۃ آل عمران	آیت ۱۸۸
(۲) سورۃ النساء	آیت ۱۲۳ تا ۱۲۶۔ ۱۷۳
(۳) سورۃ الکہف	آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵
(۴) سورۃ القصص	آیت ۸۳۔ ۸۴
(۵) سورۃ العنکبوت	آیت ۷
(۶) سورۃ الروم	آیت ۱۴۔ ۱۵
(۷) سورۃ حمہ السجدہ	آیت ۳۰ تا ۳۳

۱۔ سورۃ آل عمران

کتنا برا کام ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انہیں حاصل ہو جو فی الواقع انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ حقیقت میں ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ زمین اور آسمانوں کا مالک اللہ ہے اور اس کی قدرت سب پر حاوی ہے۔

۲۔ سورۃ النساء

انجام کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی مددگار نہ پا سکے گا۔ اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ اس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہو سکتا ہے۔ جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یک سو ہو کر ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی۔ اس ابراہیم کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر محیط ہے۔

اس وقت وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر نیک طرز عمل اختیار کیا ہے اپنے اجر

Marfat.com

پورے پورے پائیں گے اور اللہ اپنے فضل سے انہیں مزید اجر عطا فرمائے گا اور جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ان کو اللہ دردناک سزا دے گا۔ اور اللہ کے سوا جن کی سرپرستی اور مددگاری پر بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔

۳۔ سورۃ الکہف

اے نبیؐ ان سے کہو۔ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد کون لوگ ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔ ان کی سزا جہنم ہے اس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو جی نہ چاہے گا۔

۴۔ سورۃ القصص

وہ آخرت کا گھر (جنت) تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی متقین ہی کے لئے ہے۔ جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر بھلائی ہے اور جو برائی لے کر آئے تو برائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے وہ عمل کرتے تھے۔

۵۔ سورۃ العنکبوت

اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے ان کی برائیاں ہم ان سے

Marfat.com

دور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہتر اعمال کی جزا دیں گے۔

۶۔ سورۃ الروم

جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ ایک باغ میں شاداں و فرحان رکھے جائیں گے اور جنہوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے وہ عذاب میں رکھے جائیں گے۔

۷۔ سورۃ حمہ السجدہ

جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً" ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔ اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔

تشریح

۱۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۸۸) اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے لیے خداوند تعالیٰ فرما رہا ہے کہ وہ اپنی تعریف میں سننا چاہتے تھے کہ وہ بڑے متقی۔ پارسا اور خادم دین ہیں۔ اور انہوں نے ملت کی بڑی خدمت کی ہے حالانکہ معاملہ بالکل برعکس تھا۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۱۲۶) "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر محیط ہے"۔ یعنی اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اور خود سری اور خود مختاری سے باز آجانا اس لیے بہترین طریقہ ہے کہ حقیقت کے عین مطابق ہے۔ جب اللہ زمین و آسمان کا اور ان ساری چیزوں کا مالک ہے جو زمین و آسمان میں ہیں تو انسان کے لیے صحیح رویہ یہی ہے کہ اس کی بندگی و اطاعت پر راضی ہو جائے اور سرکشی چھوڑ دے۔ اگر انسان اللہ کے آگے سر تسلیم خم نہ کرے اور سرکشی سے باز نہ آئے

Marfat.com

؛ اللہ کی گرفت سے بچ کر کہیں بھاگ نہیں سکتا۔ اللہ کی قدرت اسے ہر طرف ے گھیرے ہوئے ہے۔

۳۔ سورۃ الکہف (آیت ۱۰۴۔۱۰۵) "جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی"۔ جن کی ساری سعی و جہد دنیا کی زندگی ہی میں گم ہو کر رہ گئی۔ یعنی انہوں نے جو کچھ بھی کیا خدا سے بے نیاز اور آخرت سے بے فکر ہو کر صرف دنیا کے لیے کیا۔ دنیوی زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھا۔ دنیا کی کامیابیوں اور خوشحالیوں کو ہی اپنا مقصد بنایا۔ خدا کی ہستی کے اگر قائل ہوئے بھی تو اس بات کی کبھی فکر نہ کی اس کی رضا کیا ہے اور ہمیں کبھی اس کے حضور جا کر اپنے اعمال کا حساب بھی دینا ہے۔ اپنے آپ کو محض ایک خودمختار و غیرذمہ دار حیوان عاقل سمجھتے رہے جس کے لیے دنیا کی اس چراگاہ سے تمتع کے سوا اور کوئی کام نہیں کیا۔ اس طرح کے لوگوں نے دنیا میں خواہ کتنے ہی بڑے کام کیے ہوں۔ وہ دنیا کے خاتمے کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ اور قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال کا کوئی بدلہ نہ ملے گا۔ کیونکہ انہوں نے جو بھی کام کئے ہوں گے وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کے مطابق نہیں کئے ہوں گے۔

۴۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۷) "ان کی برائیاں ہم ان سے دور کر دیں گے"۔ جن کی پوری زندگی اللہ کی اطاعت اور بندگی اور اس کے احکام و قوانین کی پابندی میں بسر ہوگی۔ ان کی برائیاں ان سے دور کر دی جائیں گی۔ اسے اس کے بہترین اعمال کی اور اس کے اعمال سے بہتر جزا دی جائے گی۔ ایمان لانے سے پہلے آدمی نے خواہ کیسے ہی گناہ کئے ہوں ایمان لاتے ہی وہ سب معاف ہو جائیں گے۔ دوسرے یہ کہ ایمان لانے کے بعد آدمی نے بغاوت کے جذبے سے نہیں بلکہ بشری کمزوری سے جو قصور کئے ہوں اس کے نیک اعمال کا لحاظ کرکے ان سے درگزر کیا جائے گا۔ تیسرے یہ کہ ایمان و عمل صالح کی زندگی اختیار کرنے سے آدمی کے نفس کی اصلاح آپ سے آپ ہوگی اور اس کی بہت سی کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔

۵۔ سورۃ حمٰ السجدہ (آیت ۳۰ تا ۳۲) یہ آیت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ جن لوگوں

Marfat.com

نے ایک مرتبہ اللہ کو اپنا رب تسلیم کرلیا اور پھراس پر قائم رہے اور کفار کی تکالیف کی بالکل پرواہ نہ کی اور اپنے عقیدے پر ڈٹے رہے۔ ایسے لوگوں نے اپنے عمل کو اللہ کے لیے خالص کرلیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں پر وہ اپنے فرشتے نازل کرتا ہے جو اس آدمی کو کہتے ہیں کہ تم بالکل نہ ڈرو اور نہ ہی کسی قسم کا غم کرو۔ وہ اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں اور اس کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ اور حق پرستی کی وجہ سے جو تکلیفیں اور محرومیاں بھی اس کو برداشت کرنی پڑیں وہ بالکل خوف زدہ نہ ہو۔ وہ موت کے وقت بھی اس کو خوش آمدید کہیں گے اور عالم برزخ اور قبر میں بھی۔ اور قیامت کے دن بھی۔ جنت میں وہ جس چیز کی تمنا کرے گا اسے وہاں میسر ہوگی۔ یہاں تمہارے لیے چین ہی چین ہے۔ یہاں ہم تمہارے ولی و رفیق ہیں۔

اہل ایمان کو تسکین دینے اور ان کی ہمت بندھانے کے بعد اب ان کو ان کے اصل کام کی طرف رغبت دی جارہی ہے۔ اب ان کو بتایا جارہا ہے کہ آگے کا درجہ جس سے زیادہ بلند کوئی درجہ انسان کے لیے نہیں ہے کہ تم خود نیک عمل کرو اور دوسروں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلاؤ۔ اور علی الاعلان اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔ اگر حالات دین کے خلاف بھی ہوں تو ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔ کمال درجے کی نیکی ہے کہ آدمی اٹھ کر کہے کہ میں مسلمان ہوں اور نتائج سے بے پرواہ ہو کر اللہ کی بندگی کی طرف خلق خدا کو دعوت دے اور اس کام کو کرتے ہوئے اپنا عمل اتنا پاکیزہ رکھے کہ کسی کو اسلام اور اس کے علمبرداروں پر حرف رکھنے کی گنجائش نہ ہو۔

Marfat.com

تبلیغ دین

(۱) سورۃ آل عمران	آیت ۱۰۴۔ ۱۱۰۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴
(۲) سورۃ المائدہ	آیت ۶۷۔ ۹۹۔ ۱۰۰
(۳) سورۃ ابراہیم	آیت ۴
(۴) سورۃ النحل	آیت ۱۲۵
(۵) سورۃ طٰہٰ	ایت ۱۳۲
(۶) سورۃ الحج	آیت ۶۷
(۷) سورۃ الشعراء	آیت ۲۱۴
(۸) سورۃ العنکبوت	آیت ۴۶
(۹) سورۃ حم السجدہ	آیت ۳۳

۱۔ سورۃ آل عمران

تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔

اب دنیا میں بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں کچھ لوگ ایماندار بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے بیشتر افراد نافرمان ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں۔ راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں۔ اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائیوں سے روکتے ہیں۔ اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ صالح لوگ ہیں اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اس کی ناقدری نہ کی جائے گی۔ اللہ پرہیزگار لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

Marfat.com

۲۔ سورۃ المائدہ

اے پیغمبر۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ یقین جانو کہ وہ کافروں کو (تمہارے مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔ رسول پر تو صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ آگے تمہارے کھلے اور چھپے حالات کا جاننے والا اللہ ہے۔ اے پیغمبران سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہرحال یکساں نہیں ہیں۔ خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو۔ پس اے لوگو۔ جو عقل رکھتے ہو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔

۳۔ سورۃ ابراہیم

ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں کھول کر بات سمجھائے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ وہ بالا دست اور حکیم ہے۔

۴۔ سورۃ النحل

اے نبیؐ۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دو۔ حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

۵۔ سورۃ طٰہٰ

تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی تقویٰ کے لیے ہے۔

۶۔ سورۃ الحج

ہر امت کے لیے ہم نے طریق عبادت مقرر کیا ہے جس کی وہ پیروی کرتی ہے۔

Marfat.com

پس اے نبیؐ وہ اس معاملہ میں تم سے جھگڑا نہ کریں۔ تم اپنے رب کی طرف دعوت دو۔ یقیناً" تم سیدھے راستہ پر ہو۔

۷۔ سورۃ الشعراء

اپنے قریب ترین رشتہ دار کو ڈراؤ۔ اور ایمان لانے والوں میں جو تمہاری پیروی کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔

۸۔ سورۃ العنکبوت

اہل کتاب کے ساتھ بحث نہ کرو۔ مگر عمدہ طریقہ سے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں اور ان سے کہو۔ "کہ ہم ایمان لائے ہیں اس چیز پر بھی جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اس چیز پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی ہے۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اس کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔

۹۔ سورۃ حم السجدہ

اس شخص کی بات سے اچھی بات کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔

تشریح

۱۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۱۰) "اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے"۔ دنیا کے جس منصب سے امامت اور رہنمائی کے لیے بنی اسرائیل اپنی نااہلی کے باعث معزول ہوئے اس پر اب تم مامور کیۓ گئے ہو۔ اس لیے اخلاق و اعمال کے لحاظ سے اب تم دنیا میں سب سے بہتر انسانی گروہ بن گئے ہو اور تم میں وہ صفات پیدا ہو گئی ہیں جو امامت عادلہ کے لیے ضروری ہیں۔ یعنی نیکی کو قائم کرنے اور بدی کو مٹانے کا جذبہ و عمل اور اللہ وحدہ لا شریک کو اعتقاداً و عملاً اپنا اللہ اور رب تسلیم کرنا۔

۲۔ سورۃ المائدہ (آیت ۱۰۰) "خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو"۔ ناپاک خواہ مقدار میں کتنا ہی زیادہ ہو۔ بہرحال وہ پاک کے برابر کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ غلاظت کے ایک ڈھیر سے عطر کا قطرہ زیادہ قدر رکھتا ہے اور پیشاب کے

Marfat.com

ایک لبریز ڈرم کے مقابلہ میں پاک پانی کا ایک چلو زیادہ قدر رکھتا ہے۔ لہٰذا ایک دانشمند انسان کو لازماً حلال پر قناعت کرنی چاہیے خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی حقیر ہو اور حرام کی طرف کسی حال میں بھی ہاتھ نہ بڑھانا چاہئے خواہ وہ بظاہر کتنا ہی شاندار ہو۔

۳۔ سورۃ النحل (آیت ۱۲۵) "اے نبیؐ۔ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ"۔ حکمت کا مطلب ہے کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت۔ استعداد اور حالات کو سمجھ کر۔ نیز موقع محل کو دیکھ کر بات کی جائے۔ ہر طرح کے لوگوں کو ایک ہی لکڑی سے نہ ہانکا جائے۔ جس شخص یا گروہ سے سابقہ پڑے۔ پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے جو اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ کاٹ سکتے ہوں۔

"عمدہ نصیحت" کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ مخاطب کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کے جذبات کو بھی اپیل کیا جائے۔ برائیوں اور گمراہیوں کو محض عقلی دلائل سے ہی غلط ثابت نہ کیا جائے بلکہ انسان کی فطرت میں ان کے لیے جو پیدائشی نفرت پائی جاتی ہے اسے بھی ابھارا جائے اور ان کے برے نتائج کا خوف دلایا جائے۔ ہدایت اور عمل صالح کی طرف رغبت اور شوق پیدا کیا جائے۔ نصیحت ایسے طریقہ سے کی جائے جس سے خیر خواہی اور ہمدردی عیاں ہو۔ نصیحت حاصل کرنے والا یہ محسوس کرے کہ نصیحت دینے والے کے دل میں اس کی اصلاح کے لیے ایک تڑپ موجود ہے اور وہ حقیقت میں اس کی بھلائی چاہتا ہے۔

۴۔ سورۃ طٰہٰ (آیت ۱۳۱) "رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے"۔ اہل ایمان کا یہ کام نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر لوگ جو ناجائز طریقوں سے دولت اکٹھی کر کے ظاہری چمک دمک پیدا کر لیتے ہیں۔ ان کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں بلکہ جو پاک رزق وہ اپنی محنت سے کماتے ہیں خواہ وہ کتنا ہی تھوڑا ہو اس پر قناعت کریں۔ اور اسی میں وہ اپنی بہتری خیال کریں۔ یہ بھلائی دنیا سے آخرت تک برقرار رہنے والی چیز ہے۔

Marfat.com

"اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو"۔ یعنی تمہارے بال بچے اپنی تنگ دستی تنہ حالی کے مقابلہ میں حرام خوروں کے عیش و عشرت دیکھ کر دل شکستہ نہ ہوں۔ ن کو تلقین کرو کہ نماز پڑھیں۔ یہ چیز ان کے زاویہ نظر کو بدل دے گی۔ ان کی توجہات کا مرکز بدل دے گی۔ وہ نماز کی وجہ سے پاک رزق پر صابر اور قانع ہو جائیں گے۔ اور اس بھلائی کو جو ایمان اور تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اس عیش پر ترجیح دینے لگیں گے جو فسق و فجور اور دنیا پرستی سے حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ سورۃ الشعراء (آیت ۲۱۴) "اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ"۔ یعنی اسلام میں جس طرح نبی کے لیے کوئی رعایت نہیں اسی طرح نبی کے خاندان اور اس کے قریب ترین رشتہ داروں کے لیے کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ قیامت کے دن جزا و سزا کا معاملہ بالکل انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اس کے لیے حتمی ثبوت پیش کیا جائے گا۔ کسی کا نسب اور کسی کے ساتھ آدمی کا تعلق کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اسی لیے حکم ہوا کہ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو صاف صاف متنبہ کر دو کہ فیصلہ اعمال پر ہوگا اور نبی کے ساتھ رشتہ داری کسی کام نہ آئے گی۔

۶۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۴۶) "اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے"۔ یعنی مباحثہ معقول دلائل کے ساتھ مہذب و شائستہ زبان میں اور افہام و تفہیم کی سپرٹ میں ہونا چاہیے۔ مبلغ کو فکر اس بات کی ہونی چاہیے کہ وہ مخاطب کے دل کا دروازہ کھول کر حق بات اس میں اتار دے۔

۷۔ سورۃ حم السجدہ (آیت ۳۳) "جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں"۔ اہل ایمان کو تسکین دینے اور اس کی ہمت بندھانے کے بعد اب ان کو اصل کام کی طرف رغبت دلائی جارہی ہے۔ کہ تم خود نیک عمل کرو اور دوسروں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلاؤ اور شدید مخالفت کے ماحول میں بھی۔ جہاں اسلام کا اعلان و اظہار کرنا اپنے اوپر مصیبتوں کو دعوت دینا ہے۔ ڈٹ کر کہو کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ احکام مکہ کے اس ماحول میں نازل ہوئے تھے۔ جب اسلام کا نام لینا .. پنے آپ کو اس کا مدعی تسلیم کرنا۔ بہت خطرے اور مصائب کا باعث تھا۔

Marfat.com

علم کی فضیلت

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۲۶۹
(۲) سورۃ آل عمران	آیت ۷۔۱۸
(۳) سورۃ فاطر	آیت ۲۸
(۴) سورۃ الزمر	آیت ۹
(۵) سورۃ المجادلہ	آیت ۱۱

۱۔ سورۃ البقرۃ

اللہ بڑا فراخ دست و دانا ہے۔ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جس کو حکمت ملی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں۔ جو دانشمند ہیں۔

۲۔ سورۃ آل عمران

اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانشمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ پروردگار جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دی جیو ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔

اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور یہی شہادت فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے۔ وہ انصاف پر قائم ہے۔ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی خدا نہیں ہے۔

۳۔ سورۃ فاطر

اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

۴۔ سورۃ الزمر

کیا اس شخص کی روش بہتر ہے یا اس شخص کی جو مطیع فرمان ہے رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا ہے سجدے کرتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگاتا ہے؟ ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔

۵۔ سورۃ المجادلہ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۶۹) ''جس کو حکمت ملی۔ اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی'' حکمت سے مراد صحیح بصیرت اور صحیح قوت فیصلہ ہے جس شخص کے پاس حکمت کی دولت ہوگی وہ ہرگز شیطان کی راہ پر نہ جائے گا۔ بلکہ اس راہ کو اختیار کرے گا جو اللہ نے اسے دکھائی ہے۔ حکمت و دانائی اس میں ہے کہ آدمی جو کچھ کمائے اسے اپنی متوسط ضروریات پوری کرنے کے بعد دل کھول کر بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے۔ انسان کے لیے یہ دنیا کی زندگی پوری زندگی نہیں بلکہ اصل زندگی کا ایک چھوٹا سا جز ہے۔ اس تھوڑی سی زندگی کی خوشحالی کے لیے جو شخص جائز و ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے وہ سرا سر خسارے میں ہے۔ عقل مند دراصل وہ شخص ہے جس نے اس مختصر سی زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھا کر تھوڑے سرمایہ ہی سے اس ہیشگی کی زندگی میں اپنی دائمی خوشحالی کا بندوبست کر لیا۔

۲۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۸) اللہ کے بعد سب سے معتبر شہادت فرشتوں کی ہے

Marfat.com

کیونکہ وہ کائنات کے انتظامی اہل کار ہیں اور وہ براہ راست اپنے ذاتی علم کی بنا پر شہادت دے رہے ہیں کہ اس سلطنت میں اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا اس کے بعد مخلوقات میں سے جن لوگوں کو بھی حقائق کا تھوڑا یا بہت علم حاصل ہوا ہے وہ سب اس بات پر متفقہ گواہ ہیں کہ اس پوری کائنات کا مالک و خالق خدا ہی ہے۔

۳۔ سورۃ فاطر (آیت ۲۸)۔ ''اللہ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں'' جس شخص کو اللہ کی قدرت اس کے علم اس کی حکمت اس کی قہاری و جباری اور اس کی دوسری صفات کا جتنا علم حاصل ہوگا اتنا ہی وہ اس کی نافرمانی سے خوف کھائے گا اس کے برعکس جتنا کوئی شخص ان صفات سے ناواقف ہوگا اتنا ہی بے خوف ہوگا۔ آدمی خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ جو شخص خدا سے بے خوف ہے وہ اگر بہت بڑا عالم بھی ہو وہ اس علم کے لحاظ سے جاہل ہے۔ اور جو شخص خدا کی صفات کو جانتا ہے اور اس کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے وہ ان پڑھ بھی ہو تو ذی علم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ''علم کثرت حدیث کی بنا پر نہیں ہے بلکہ خوف کی کثرت کے لحاظ سے ہے'' حضرت حسن بصری نے فرمایا ''عالم وہ جو اللہ سے بے دیکھے ڈرے۔ جو کچھ اللہ کو پسند ہے اس کی طرف وہ راغب ہو اور جس چیز سے اللہ ناراض ہے اس سے وہ کوئی دلچسپی نہ رکھے۔''

۴۔ سورۃ الزمر۔ (آیت ۹) ''کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں'' یہاں مقابلہ دو قسم کے لوگوں کے درمیان کیا جا رہا ہے۔ ایک وہ جو کوئی سخت وقت آپڑنے پر تو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور عام حالات میں غیر اللہ کی بندگی کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جنہوں نے اللہ کی اطاعت اور اس کی بندگی و پرستش کو اپنا مستقل طریقہ بنا لیا ہو اور راتوں کی تنہائی میں اللہ کی عبادت کرنا ان کے مخلص ہونے کی دلیل ہے ان میں سے پہلے گروہ والوں کو اللہ تعالیٰ بے علم قرار دیتا ہے خواہ انہوں نے بڑے کتب خانے ہی کیوں نہ پڑھے ہوئے ہوں۔ اور دوسرے گروہ والوں کو وہ عالم قرار دیتا ہے خواہ وہ بالکل ان پڑھ ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اصل چیز حقیقت کا علم اور اس کے مطابق عمل ہے اور اسی پر انسان کی فلاح کا

Marfat.com

انحصار ہے۔ یہ دونوں آخر یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔

۵۔ سورۃ المجادلہ۔ (آیت ۱۱) ''جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا'' یہ نہ سمجھو کہ رسول اللہ کی مجلس میں دوسروں کو جگہ دینے کی خاطر اگر تم آپ سے کچھ دور جا بیٹھے تو تمہارا درجہ گر جائے گا۔ یا اگر مجلس برخاست کرکے تمہیں اٹھ جانے کے لیے کہا گیا تو تمہاری ذلت ہوگی۔ اگر کوئی شخص آپ کے قریب بیٹھ گیا تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اسے بڑا مرتبہ مل گیا بڑا مرتبہ تو اسی کا ہوگا جس نے ایمان اور علم کی دولت زیادہ پائی ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے آپ کے پاس زیادہ بیٹھ کر آپ کو تکلیف دی تو اس نے الٹا جہالت کا کام کیا۔ اس کے درجات میں یہ بات کوئی اضافہ نہ کرے گی کہ اسے دیر تک آپ کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا اس سے بدرجہا زیادہ بلند مرتبہ اللہ کے ہاں اس کا ہوگا جس نے آپ کی محبت سے ایمان اور علم کا سرمایہ حاصل کیا اور وہ اخلاق سیکھے جو ایک مومن میں ہونے چاہیں۔

Marfat.com

خیرات و صدقات

(۱) البقرۃ	آیت ۱۹۵۔ ۲۱۵۔ ۲۱۹۔ ۲۵۴۔ ۲۶۱ تا ۲۶۵ ۲۶۷۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۴۔ ۲۷۶
(۲) سورۃ آل عمران	آیت ۹۲
(۳) سورۃ فاطر	آیت ۲۹۔ ۳۰
(۴) سورۃ الحدید	آیت ۷
(۵) سورۃ التوبہ	آیت ۶۰۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴
(۶) سورۃ الفجر	آیت ۱۵ تا ۲۰
(۷) سورۃ البلد	آیت ۱۱ تا ۲۰
(۸) سورۃ الماعون	آیت ۱ تا ۷

۱۔ سورۃ البقرۃ

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں۔ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا۔ پوچھتے ہیں ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں۔ کہو جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم دنیا و آخرت کی فکر کرو۔ اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی۔ اور نہ سفارش چلے گی۔ اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا

Marfat.com

فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے۔ نہ دکھ دیتے ہیں۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ اور ان کے لیے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔ ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو۔ اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے۔ اے ایمان لانے والو۔ اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کو خرچ کرتا ہے۔ اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی۔ جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں۔ بخلاف اس کے جو لوگ اپنا مال محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو۔ اگر زور کی بارش آئے تو دوگنا پھل لائے اور اگر زور کی بارش نہ ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی کافی ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ جو مال تم نے کمائے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے۔ اس میں سے بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو۔ حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم ہرگز اسے لینا گوارہ نہ کرو گے۔ الا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض برت جاؤ۔

اے نبیؐ لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور راہ خیر میں جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بھلا ہے۔ آخر تم اس لیے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ تو جو کچھ مال تم راہ خیر میں خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہاری

Marfat.com

حق تلفی ہرگز نہ ہوگی۔ جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔

۲۔ سورۃ آل عمران

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو اور جو چیز تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔

۳۔ سورۃ فاطر

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں۔ یقیناً" وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے۔

۴۔ سورۃ الحدید

ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض۔ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لیے بہت اجر ہے۔

۵۔ سورۃ التوبہ

یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہیں۔ اور ان کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ (یعنی غلاموں کو آزاد کرانے۔ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو۔ جہاد کے لیے۔ مسافر خواہ اپنے گھر میں غنی ہو لیکن حالت سفر میں مدد کا محتاج ہو جائے تو اس کی مدد صدقات یعنی زکوٰۃ سے کی جا

Marfat.com

سکتی ہے)۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔

اے نبیؐ تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کر دو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔ کیونکہ تمہاری دعا ان کے لیے وجہ تسکین ہوگی۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ اور اے نبیؐ ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرز عمل اب کیا رہتا ہے۔ پھر تم اس کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔ جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کے متعلق یہ احکام ہیں)۔

۶۔ سورۃ الفجر

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے۔ اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔

۷۔ سورۃ البلد

مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی۔ اور تم کیا جانو کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا۔ یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور خلق خدا پر رحم کی تلقین کی۔ یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے

Marfat.com

انکار کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ ان پر آگ چھائی ہوئی ہوگی۔

۸۔ سورۃ الماعون

تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے۔ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کا کھانا کھلانے پر نہیں اکساتا۔ پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ جو ریا کاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔

تشریح

ا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۹۵) "اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔ یعنی اگر تم خدا کے دین کو سربلند کرنے کے لیے اپنا مال خرچ نہ کرو گے اور اس کے مقابلہ میں اپنے ذاتی مفاد کو عزیز رکھو گے تو یہ تمہارے لیے دنیا میں بھی موجب ہلاکت ہوگا اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں تم کفار سے مغلوب اور ذلیل ہو کر رہو گے اور آخرت میں تم سے سخت باز پرس ہوگی۔

(آیت ۲۶۳) "اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے"۔ اللہ تمہاری خیرات کا حاجت مند نہیں ہے اور دوسرے اللہ تعالیٰ چونکہ خود بردبار ہے اس لیے اسے پسند بھی وہی لوگ ہیں جو کم ظرف نہ ہوں بلکہ فراخ حوصلہ اور بردبار ہوں۔ جو خدا تم پر زندگی کے اسباب و وسائل کا بے حساب فیضان ۔ رہا ہے اور تمہارے قصوروں کے باوجود تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے وہ ایسے لوگوں کو کیونکر پسند کر سکتا ہے جو کسی غریب کو روٹی کھلا دیں تو احسان جتا جتا کر اس کی عزت نفس کو خاک میں ملا دیں۔

(آیت ۲۷۲) "تو جو کچھ مال تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی ہرگز نہ ہوگی"۔ شروع میں مسلمان اپنے غیر مسلم رشتہ داروں اور غیر مسلم حاجت مندوں کی مدد کرنے میں تامل کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ صرف مسلمان حاجت مندوں ہی کی مدد کرنا انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ ان لوگوں کے دلوں میں ہدایت اتارنے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ تم حق پہنچا کر اپنی ذمہ داری سے

Marfat.com

سبکدوش ہو چکے۔ اب یہ اللہ کے اختیار میں ہے کہ ان کو بصیرت کا نور عطا کرے یا نہ کرے۔ رہا دنیوی مال و متاع سے ان کی حاجتیں پوری کرنا۔ تو اس میں تم محض اس وجہ سے تامل نہ کرو کہ انہوں نے ہدایت قبول نہیں کی ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے جس حاجت مند انسان کی بھی مدد کرو گے اس کا اجر تمہیں اللہ دے گا۔

۲۔ سورۃ آل عمران (آیت ۹۲) "وہ چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جسے تم عزیز رکھتے ہو"۔ نیکی کی اصل روح خدا کی محبت ہے۔ ایسی محبت کہ رضائے الٰہی کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی چیز عزیز تر نہ ہو۔ جس چیز کی محبت بھی آدمی کے دل پر اتنی غالب آجائے کہ وہ اسے خدا کی محبت پر قربان نہ کر سکتا ہو۔ بس وہی بت ہے اور جب تک آدمی بت کو توڑ نہ دے۔ نیکی کے دروازے اس پر بند ہیں۔

۳۔ سورۃ الحدید (آیت ۷) "خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے"۔ جو مال تمہارے پاس ہے یہ دراصل تمہارا ذاتی مال نہیں ہے بلکہ اللہ کا بخشا ہوا مال ہے۔ تم بذات خود اس کے مالک نہیں ہو۔ اللہ نے اپنے خلیفہ کی حیثیت سے یہ تمہارے تصرف میں دیا ہے۔ لہٰذا مال کے اصل مالک کی خدمت میں اسے صرف کرنے سے دریغ نہ کرو۔ نائب کا یہ کام نہیں ہے کہ مالک کے مال کو مالک ہی کے کام میں خرچ کرنے سے جی چرائے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ مال نہ ہمیشہ سے تمہارے پاس تھا نہ ہمیشہ تمہارے پاس رہنے والا ہے۔ کل یہ مال کچھ دوسرے لوگوں کے پاس تھا پھر اللہ نے تم کو ان کا جانشین بنا کر اسے تمہارے حوالہ کیا۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب یہ تمہارے پاس نہ رہے گا اور کچھ دوسرے لوگ اس پر تمہارے جانشین بن جائیں گے۔

۴۔ سورۃ الفجر (آیت ۱۶) "تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا"۔ یعنی اس دنیا کے مال و دولت اور جاہ و جلال کو وہ سب کچھ سمجھتا ہے۔ یہ چیز ملے تو پھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور یہ نہ ملے تو کہتا ہے خدا نے مجھے ذلیل بنا دیا۔ گویا عزت اور ذلت کا معیار اس کے نزدیک مال و دولت اور جاہ و اقتدار کا ملنا نہ ملنا ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت جسے وہ نہیں سمجھتا ہے کہ اللہ نے جس

Marfat.com

کو دنیا میں جو کچھ بھی دیا ہے آزمائش کے لیے دیا ہے۔ دولت اور طاقت دی ہے تو امتحان کے لیے دی ہے کہ وہ اسے پا کر شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔ مفلس اور تنگ حال بنایا ہے تو اس میں بھی اس کا امتحان ہے کہ صبر اور قناعت کے ساتھ راضی برضا رہتا ہے کہ نہیں۔ اور جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے یا اخلاق و دیانت کی ہر حد کو پھاند جانے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور اپنے خدا کو کوسنے لگتا ہے۔

۵۔ سورۃ البلد (آیت ۱۱۔۱۲) ''مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی''۔ یعنی دو راستے ہم نے اسے دکھائے ان میں ایک بلندی کی طرف جاتا ہے جو مشقت طلب اور دشوار گزار ہے۔ اس میں آدمی کو اپنے نفس اور اس کی خواہشوں سے اور شیطان کی ترغیبات سے لڑ کر چلنا پڑتا ہے اور دوسرا آسان راستہ ہے جو نیچی جگہ جاتا ہے۔ مگر اس سے پستی کی طرف جانے کے لیے کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑتی پس اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دینا کافی ہے۔ پھر آدمی خود نشیب کی طرف لڑھکتا چلا جاتا ہے۔ یہ راستہ گمراہی کا ہے۔

۶۔ سورۃ الماعون (آیت ۱۔۷) ''مسکین کا کھانا دینے پر نہیں اکساتا''۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا جس کا مطلب ہوتا کہ مسکین کو کھانا دینا یا نہ دینا اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن یہاں کہا گیا ہے کہ مسکین کا کھانا دینا یعنی جو کھانا تم دے رہے ہو وہ اصل میں مسکین کا حق ہے اور تم اس کا حق ادا کرکے اس پر کوئی احسان نہیں کر رہے ہو۔

''پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں''۔ اس کا مطلب ہے وہ اپنی نماز سے غافل ہیں۔ نماز پڑھی تو پڑھی اور نہ پڑھی تو نہ پڑھی۔ دونوں کی اس کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں۔ کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔ پڑھتے ہیں تو اس طرح کہ نماز کے مقررہ وقت کو ٹالتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ بالکل ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مار لیتے ہیں۔ یا نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو بے دلی کے ساتھ اٹھتے ہیں اور بادل نخواستہ پڑھ لیتے ہیں جیسے کوئی

Marfat.com

مصیبت ہے جو ان پر نازل ہو گئی ہے۔ کپڑوں سے کھیلتے ہیں۔ جمائیاں لیتے ہیں۔ خدا کی یاد کا کوئی شائبہ تک ان کے اندر نہیں ہوتا۔ پوری نماز میں ان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ خداوند تعالیٰ کے حضور حاضری دے رہے ہیں پڑھ رہے ہوتے ہیں نماز اور خیال کہیں اور جگہ ہوتا ہے۔ نہ یہ خیال ہوتا ہے کہ انہوں نے کیا پڑھا ہے۔ اس طرح پڑھتے ہیں کہ نہ قیام ٹھیک ہوتا نہ رکوع اور سجود۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کہیں پھنس گئے تو نماز پڑھ لی۔ اس عبادت کا کوئی مقام ان کی زندگی میں نہیں ہوتا۔ نماز کا وقت آتا ہے تو انہیں محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہ نماز کا وقت ہے۔ موذن کی آواز کان میں آتی ہے تو انہیں یہ خیال تک نہیں ہوتا کہ یہ کیا پکار رہا ہے۔ کس کو پکار رہا ہے اور کس لیے پکار رہا ہے یہ علامات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اسے روز جزا و سزا پر یقین نہیں ہوتا۔ اس کو اس امر کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ نماز نہ پڑھنے پر خداوند تعالیٰ اسے کوئی سزا بھی دے گا۔

نماز میں دوسرے خیالات کا آنا اور بات ہے اور نماز کی طرف کبھی متوجہ نہ ہونا اور بات ہے۔ پہلی حالت تو بشریت کا تقاضا ہے۔ بلا ارادہ دوسرے خیالات آ ہی جاتے ہیں اور مومن کو جب یہ احساس ہوتا ہے کہ نماز سے اس کی توجہ ہٹ گئی ہے تو پھر وہ کوشش کرکے اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ دوسری حالت نماز سے غفلت برتنے میں آتی ہے۔ کیونکہ اس میں آدمی صرف نماز کی ورزش کرلیتا ہے۔ خدا کی یاد کا کوئی ارادہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ نماز شروع کرنے سے سلام پھیرنے تک ایک لمحہ کے لیے بھی اس کا دل خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اصل میں نماز اس طرح پڑھنی چاہئے کہ آدمی محسوس کرے کہ وہ خداوند تعالیٰ کے حضور حاضر ہے اور خدا اس کو دیکھ رہا ہے جیسے ایک فرمانبردار خادم اپنے آقا کے حضور پیش ہوتا ہے اور بڑے ادب اور احترام کے ساتھ اپنی عرض داشت پیش کرتا ہے۔

احادیث نبویؐ

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریمؐ کے پاس آیا اور پوچھا کون سی خیرات افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو آدمی مال کی خواہش تونگری کی امید اور

Marfat.com

محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے۔ اور اتنی دیر نہ لگائے کہ حلق میں دم آئے تو اس وقت یوں کہے کہ فلاں کو اتنا دے دینا۔ اور فلاں کو اتنا دے دینا۔ اس خیرات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اب تو وہ مال و دولت فلاں کی ہوگئی ہے۔ تو تو اس دنیا سے چلا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول کریمؐ سے سنا کہ دو آدمیوں کی خصلتوں پر رشک کرے ایک اس پر جس کو اللہ نے دولت دی اور وہ نیک کاموں میں خرچ کرے۔ دوسرے اس پر جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا اور اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریمؐ سے پوچھا۔ اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا۔ تم اسے جانو یا نہ جانو۔

۴۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور برابر خیرات نکالے اور اللہ کی طرف سے وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کی پرورش اس طرح کرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں نے کہا ایسا تو کوئی نہیں ہے۔ ہر ایک کو اپنا مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر یہ سمجھ لو کہ آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور جتنا مال چھوڑ گیا اس کے وارثوں کا ہے۔ ہر ایک یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مال سے خود نفع اٹھائے یہ نہیں کہ مال تو اس کا خرچ ہو اور مزے دوسرے لوگ اڑائیں۔

۶۔ جو لوگ دنیا میں مال دار ہیں وہی آخرت میں نادار ہوں گے۔ سورۃ ھود (آیت ۱۵۔۱۶) میں اللہ تعالیٰ جل سبحانہ فرماتا ہے۔ ”جو لوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو

Marfat.com

دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہاں معلوم ہو جائے گا جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیامیٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔" اس کے متعلق حدیث بھی ہے جس کے راوی حضرت ابوذرؓ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو لوگ بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی لوگ نادار ہوں گے البتہ جس کو اللہ نے دولت دی پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں اور سامنے اور پیچھے اس کو لٹائے اور دولت کو نیک کام میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا۔

Marfat.com

رزق حلال

(۱) سورۃ البقرۃ	آیت ۱۶۸۔ ۲۱۲
(۲) سورۃ المائدہ	آیت ا۔۲۔۸۷۔۸۸۔۹۶
(۳) سورۃ ہود	آیت ٦
(۴) سورۃ النحل	آیت ۷۱۔ ۱۱۴ تا ۱۱٦
(۵) سورۃ العنکبوت	آیت ٦۰
(٦) سورۃ سبا	آیت ۳۹
(۷) سورۃ الشوریٰ	آیت ۲٦
(۸) سورۃ الطلاق	آیت ۲۔۳
(۹) سورۃ الملک	آیت ۱۵
(۱۰) سورۃ الرعد	آیت ۲٦
(۱۱) سورۃ الاعراف	آیت ۳۱۔۳۳
(۱۲) سورۃ الانفال	آیت ٦۹
(۱۳) سورۃ الحج	آیت ۳۰۔۳۱۔۳٦

ا۔ سورۃالبقرۃ

اے لوگو۔ زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی بڑی محبوب اور دل پسند بنا دی گئی ہے۔ ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے۔ رہا دنیا کا رزق تو اللہ کو اختیار ہے۔ جسے چاہے بے حساب دے۔

Marfat.com

۲۔ سورۃ المائدہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں۔ جو کچھ حلال و طیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اسے کھاؤ پیئو اور اس خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ بندشوں کی پوری پابندی کرو۔ تمہارے لیے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کئے گئے ہیں۔ (یعنی وہ مویشی جو خونخوار اور درندے نہ ہوں اور نباتی غذا کھاتے ہوں) سوائے ان کے جو آگے چل کر تم کو بتائیں جائیں گے۔ لیکن احرام کی حالت میں شکار کو اپنے لیے حلال نہ کرلو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ خدا پرستی کی نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو۔ حرام مہینوں میں سے کسی کو حلال نہ کرلو۔ قربانی کے جانوروں پر دست درازی نہ کرو۔ ان جانوروں پر ہاتھ نہ ڈالو جن کی گردنوں میں نذر خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہیں۔نہ ان لوگوں کو چھیڑو جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں مکان محترم (کعبہ) کی طرف جا رہے ہوں۔ ہاں جب احرام کی حالت ختم ہو جائے تو تم شکار کر سکتے ہو۔ اور دیکھو۔ ایک گروہ نے جو تمہارے لیے مسجد حرام کا راستہ بند کر دیا ہے تو اس پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کردے کہ تم بھی ان کے مقابلے میں ناروا زیادتیاں کرنے لگو۔ نہیں جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اس کی سزا بہت سخت ہے۔

تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا۔ جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زاد راہ بھی بنا سکتے ہو۔ البتہ خشکی کا شکار۔ جب تک تم احرام کی حالت میں ہو۔ تم پر حرام کیا گیا ہے۔ پس بچو اس خدا کی نافرمانی سے جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا۔

Marfat.com

۳۔ سورۃ ہود

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے۔ اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے۔

۴۔ سورۃ النحل

اور دیکھو۔ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔ پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنے رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں۔ تاکہ دونوں اس رزق کے برابر کے حصہ دار بن جائیں۔ تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے۔ پس اے لوگو۔ اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو۔ اگر تم واقعی اس کی بندگی کرنے والے ہو اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک سے مجبور اور بے قرار ہو کر اگر کوئی ان چیزوں کو کھالے۔ بغیر اس کے کہ وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہشمند ہو یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو۔ تو یقیناً اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔ دنیا کا عیش چند روزہ ہے۔ آخر کار ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

۵۔ سورۃ العنکبوت

کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تمہارا رازق بھی وہی ہے۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

۶۔ سورۃ سبا

اے نبیؐ ان سے کہو میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو

Marfat.com

اور دیتا ہے۔ وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔

۷۔ سورۃ الشوریٰ

وہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ دیتا ہے۔ رہے انکار کرنے والے تو ان کے لیے سخت سزا ہے۔

۸۔ سورۃ الطلاق

جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستہ سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اس کے لیے وہ کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔

۹۔ سورۃ الملک

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے۔ چلو اس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق۔ اسی کے حضور تم نے دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

۱۰۔ سورۃ الرعد

اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ یہ لوگ دنیوی زندگی میں مگن ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۱۱۔ سورۃ الاعراف

اے بنی آدم۔ ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو (یعنی نماز کے لیے صرف ستر چھپانا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اچھا لباس پہننے کا حکم ہے) اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اے نبیؐ ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں۔ بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ

Marfat.com

کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو (کہ وہ حقیقت میں اس نے فرمائی ہے)۔

۱۲۔ سورۃ الانفال

پس جو کچھ تم نے مال غنیمت حاصل کیا ہے اسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۳سورۃ الحج

اور تمہارے لیے مویشی جانور حلال کئے گئے۔ ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس بتوں کی گندگی سے بچو۔ جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ یک سو ہو کر اللہ کے بندے بنو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اسے ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو۔ (یعنی ذبح کرو) اور جب قربانی کے بعد ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کئے بیٹھے ہیں۔ اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔ ان جانوروں کو ہم نے اس طرح تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون۔ مگر اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس نے ان کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کیا ہے تاکہ اس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اس کی تکبیر کرو (یعنی اس کی بڑائی اور برتری مانو تاکہ ہمیں یہ بھول نہ جائے کہ یہ سب کچھ ہمارا یعنی اللہ کا مال ہے) اور اے نبیؐ بشارت دے دے نیکو کار لوگوں کو۔

تشریح

۱۔ سورۃ المائدہ (آیت ۸۷) ''اور حد سے تجاوز نہ کرو''۔ اس کا مطلب ہے حلال کو

Marfat.com

حرام کرنا اور خدا کی ٹھہرائی ہوئی پاک چیزوں سے اس طرح پرہیز کرنا کہ گویا وہ ناپاک ہیں۔ یہ بجائے خود ایک زیادتی ہے۔ پھر پاک چیزوں کے استعمال میں اسراف اور افراط بھی زیادتی ہے۔ پھر حلال کی حدود سے باہر قدم نکال کر حرام کی حدود میں داخل ہونا بھی زیادتی ہے۔

۲۔ سورۃ النحل (آیت ۷۱) "تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے"۔ تم خود اپنے مال میں اپنے غلاموں اور نوکروں کو جب برابر کا درجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے۔ تو آخر کس طرح یہ بات تم سمجھتے ہو کہ جو احسانات اللہ نے تم پر کئے ہیں۔ ان کے شکریے میں اللہ کے ساتھ اس کے بے اختیار غلاموں کو بھی شریک کر لو اور اپنی جگہ یہ سمجھ بیٹھو کہ اختیارات اور حقوق میں اللہ کے یہ غلام بھی اس کے ساتھ برابر کے حصہ دار ہیں۔

(آیت ۱۱۶) "تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو"۔ اس کا مطلب ہے جن چیزوں کو اللہ نے حرام اور حلال قرار دیا ہے۔ دوسرا جو شخص بھی اسے جائز اور ناجائز کا فیصلہ کرنے کی جرات کرے گا وہ اپنی حدود سے تجاوز کرے گا۔ خداوند تعالیٰ کے اس بارے میں جو احکام ہیں ان میں کسی قسم کی تبدیلی یا اپنی مرضی سے اس کا مطلب نکالنا بالکل غلط ہے اور خدا اس بات کی بالکل اجازت نہیں دیتا ہے۔

۳۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۶۰) یعنی ہجرت کرنے میں تمہیں فکر جان کی طرح فکر روزگار سے بھی پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ آخر یہ بے شمار چرند و پرند اور آبی جانور جو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوا خشکی اور پانی میں پھر رہے ہیں ان میں سے کون اپنا رزق اٹھائے پھرتا ہے۔ اللہ ہی تو ان سب کو پال رہا ہے۔ جہاں جاتے ہیں اللہ کے فضل سے انہیں اپنا رزق مل ہی جاتا ہے۔ لہٰذا تم یہ سوچ سوچ کر ہمت نہ ہارو کہ اگر ایمان کی خاطر گھربار چھوڑ کر نکل گئے تو کہاں سے کھائیں گے۔ اللہ جو اپنی بے شمار مخلوق کو رزق دیتا ہے تمہیں بھی رزق دے گا۔

۴۔ سورۃ سبا (آیت ۳۹) "اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے"۔ رزق کی کمی بیشی

Marfat.com

اللہ کی مشیت سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ اس کی رضا سے۔ مشیت الٰہی کے تحت اچھے اور برے ہر طرح کے انسانوں کو رزق مل رہا ہے۔ خدا کا اقرار کرنے والے بھی رزق پا رہے ہیں اور اس کا انکار کرنے والے بھی۔ نہ رزق کی فراوانی اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی خدا کا پسندیدہ بندہ ہے اور نہ اس کی تنگی اس امر کی علامت ہے کہ آدمی اس کا مغضوب ہے۔ مشیت کے تحت ایک ظالم اور بے ایمان آدمی پھلتا پھولتا ہے حالانکہ ظلم اور بے ایمانی خدا کو پسند نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس مشیت ہی کے تحت ایک سچا اور ایمان دار آدمی نقصان اور تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ حالانکہ یہ صفات خدا کو پسند ہیں۔ لہٰذا وہ شخص سخت گمراہ ہے جو مادی فوائد اور منافع کو خیر و شر کا پیمانہ قرار دیتا ہے۔ اصل چیز خدا کی رضا ہے اور وہ ان اخلاقی اوصاف سے حاصل ہوتی ہے۔ جو خدا کو محبوب ہیں۔ ان اوصاف کے ساتھ اگر کسی کو دنیا کی نعمتیں حاصل ہوں تو یہ بلاشبہ خدا کا فضل ہے جس پر شکر ادا کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ایک شخص اخلاقی اوصاف کے لحاظ سے خدا کا باغی و نافرمان بندہ ہو اور اس کے ساتھ دنیا کی نعمتوں سے نوازا جا رہا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ سخت باز پرس اور بدترین عذاب کے لیے تیار ہو رہا ہے۔

۵۔ سورۃ الملک (آیت ۱۵) "چلو اس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق"۔ زمین تمہارے لیے خود بخود تمہاری تابع نہیں بن گئی ہے اور وہ رزق بھی جو تم کھا رہے ہو یہ خودبخود یہاں پیدا نہیں ہو گیا ہے۔ بلکہ اللہ نے اپنی حکمت اور قدرت سے اس کو ایسا بنایا ہے کہ یہاں تمہاری زندگی ممکن ہوئی اور یہ عظیم الشان کرہ ارض ایسا پرسکون بن گیا کہ تم اطمینان سے اس پر چل پھر رہے ہو اور ایسا خوان نعمت بن گیا کہ اس میں تمہارے لیے زندگی بسر کرنے کا بے حد و حساب سرو سامان موجود ہے۔

۶۔ سورۃ الرعد (آیت ۲۶) "اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے"۔ کفار کا خیال تھا کہ جسے دنیا میں خوب سامان عیش مل رہا ہے وہ خدا کا محبوب ہے خواہ وہ کیسا ہی گمراہ و بدکار ہو۔ اور جو تنگ حال ہے وہ خدا کا مغضوب ہے خواہ وہ کیسا ہی نیک ہو۔ اسی بنیاد پر وہ قریش کے سرداروں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غریب ساتھیوں پر فضیلت

Marfat.com

دیتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھ لو۔ اللہ کس کے ساتھ ہے۔ اس پر متنبہ فرمایا جا رہا ہے کہ رزق کی کمی بیشی کا معاملہ اللہ کے نزدیک ایک دوسرے ہی قانون سے تعلق رکھتا ہے جس میں بے شمار دوسری مصلحتوں کے لحاظ سے انسانوں کے اخلاقی و معنوی حسن و قبح کا فیصلہ کیا جائے۔ انسانوں کے درمیان فرق مراتب کی اصل بنیاد اور ان کی سعادت و شقاوت کی اصل کسوٹی یہ ہے کہ کس نے فکر و عمل کی صحیح راہ اختیار کی اور کس نے غلط۔ کس نے عمدہ اوصاف کا اکتساب کیا اور کس نے برے اوصاف کا۔

۷۔ سورۃ الحج (آیت ۳۰) "جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو"۔ جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت بھی اسی حکم میں آتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر رکھی گئی ہے۔ اسلامی قانون میں یہ جرم مستلزم تعزیر ہے۔ جو شخص عدالت میں جھوٹا گواہ ثابت ہو جائے اس کی تشہیر کی جائے اور لمبی قید کی سزا دی جائے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کی پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں۔ اس کا سر مونڈا جائے اور منہ کالا کر کے لمبی سزا کی قید دی جائے۔

(آیت ۳۱) "گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔ یہاں آسمان سے مراد ہے انسان کی فطری حالت جس میں وہ ایک خدا کے سوا کسی کا بندہ نہیں ہوتا اور توحید کے سوا اس کی فطرت کسی اور مذہب کو نہیں جانتی۔ اگر انسان انبیاء کی دی ہوئی راہنمائی قبول کر لے تو وہ اسی فطری حالت پر علم اور بصیرت کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ اور آگے اس کی پرواز مزید بلندیوں کی طرف ہوتی ہے نہ کہ پستیوں کی طرف۔ لیکن شرک اختیار کرتے ہی وہ اپنی فطرت کے آسمان سے یکایک گر پڑتا ہے اور پھر اس کو دو صورتوں میں سے ایک صورت لازماً" پیش آتی ہے۔ ایک یہ کہ شیاطین اور گمراہ کرنے والے انسان جن کو اس تمثیل میں شکاری پرندوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کی طرف جھپٹتے ہیں اور ہر ایک اسے اچک لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی اپنی خواہشات نفس اور اس کے اپنے جذبات اور تخیلات جن کو ہوا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسے اڑائے اڑائے لیے

Marfat.com

پھرتے ہیں۔ اور آخر کار اس کو کسی گہرے کھڈ میں لے جا کر پھینک دیتے ہیں۔

احادیث نبوی

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو رزق کی کشائش یا عمر کی درازی بھلی لگے وہ اپنے ناتوں والوں سے اچھا سلوک کرے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

حرام

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۱۷۲ - ۱۷۳
(۲)	سورۃ المائدہ	آیت ۳ تا ۵ - ۸۷ - ۸۸ - ۹۰ تا ۹۲
(۳)	سورۃ الانعام	آیت ۱۲۱ - ۱۴۵
(۴)	سورۃ النحل	آیت ۱۱۴ تا ۱۱۷

۱- سورۃ البقرہ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو تو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ۔ خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو۔ اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والے ہے۔

۲- سورۃ المائدہ :

تم پر حرام کیا گیا مردار - خون - سور کا گوشت - وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ وہ جو گلا گھٹ کر یا چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی تمہارے لئے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب افعال فسق ہیں۔ آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف پوری مایوسی ہو چکی ہے لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔ (لہٰذا حلال و حرام کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں ان کی پابندی کرو)۔ البتہ

Marfat.com

جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھا لے۔ بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ کہو تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو۔ جن کو خدا کے دیے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو۔ وہ جس جانور کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو۔ (شکاری جانوروں سے مراد کتے ' چیتے ' باز ' شکرے اور وہ تمام درندے اور پرندے ہیں جن سے انسان شکار کی خدمت لیتا ہو۔ سدھایا ہوا جانور عام درندوں کی طرح شکار پھاڑ کر نہیں کھاتا بلکہ پکڑ کر مالک کے لئے رکھتا ہے) البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو۔ (یعنی شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے ہوئے بسم اللہ کہو۔ شکار اگر زندہ ملے تو اس کو اللہ کا نام لے کہ ذبح کرو اور اگر زندہ نہ ملے تو اس کے بغیر ہی وہ حلال ہو گا۔ کیونکہ شکاری جانور کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام لے لیا تھا۔ یہی حکم تیر کے لئے بھی ہے)۔ اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو۔ اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔

آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے (اہل کتاب کے کھانے میں ان کا ذبیحہ بھی شامل ہے) اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔ (یعنی آوارہ عورتیں نہ ہوں) خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (یعنی یہود اور نصاریٰ عورتیں) بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو۔ نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنایاں کرو۔ اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامہ زندگی ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا۔ (یہود اور عیسائی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے)۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کر لو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند

Marfat.com

ہیں۔ جو کچھ حلال اور طیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اسے کھاؤ پیؤ اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

اے لوگو ۔ جو ایمان لائے ہو۔ یہ شراب اور جواء اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز کرو۔ امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے ؟ اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور باز آجاؤ۔ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انھوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہو گی بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں۔ پھر جس چیز سے روکا جائے اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اسے مانیں۔ پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۳ - سورۃ الانعام :

اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ ایسا کرنا فسق ہے۔ شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القاء کرتا ہے۔ تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم نے اس کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔

اے نبیؐ ان سے کہو جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو۔ الا یہ کہ وہ مردار ہو۔ یا بہایا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے۔ یا فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہے۔ پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں (کوئی چیز ان میں سے کھالے) بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کا ارادہ رکھتا ہو اور بغیر اس کے کہ وہ حد ضرورت سے تجاوز کرے۔ تو

Marfat.com

یقیناً تمہارا رب درگزر سے کام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۴۔ سورۃ النحل

پس اے لوگو۔ اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو۔ اگر تم واقعی اس کی بندگی کرنے والے ہو۔ اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک سے مجبور ہو کر اگر کوئی ان چیزوں کو کھا لے بغیر اس کے کہ وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہش مند ہو یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو۔ تو یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام۔ تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔ دنیا کا عیش چند روزہ ہے۔ آخر کار ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔

تشریح

سورۃ المائدہ (آیت ۵) میں حکم ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ تم کھانا کھا سکتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ کھا سکتے ہیں۔ اہل کتاب اگر پاکی و طہارت کے ان قوانین کی پابندی نہ کریں جو شریعت کے نقطہ نظر سے ضروری ہیں۔ یا اگر ان کے کھانے میں ایسی چیزیں شامل ہوں جن کے لئے منع کیا گیا ہے۔ تو پھر اہل کتاب کے ساتھ کھانا جائز نہیں ہے۔ مثلاً اگر ان کے کھانے میں اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا ہوا گوشت شامل ہو سور کا گوشت ہو۔ شراب کھانے میں استعمال کی ہو۔ مردار کا گوشت ہو تو ان کے ساتھ کھانا منع ہے۔ قرآن مجید میں اجازت سے پہلے فرمایا گیا ہے کہ ساری پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۲۱) میں صاف حکم دیا گیا ہے کہ جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو تو اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ اور ایسا کرنا فسق ہے۔ یہودی جو جانور ذبح

Marfat.com

کرتے ہیں وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں جسے کوشر کہا جاتا ہے۔ یہ کھانا جائز ہے لیکن عیسائی اللہ کا نام لے کر ذبح نہیں کرتے ہیں۔ اور سور کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اس لئے گوشت کے کھانے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

خواہش نفس

(۱) سورۃ الاعراف آیت ۱۷۵ - ۱۷۶

(۲) سورۃ الفرقان آیت ۴۳ - ۴۴

۱- سورۃ الاعراف

اے محمدؐ ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا۔ آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے۔ مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا۔ لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔ بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔

۲- سورۃ الفرقان

کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو۔ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں۔ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

تشریح

۱- سورۃ الاعراف ۔ جو شخص دنیا کے لالچ اور حرص میں اندھا ہو رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال ایک کتے سے دی ہے۔ چلتے پھرتے اس کی ناک سونگھنے ہی میں لگی رہتی ہے کہ شاید اسے بوئے طعام آجائے۔ اس کو پتھر ماریئے پھر بھی اس کی توقع دور

Marfat.com

نہیں ہوتی کہ شاید یہ چیز جو پھینکی گئی ہے کوئی ہڈی یا روٹی کا ٹکڑا ہو۔ لالچ کا مارا زبان لٹکائے ہانپتا کھڑا ہی رہے گا۔ ساری دنیا کو وہ بس پیٹ کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ کہیں کوئی بڑی سی لاش پڑی ہو جو کئی کتوں کے کھانے کو کافی ہو تو کتا اس میں اپنا حصہ لینے پر اکتفا نہ کرے گا بلکہ اسے اپنے ہی لئے مخصوص رکھنا چاہے گا اور کسی دوسرے کتے کو اس کے پاس نہ پھٹکنے دے گا۔

۲۔ سورۃ الفرقان (آیت ۴۳) "جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو"۔ یعنی خواہش نفس کی بندگی کرتا ہے۔ یہ ویسے ہی شرک ہے جیسا بت کو پوجنا یا کسی اور مخلوق کو خدا بنانا۔ حضرت ابو امامہؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس آسمان کے نیچے اللہ تعالیٰ کے سوا جتنے معبود بھی پوجے جا رہے ہیں ان میں اللہ کے نزدیک بدترین معبود وہ خواہش نفس ہے جس کی پیروی کی جا رہی ہو۔ جو شخص اپنی خواہش کو عقل کے تابع رکھتا ہو اور عقل سے کام لے کر فیصلہ کرتا ہو اس کے لئے صحیح اور غلط راہ کی تمیز ہوتی ہے اور یہ اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے جب وہ راہ راست اختیار کرنے کا فیصلہ کر لے گا تو اس پر ثابت قدم رہے گا۔ لیکن نفس کا بندہ اور خواہشات کا غلام ایک شتر بے مہار ہے۔ اسے اس کی خواہشات جدھر جدھر لے جائیں گی وہ ان کے ساتھ بھٹکتا پھرے گا۔ اس کو سرے سے یہ فکر ہی نہیں ہے کہ صحیح و غلط اور حق و باطل میں تمیز کرے اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کرے۔ پھر بھلا کون اسے سمجھا کر راستی کا قائل کر سکتا ہے۔ اور بالفرض اگر وہ بات مان بھی لے تو اسے کسی ضابطہ اخلاق کا پابند بنا دینا تو کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔

(آیت ۴۴) "یہ تو جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے"۔ جس طرح بھیڑ بکریوں کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ہانکنے والا انہیں چراگاہ کی طرف لے جا رہا ہے یا بوچڑ خانے کی طرف وہ بس آنکھیں بند کر کے ہانکنے والے کے اشاروں پر چلتی رہتی ہیں۔ اسی طرح سے عوام الناس بھی اپنے شیطان نفس اور اپنے گمراہ کن لیڈروں کے اشاروں پر آنکھیں بند کئے چلے جا رہے ہیں۔ کچھ نہیں جانتے کہ وہ انہیں فلاح اور بہتری کی طرف ہانک رہے ہیں یا تباہی و بربادی کی طرف۔ اس حد تک تو ان کی حالت

Marfat.com

بھیڑ بکریوں کے مشابہ ہے۔ لیکن بھیڑ بکریوں کو خدا نے عقل و شعور سے نہیں نوازا ہے وہ اگر چرواہے اور قصائی میں امتیاز نہیں کرتیں تو کچھ عیب نہیں۔ البتہ حیف ہے ان انسانوں پر جو خدا سے عقل و شعور کی نعمتیں پا کر بھی اپنے آپ کو بھیڑ بکریوں کی سی غفلت و بے شعوری میں مبتلا کر لیں۔

بظاہر اللہ تعالیٰ نے ان احکام میں رسول کریم کو خطاب کیا ہے لیکن اصل میں روئے سخن عام لوگوں کی طرف ہے۔ دراصل سنانا ان کو مقصود ہے کہ غافلو یہ کس حال میں پڑے ہوئے ہو۔ کیا خدا نے تمہیں سمجھ بوجھ اس لئے دی تھی کہ دنیا میں تم جانوروں کی طرح زندگی بسر کرو۔ خدا وند تعالیٰ بڑے واضح الفاظ میں ان گمراہ اور بے راہرو انسانوں کے متعلق فرما رہا ہے کہ ایسے لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ جانوروں کو تو عقل اور شعور نہیں ہوتا لیکن انسان جسے عقل و شعور سے نوازا گیا ہے اور ہر اچھے اور برے افعال میں تمیز کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وہ رسول کریم کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے باوجود نیکی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

احسان

(۱) سورۃ البقرہ آیت ۱۹۵ ‘ ۲۶۲ تا ۲۶۴
(۲) سورۃ الاعراف آیت ۵۶
(۳) سورۃ التوبہ آیت ۱۲۰
(۴) سورۃ یونس آیت ۲۶
(۵) سورۃ الحجرات آیت ۱۷
(۶) سورۃ النحل آیت ۹۰ – ۹۱
(۷) سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷
(۸) سورۃ النجم آیت ۳۱ – ۳۲
(۹) سورۃ تغابن آیت ۱۷ – ۱۸

۱- سورۃ البقرۃ

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے نہ دکھ دیتے ہیں۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔ ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو۔ اللہ بے نیاز ہے اور برد باری اس کی صفت ہے۔ اے ایمان لانے والو۔ اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں ا‌ر ، سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور ‌ ‌یں۔

Marfat.com

۲۔ سورۃ الاعراف

زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور خدا ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے

۳۔ سورۃ التوبہ

یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا۔ اسی طرح یہ بھی کبھی نہ ہو گا کہ راہ خدا میں تھوڑا یا بہت کوئی خرچ وہ اٹھائیں اور جہاد میں کوئی وادی وہ پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے تا کہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا کرے۔

۴۔ سورۃ یونس

جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید فضل۔ ان کے چہروں پر رو سیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔ وہ جنت کے مستحق ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۵۔ سورۃ الحجرات

یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے۔ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو۔ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے۔

۶۔ سورۃ النحل

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سبق لو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد

Marfat.com

توڑ نہ ڈالو۔ جب کہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔

۷ - سورۃ بنی اسرائیل

دیکھو - تم نے بھلائی کی تو وہ تمہارے اپنے لئے بھلائی تھی۔ اور برائی کی تو وہ تمہاری اپنی ذات کے لئے برائی ثابت ہوئی۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کر دیا تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور بیت المقدس میں اسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر ان کا ہاتھ پڑے اسے تباہ کر کے رکھ دیں۔

۸ - سورۃ النجم

تاکہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور ان لوگوں کو اچھی جزا سے نوازے جنھوں نے نیک رویہ اختیار کیا ہے۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں۔ الا یہ کہ کچھ قصور ان سے سرزد ہو جائے۔ بلا شبہ تیرے رب کا دامن مغفرت بہت وسیع ہے۔ وہ تمہیں اس وقت سے خوب جانتا ہے جب اس نے زمین سے تمہیں پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی جنین ہی تھے۔ پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔

۹ - سورۃ تغابن

(آیت (۱۷ - ۱۸)۔ "اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے۔ تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔ وہ پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ہے۔ زبردست حکمت والا ہے۔"

تشریح

۱ - سورۃ البقرۃ (آیت ۱۹۵) "اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔ اللہ کی

Marfat.com

راہ میں خرچ کرنے سے مراد اللہ کے دین کو قائم کرنے کی سعی و جہد میں مالی قربانیاں کرنا ہے۔ اگر تم خدا کے دین کو سربلند کرنے کے لئے اپنا مال خرچ نہ کرو گے اور اس کے مقابلہ میں اپنے ذاتی مفاد کو عزیز رکھو گے تو یہ تمہارے لئے دنیا میں بھی موجب ہلاکت ہو گا اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں تم کفار سے مغلوب اور ذلیل ہو کر رہو گے اور آخرت میں تم سے سخت باز پرس ہو گی۔

"احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔" احسان کا طریقہ کا مطلب ہے کسی کام کو خوبی کے ساتھ کرنا۔ اپنی پوری قابلیت اور اپنے تمام وسائل خرچ کر کے کرنا اور دل و جان سے اس کی تکمیل کی کوشش کرنا۔ اس کے لئے تقویٰ اور خوف کی ضرورت ہے۔ کام کرنے کے لئے محبت اور قلبی لگاؤ کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کو خداوند تعالیٰ پسند فرماتا ہے (آیت ۲۶۲) "ان کے لئے کسی رنج و خوف کا موقع نہیں"۔ ان کے لئے اس بات کا خطرہ نہیں ہے کہ ان کا اجر ضائع ہو جائے گا۔ اور نہ ہی کبھی یہ نوبت آئے گی کہ وہ اپنے اس خرچ پر پشیمان ہوں گے۔

"اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے"۔ اللہ تعالیٰ تمہاری خیرات کا حاجت مند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بردبار ہے اس لئے اسے پسند بھی وہی لوگ ہیں جو کم ظرف نہ ہوں بلکہ فراخ حوصلہ ہوں۔ جو خدا تم پر زندگی کے اسباب و وسائل کا بے حساب فیضان کر رہا ہے اور تمہارے قصوروں کے باوجود تمہیں بار بار بخشتا ہے۔

"خدا ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ"۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں خوف بھی ہو تو اللہ سے ہو اور تمہاری امیدیں بھی اگر کسی سے وابستہ ہوں تو صرف اللہ سے ہوں۔ اللہ کو پکارو تو اس احساس کے ساتھ پکارو کہ تمہاری قسمت بالکلیہ اس کی نظر عنایت پر منحصر ہے۔ فلاح و سعادت کو پہنچ سکتے ہو تو صرف اس کی مدد اور راہنمائی سے۔ ورنہ جہاں تم اس کی اعانت سے محروم ہوئے پھر تمہارے لئے تباہی و نامرادی کے سوا کوئی دوسرا انجام نہیں ہے۔

۲ - سورۃ یونس (آیت ۲۶) "ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید فضل"۔ یعنی ان کو

Marfat.com

صرف ان کی نیکی کے مطابق ہی اجر نہیں ملے گا بلکہ اللہ کے فضل سے ان کو مزید انعام بھی بخشے گا۔

۳ - سورۃ النحل (آیت ۹۰) "اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے"۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور خوشی و غمی میں ان کا شریک حال ہو بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی گھریلو اور اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں کے حقوق بھی تسلیم کرے۔ احادیث میں اس کی تصریح ہے کہ آدمی کے اولین حق دار اس کے والدین ' اس کے بیوی بچے اور اس کے بھائی بہن ہیں۔ پھر وہ جو ان کے قریب تر ہوں اور پھر وہ جو ان کے بعد قریب تر ہوں۔

۴ - سورۃ النجم (آیت ۳۲) "جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں۔ الا یہ کہ کچھ قصور ان سے سرزد ہو جائے۔" گناہوں کی دو بڑی اقسام ہیں یعنی گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ۔ ہر وہ فعل گناہ کبیرہ ہے جسے کتاب و سنت کی کسی نص صریح نے حرام قرار دیا ہو یا اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول نے دنیا میں کوئی سزا مقرر کی ہو یا اس پر آخرت میں عذاب کا وعدہ کیا گیا ہو یا اس کے مرتکب پر لعنت کی ہو یا عذاب الٰہی کی خبر دی ہو۔ ایسے گناہوں کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں وہ گناہ صغیرہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ گناہ مرتکب ہونے کے بعد وہ عمل گناہ بنتا ہے۔

۵ - سورۃ التغابن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار بن جاؤ۔ ان کے فرمان سے ایک انچ ادھر ادھر نہ ہٹو۔ نہ آگے بڑھو نہ پیچھے سرکو نہ امر کو چھوڑو نہ نہی کا خلاف کرو۔ جو خدا نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے رشتہ داروں کو فقیروں مسکینوں کو اور حاجت مندوں کو دیتے رہو۔ خدا نے تم پر احسان کیا تم دوسری مخلوق پر احسان کرو تاکہ اس جہاں میں بھی خدائی احسان کے مستحق بن جاؤ اور اگر یہ نہ کیا تو دونوں جہانوں کی بربادی اپنے ہاتھوں آپ مول لے لی تمہارا مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنا گویا خدا کو قرض دینا ہے۔ اللہ بڑا قدر دان ہے۔ تھوڑی سی نیکی کا بہت بڑا اجر دیتا ہے۔ وہ گناہوں اور لغزشوں سے چشم پوشی کر لیتا

Marfat.com

ہے۔ خطاؤں اور برائیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ وہ چھپے کھلے کا عالم ہے۔ وہ غالب اور با حکمت ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی احسان کی کسی صورت اور کسی قسم کو بھی حقیر نہ سمجھے۔ پس اگر اپنے بھائی کو دینے کے لئے کچھ بھی نہ پائے تو اتنا ہی کرے کہ شگفتہ چہرے کے ساتھ اس سے ملاقات کرے۔ اور جب تم گوشت خریدو یا ہانڈی پکاؤ تو اس میں شوربا بڑھا دیا کرو۔ پھر اپنے پڑوسی کے لئے بھی نکالا کرو۔

Marfat.com

اخلاق

(۱) سورۃ آل عمران	آیت ۱۵۹
(۲) سورۃ النساء	آیت ۸۶، ۱۱۴، ۱۴۸ – ۴۹
(۳) سورۃ التوبہ	آیت ۱۲۸ – ۱۲۹
(۴) سورۃ الحجر	آیت ۸۷ تا ۸۹
(۵) سورۃ النحل	آیت ۱۲۵ – ۱۲۸
(۶) سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۲۶ تا ۲۹، ۳۵ تا ۳۸، ۵۳
(۷) سورۃ الانبیاء	آیت ۱۰۷ تا ۱۱۲
(۸) سورۃ الحج	آیت ۳۰
(۹) سورۃ المومنون	آیت ۹۶
(۱۰) سورۃ النور	آیت ۲۲، ۵۸ – ۵۹
(۱۱) سورۃ الفرقان	آیت ۶۳
(۱۲) سورۃ الشعراء	آیت ۲۱۵
(۱۳) سورۃ القصص	آیت ۵۵
(۱۴) سورۃ العنکبوت	آیت ۴۶
(۱۵) سورۃ لقمان	آیت ۱۸ – ۱۹
(۱۶) سورۃ حم السجدہ	آیت ۳۲ تا ۳۶
(۱۷) سورۃ الشوریٰ	آیت ۳۶ تا ۴۳
(۱۸) سورۃ الزخرف	آیت ۸۹
(۱۹) سورۃ الحجرات	آیت ۱۱ – ۱۲
(۲۰) سورۃ النجم	آیت ۳۲
(۲۱) سورۃ المجادلہ	آیت ۱۱
(۲۲) سورۃ التغابن	آیت ۱۴
(۲۳) سورۃ القلم	آیت ۱ تا ۴

Marfat.com

۱- سورۃ آل عمران

اے پیغمبر۔ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر تم تند خو اور سنگدل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور معاف کر دو۔ ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔ اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ کرو۔ (جنگ احد میں جن مسلمانوں نے کمزوری دکھائی تھی۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا)۔

۲- سورۃ النساء

جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اسی طرح۔ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لئے یا لوگوں کے معاملات میں صلاح کرنے کے لئے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے گا۔ اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔

اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بد گوئی پر زبان کھولے۔ الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔مظلوم ہونے کی صورت میں اگرچہ تم کو بد گوئی کا حق ہے لیکن اگر تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کیئے جاؤ یا کم از کم برائی سے در گزر کرو تو اللہ کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ حالانکہ سزا دینے پر وہ پوری قدرت رکھتا ہے۔

۳- سورۃ التوبہ

دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے۔ جو خود تم میں سے ہی ہے۔ تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق ہے اور رحیم ہے۔ اب اگر یہ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبیؐ ان سے کہ دو۔ میرے لئے اللہ کافی ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ اس پر میں نے

Marfat.com

بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔

۴- سورۃ الحجر

ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں۔ اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے۔ تم اس متاع دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے اور نہ ان کے حال پر اپنا دل کڑھاؤ۔ انہیں چھوڑ کر ایمان لانے والوں کی طرف جھکو اور نہ ماننے والوں سے کہہ دو۔ کہ میں تو صاف تنبیہہ کرنے والا ہوں"۔ یہ اسی طرح کی تنبیہہ ہے جیسی ہم نے ان تفرقہ پردازوں کی طرف بھیجی تھی جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا (یعنی یہود و نصاریٰ نے) تو قسم ہے تیرے رب کی۔ ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

۵- سورۃ النحل

اے نبیؐ- اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ اور اگر تم بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے۔ اے نبیؐ- صبر سے کام کئے جاؤ۔ اور تمہارا یہ صبر اللہ کی توفیق سے ہے۔ ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو اور نہ ان کی چال بازیوں پر دل تنگ ہو۔ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں۔ اور احسان پر عمل کرتے ہیں۔

۶- سورۃ بنی اسرائیل

رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر ان سے یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے تمہیں کترانا ہو۔

Marfat.com

اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ ' کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں۔

اے نبیؐ - میرے بندوں (یعنی مومن بندوں) سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

۷ - سورۃ الانبیاء

اے نبیؐ - ہم نے تو تم کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ان سے کہو۔ "میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے۔ پھر کیا تم سرتسلیم خم کرتے ہو"۔ اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ "میں نے علی الاعلان تم کو خبردار کر دیا ہے۔ اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے قریب ہے یا دور۔ اللہ وہ باتیں بھی جانتا ہے۔ جو باواز بلند کہی جاتی ہیں اور وہ بھی جو تم چھپا کر کرتے ہو۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ دیر تمہارے لئے ایک فتنہ ہے اور تمہیں ایک وقت خاص تک کے لئے مزے کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے"۔

۸ - سورۃ الحج

پس بتوں کی گندگی سے بچو۔ جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ یک سو ہو کر اللہ کے

Marfat.com

بندے بنو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اسے ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔

۹ ۔ سورۃ المومنون

اے نبیؐ ۔ برائی کو اس طریقہ سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ جو کچھ باتیں وہ تم پر بناتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہیں۔

۱۰ ۔ سورۃ النور

تم میں سے جو لوگ صاحب فضل و صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کر دینا چاہئے اور در گزر کرنا چاہئے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ لازم ہے کہ تمہارے لونڈی ۔ غلام اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں۔ تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے لئے پردے کے ہیں۔ ان کے بعد وہ بلا اجازت آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہی ہوتا ہے اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے ارشادات کی توضیح کرتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے ۔ اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے سامنے کھولتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔

۱۱ ۔ سورۃ الفرقان

رحمٰن کے اصلی بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ تم کو سلام۔ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

Marfat.com

۱۲۔ سورۃ الشعراء

اور ایمان لانے والوں میں سے جو لوگ تمہاری پیروی اختیار کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔ لیکن اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اس سے میں بری الذمہ ہوں۔

۱۳۔ سورۃ القصص

اور جب انھوں نے بیہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر اس سے کنارہ کش ہو گئے کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ تم کو سلام ہے۔ ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ (جب لوگ مسلمان ہوئے تو ابو جہل نے انہیں گالیاں دیں)

۱۴۔ سورۃ العنکبوت

اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں اور ان سے کہو کہ "ہم ایمان لائے اس چیز پر جو ہماری طرف بھیجی گئی تھی۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اس کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔"

۱۵ سورۃ لقمان

اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر۔ نہ زمین میں اکڑ کر چل۔ اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔ اور اپنی آواز پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

۱۶۔ سورۃ حم السجدہ

اور اس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہو گی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا میں مسلمان ہوں۔ اور اے نبیؐ۔ نیکی اور بدی یکساں نہیں ہے۔ تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے

Marfat.com

والے ہیں۔ اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

۱۷۔ سورۃ شوریٰ

جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے۔ وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آجائے تو در گزر کر جاتے ہیں۔ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کی ملامت نہیں کی جا سکتی۔ ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور در گزر کرے تو یہ بڑی اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے۔

۱۸۔ سورۃ الزخرف

اچھا اے نبیؐ۔ ان سے در گزر کرو اور کہہ دو کہ سلام ہے تمہیں۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ (مکہ کے کافروں کے متعلق خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان ہے)۔

۱۹۔ سورۃ الحجرات

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ (صرف زبان سے ہی مذاق اڑانا نہیں ہے بلکہ کسی کی نقل اتارنا،

Marfat.com

اشارے کرنا ' اس کی صورت یا لباس پر ہنسنا ' کسی کا عیب یا نقص نکالنا۔ یہ سب مذاق اڑانے میں داخل ہے)۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ دیکھو۔ تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

لوگو ۔ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

۲۰ ۔ سورۃ النجم

بلا شبہ تیرے رب کا دامن مغفرت بہت وسیع ہے۔ وہ تمہیں اس وقت سے خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی جنین ہی تھے۔ پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔

۲۱ ۔ سورۃ المجادلہ

اے لوگو ۔ جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے۔ اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

Marfat.com

۲۲۔ سورۃ التغابن

اے لوگو ۔ جو ایمان لائے ہو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ (دین کے کام میں یہ تمہیں روکتے اور بدی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ان کی محبت میں گرفتار ہو کر اپنی عاقبت برباد نہ کر بیٹھو)۔

۲۳۔ سورۃ القلم

قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں (یعنی قرآن) تم اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہو اور یقیناً تمہارے لئے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اور بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔

تشریح

سورۃ النساء (آیت ۸۶) سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض۔ یہ افضل ہے کہ جواب دینے والا سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھا کر جواب دے۔ اگر سلام کرنے والے نے "اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ" کہا ہے تو جواب دینے والا جواب میں "وبرکاتہ" کہے۔ کافر' فاسق اور استنجا کرنے والے مسلمان کو سلام نہ کریں۔ اگر کوئی شخص کوئی برا کام کر رہا ہو یعنی تاش' جوا یا گانے بجانے میں مشغول ہو تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو' اذان دے رہا ہو یا قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو تو سلام سے احتراز کرنا چاہئے۔ سواری پر چلنے والا پیدل کو' اور گھر میں داخل ہونے والا جو گھر میں موجود ہوں انہیں سلام کرے۔

۲۔ سورۃ النحل (آیت ۱۲۵ تا ۱۲۸) "دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ"۔ حکمت کا مطلب ہے کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخالب کی ذہنیت' استعداد کو سمجھ کر اور موقع محل دیکھ کر بات کی جائے۔ ہر طرح کے لوگوں کو ایک ہی لکڑی سے نہ ہانکا جائے جس سے سابقہ ہو پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے جو اس کے دل و

Marfat.com

دماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ نکال سکتے ہوں۔

"عمدہ نصیحت کے ساتھ"۔ مخاطب کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کے جذبات کو بھی اپیل کیا جائے۔ برائیوں اور گمراہیوں کو محض عقلی حیثیت ہی سے ابطال نہ کیا جائے بلکہ انسان کی فطرت میں ان کے لئے جو پیدائشی نفرت پائی جاتی ہے اسے بھی ابھارا جائے۔ اور ان کے برے نتائج کا خوف دلایا جائے۔ ہدایت اور عمل صالح کی محض صحت اور خوبی ہی عقلاً" ثابت نہ کی جائے بلکہ ان کی طرف رغبت اور شوق بھی پیدا کیا جائے۔

۳ - سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۲۸) "تو انہیں نرم جواب دے دو" آدمی اپنی کمائی اور اپنی دولت کو صرف اپنے لئے ہی مخصوص نہ رکھے بلکہ اپنی ضروریات اعتدال کے ساتھ پوری کرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں ' اپنے ہمسایوں اور دوسرے حاجت مندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔ ہر رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کا معاون ہو۔ ہر انسان اپنے پاس کے محتاج کا مدد گار ہو۔ایک مسافر جس بستی میں بھی جائے اپنے آپ کو مہمان نواز لوگوں میں پائے۔ انسان دوسروں کی خدمت کرے تو یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کا حق ادا کر رہا ہے نہ یہ کہ احسان کا بوجھ ان پر لاد رہا ہے۔ اگر کسی کی خدمت سے معذور ہو تو معافی مانگے اور خدا سے فضل طلب کرے کہ وہ بندگان خدا کی خدمت کرنے کے قابل ہو۔

۴ - سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) "یہ در اصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے"۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت در اصل نوع انسانی کے لئے خدا کی رحمت اور مہربانی ہے کیونکہ آپ نے آکر غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو چونکایا اور اسے وہ عمل دیا جو حق و باطل کا فرق واضح کرتا ہے اور بالکل غیر مشتبہ طریقہ سے بتادیا ہے کہ اس کے لئے تباہی کی راہ کونسی ہے اور خوش حالی کا کون سا راستہ ہے۔ رسول کریمؐ نے انسان کو خداوند تعالیٰ کے وحدہ لا شریک ہونے کی تعلیم دی۔ انسان جو دنیا میں بھٹکا ہوا تھا اور بالکل گمراہ تھا اسے رشد ہدایت عطا فرمائی۔

۵ - سورۃ الحج (آیت ۳۱) "اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو

Marfat.com

ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔ اس مثال میں آسمان سے مراد ہے انسان کی فطری حالت جس میں وہ ایک خدا کے سوا کسی کا بندہ نہیں ہوتا اور توحید کے سوا اس کی فطرت کسی اور مذہب کو نہیں جانتی۔ اگر انسان انبیاء کی دی ہوئی رہنمائی قبول کر لے تو وہ اسی فطری حالت پر علم اور بصیرت کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے اور آگے اس کی پرواز مزید بلندیوں کی طرف، ہوتی ہے نہ کہ پستیوں کی طرف۔ لیکن شرک اور دہریت اختیار کرتے ہی وہ اپنی فطرت کے آسمان سے یکایک گر جاتا ہے اور پھر شیاطین اور گمراہ کرنے والے انسان۔ جن کی مثال میں شکاری پرندوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کی طرف جھپٹتے ہیں اور ہر ایک اسے اچک لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے اس کی اپنی خواہشات نفس۔ اس کے اپنے جذبات اور خیالات ' جن کو ہوا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسے اڑائے اڑائے لئے پھرتے ہیں اور آخر کار اس کو کسی گہرے کھڈ میں لے جا کر پھینک دیتے ہیں۔

۶ ۔ سورۃ النور (آیت ۲۲) اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہؓ کی برائت فرما دی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ وہ مسطح بن اثاثہ جو ان کے قریبی عزیز تھے ان کی مالی مدد بند کر دیں گے۔ انھوں نے حضرت عائشہؓ کے متعلق دوسرے لوگوں کے ساتھ بہتان بازی میں حصہ لیا تھا۔ اس پر خدا وند تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسطح بن اثاثہ کی مالی اعانت بحال کرنے کے علاوہ مدد میں اضافہ بھی کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساری عمر اس بات کا بہت افسوس رہا کہ انھوں نے کیوں قسم کھائی تھی۔

۷ ۔ سورۃ الفرقان (آیت ۶۳) "رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں"۔ آدمی کی چال محض اس کے انداز رفتار ہی کا نام نہیں ہے بلکہ در حقیقت وہ اس کے ذہن اور اس کی سیرت و کردار کی اولین ترجمان بھی ہوتی ہے۔ ایک عیار آدمی کی چال ' ایک غریب مسکین کی چال ' ایک ظالم و جابر کی چال ' ایک متکبر کی چال ' ایک باوقار مہذب آدمی کی چال اور اسی طرح مختلف اقسام کے دوسرے انسانوں کی چالیں ' ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہوتی ہیں کہ دیکھ کر باسانی اندازہ لگایا جا سکتا

Marfat.com

ہے کہ کس چال کے پیچھے کس طرح کی شخصیت جلوہ گر ہے۔
۸ ۔ سورۃ الشعراء (آیت ۲۱۶) "جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں"۔ جو لوگ تمہاری پیروی کریں ان کے ساتھ نرمی اور ملاطفت اور تواضع کا رویہ اختیار کرو اور جو تمہاری بات نہ مانیں ان سے اعلان برائت کر دو۔ جو بھی ایمان لا کر تمہارا اتباع کریں اس کے ساتھ تواضع برتو اور جو تمہاری نافرمانی کرے اس کو خبردار کرو کہ تیرے اعمال سے میں بری الذمہ ہوں۔
۹ ۔ سورۃ القصص (آیت ۵۵) "جب انھوں نے بیہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر ان سے کنارہ کش ہو گئے"۔ یہ اس واقع کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت حبشہ کے بعد جب حبشہ کے لوگوں نے بیس کے قریب عیسائیوں کو رسول کریمؐ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے مکہ بھیجا۔ ان کی ملاقات رسول کریم کے ساتھ ہوئی تو رسول کریمؐ نے قرآن مجید کی چند آیات انہیں سنائیں جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ جب وہ واپس جا رہے تھے تو ابو جہل انہیں ملا اور سخت ملامت کی کہ تم لوگ تو محمدؐ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے لیکن تم اپنا ذہن چھوڑ کر ان پر ایمان لے آئے۔ انھوں نے ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کو کہا کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔
۱۰ ۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۴۶) "اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے"۔ جس شخص سے بحث کی جا رہی ہو۔ اس سے مہذب اور شائستہ زبان اور افہام و تفہیم کی سپرٹ میں ہونی چاہئے۔ تاکہ تمہاری بات مخاطب کے دل میں اتر جائے اور وہ راہ راست پر آنے کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو سکے۔ جیسے ایک حکیم مریض کا علاج کرنے کے لئے مرض کی تشخیص کرتا ہے اسی طرح تم بھی مخاطب کے مرض کو سمجھو اور پھر اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے بات کرو۔
۱۱ ۔ سورۃ لقمان (آیت ۱۸) "اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا"۔ وہ شخص جو اپنی دانست میں اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے اور اپنی بڑائی کا دوسروں پر اظہار کرتا ہے۔ آدمی کی چال میں اکڑ پن اور اتراہٹ اسی وقت ہی پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے جب اس کے دماغ میں تکبر کی ہوا بھری ہوئی ہو۔ خداوند تعالیٰ ایسے شخص کو سخت ناپسند کرتا ہے۔

"اپنی چال میں اعتدال اختیار کر" اس کا مطلب ہے کہ ایک سیدھے سادھے معقول اور شریف آدمی کی چال چلو۔ جس میں نہ کوئی اینٹھ اور اکڑ ہو نہ مریل پن اور نہ ریا کارانہ زہد و انکسار۔ آدمی کی چال سے اس کے دماغی کیفیت کا علم ہو جاتا ہے۔ جس کے دماغ میں تکبر اور غرور ہو گا۔ اس کی چال بھی فاخرانہ انداز میں ہو گی اور جس شخص کی طبیعت میں عجز و انکساری ہو گی اس کی چال سے بھی یہ چیزیں نمایاں ہوں گی۔ دولت ' اقتدار اور طاقت کا گھمنڈ آدمی کی چال میں تکبر اور غرور کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

۱۲ - سورۃ حم السجدہ (آیت ۳۳) "جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔" گزشتہ آیت میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ اللہ کی بندگی پر ثابت قدم رہ کر اس سے منحرف نہ ہونا آدمی کو فرشتوں کا دوست اور جنت کا مستحق بناتی ہے۔ یہاں اہل ایمان کو بتایا جا رہا ہے کہ آگے کا درجہ جس سے زیادہ بلند کوئی اور درجہ انسان کے لئے نہیں ہے یہ ہے کہ تم خود نیک عمل کرو۔ اور دوسروں کو بندگی کی طرف بلاؤ اور شدید مخالفت کے ماحول میں بھی اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرو۔ مکہ میں شروع ایام میں جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے ان پر کافر بے حساب ظلم اور سختی کیا کرتے تھے ۔ ان حالات میں مسلمانوں کو کہا جا رہا ہے مسلمان اسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے کفار کا مقابلہ بڑے حوصلہ اور جوانمردی سے کریں۔

۱۳ - سورۃ الشوریٰ (آیت ۳۶) "وہ محض چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے"۔ دنیا میں انسان کی زندگی خواہ کتنی لمبی ہو وہ تھوڑی سی مدت کے لئے ہوتی ہے۔ خواہ اس کے پاس جائز اور ناجائز ذرائع سے اکٹھی کی ہوئی دولت کتنی ہی ہو وہ سب چھوڑ کر خالی ہاتھ ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ جو دولت وہ دنیا میں چھوڑ جاتا ہے اس کے کسی کام نہیں آتی۔ وہ دنیا سے اپنے نیک اعمال کی جو دولت۔ اپنی دولت سے اپنے ہاتھ سے جو خیرات کر جاتا ہے یا اپنی دولت سے لوگوں کی فلاح کے لئے جو صدقہ

Marfat.com

جاریہ کے اسباب وہ پیدا کر جاتا ہے وہی آخرت میں اس کے کام آوے گی اور اس کی نجات کا ذریعہ بنے گی۔ "اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں"۔ اللہ پر توکل کو یہاں ایمان لانے کا لازمی تقاضا اور آخرت کی کامیابی کے لئے ایک ضروری وصف قرار دیا ہے۔ توکل کے معنی ہیں کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی پر کامل اعتماد ہو اور وہ یہ سمجھے کہ حقیقت کا جو علم اخلاق کے جو اصول حلال و حرام کے جو حدود اور دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے جو قواعد و ضوابط اللہ نے دیئے ہیں وہی برحق ہیں۔ اور انہی کی پیروی میں انسان کی خیر ہے۔ دوسرے آدمی کا بھروسہ اپنی طاقت قابلیت اپنے ذرائع و وسائل کا انحصار اللہ کے سوا دوسروں کی مدد و اعانت پر نہ ہو۔ بلکہ وہ پوری طرح ذہن نشین رکھے کہ دنیا و آخرت میں اس کی کامیابی کا انحصار صرف اللہ کی توفیق و تائید پر ہے اور وہ اسی صورت میں مستحق ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کی رضا کو مقصود بنا کر اس کی مقرر کی ہوئی حدود کی پابندی کرتے ہوئے کام کرے اس کا ان وعدوں پر پورا بھروسہ ہو جو اللہ نے ایمان و عمل صالح کا راستہ اختیار کرنے والوں اور باطل کی بجائے حق کے لئے کام کرنے والے بندوں سے کئے ہیں اور انہی وعدوں پر اعتماد کرتے ہوئے وہ ان تمام فوائد اور منافع جو باطل کی راہ پر چلنے سے حاصل ہوتے ہوں انہیں ٹھکرا دے اور ان سارے نقصانات اور تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ جن کا اسے سامنا کرنا پڑے۔

۱۴ – سورۃ الحجرات (آیت ۱۲) "تجسس نہ کرو"۔ یعنی لوگوں کے راز نہ ٹٹولو۔ ایک دوسرے کے عیب نہ تلاش کرو دوسروں کے حالات اور معاملات کی ٹوہ نہ لگاتے پھرو۔ یہ حرکت خواہ بدگمانی کی بنا پر کی جائے یا بد نیتی سے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر کی جائے ۔ ہر حال میں شرعاً ممنوع ہے۔ ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسروں کے جن حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے ان کا کھوج نکالیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا کہ کس میں کیا عیب ہے اور کس میں کون سی کمزوریاں ہیں لوگوں کے نجی خطوط پڑھنا۔ دو آدمیوں کی باتیں کان لگا کر سننا۔ ہمسایوں کے گھر میں جھانکنا اور مختلف طریقوں سے دوسروں کی خانگی زندگی یا ان کے ذاتی معاملات کی ٹٹول کرنا ایک بڑی بد اخلاقی ہے

Marfat.com

جس ... طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔

۱۵ - بورۃ النجم (آیت ۳۲) "دامن مغفرت بہت وسیع ہے"۔ صغیرہ گناہ کا معاف کر دیا جانا اس وجہ سے نہیں ہے کہ صغیرہ گناہ گناہ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ تنگ نظری اور خوردہ گیری کا معاملہ نہیں فرماتا۔ بندے اگر نیکی اختیار کریں اور کبیرہ گناہ سے اجتناب کرتے رہیں تو وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گرفت نہ فرمائے گا اور اپنی رحمت بے پایاں کی وجہ سے ویسے ہی معاف کر دے گا۔

۱۶ - سورۃ القلم (آیت ۱ تا ۴) بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو"۔ آدمی کا بلند اخلاق ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نہایت صحیح الدماغ اور سلیم الفطرت ہے اور اس کا ذہن اور مزاج غایت درجہ متوازن ہے۔ آپ اخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ہدایت خلق کے کام میں اذیتیں برداشت کرتے ہیں ورنہ ایک کمزور اخلاق کا انسان یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن آپ کا اخلاق تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے محض قرآن کی تعلیم ہی پیش نہ کی تھی بلکہ خود اس کا مجسم نمونہ بن کر دکھا دیا تھا۔ جس چیز کا قرآن میں حکم دیا گیا آپ نے خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل کیا۔ جس چیز سے روکا گیا آپ نے اس سے اجتناب فرمایا۔ جن اخلاقی صفات کو اس میں فضیلت قرار دیا گیا سب سے بڑھ کر آپ کی ذات ان سے متصف تھی اور جن صفات کو اس میں ناپسندیدہ ٹھہرایا گیا سب سے زیادہ آپ ان سے پاک تھے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ "میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ آپ نے کبھی میری کسی بات پر اف تک نہ کی۔ کبھی میرے کسی کام پر یہ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیوں کیا۔ اور کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ تو نے یہ کیوں کیا" (بخاری شریف)

Marfat.com

شکر

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۲
(۲) سورۃ النساء آیت ۱۴۷
(۳) سورۃ ابراہیم آیت ۷
(۴) سورۃ النحل آیت ۱۱۴
(۵) سورۃ النمل آیت ۴۰
(۶) سورۃ الزمر آیت ۷

۱۔ سورۃ البقرہ

لہٰذا تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو۔ کفران نعمت نہ کرو۔

۲۔ سورۃ النساء

اگر تم شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر چلو۔ اللہ بڑا قدر دان ہے۔ اور سب کے حال سے واقف ہے۔

۳۔ سورۃ ابراہیم

اور یاد رکھو "تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے"۔ اور موسیٰ نے کہا کہ "اگر تم کفر کرو اور زمین کے سارے رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے"۔

۴۔ سورۃ النحل

پس اے لوگو۔ اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اس کی بندگی کرنیوالے ہو۔

Marfat.com

۵۔ سورۃ النمل

جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا "میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں"۔ جونہی کہ سلیمان نے وہ تخت اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا۔ وہ پکار اٹھا "یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کافر نعمت بن جاتا ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس کا شکر اس کے اپنے ہی لئے مفید ہے ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے"۔

۶۔ سورۃ الزمر

اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ لیکن وہ اپنے بندوں کے لئے کفر برداشت نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو تو اسے وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ آخر کار تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۵۲) "لہٰذا تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا۔" ذکر تین طرح سے ہوتا ہے۔ زبان سے دل سے اور اعضاء سے۔ زبان سے تسبیح اور توبہ استغفار کرنا۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔ دل سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اور اس کی عظمت اور کبریائی اور اس کے دلائل قدرت پر غور کرنا اس میں شامل ہے۔ اعضاء اور جسم سے یاد کرنا یعنی آدمی حج پر جائے تو سارا جسم ہی مجسم اللہ تعالیٰ کی یاد کی تصویر بن جاتا ہے۔ یا آدمی جہاد فی سبیل اللہ پر جائے یا نیک کام کرے یا دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے جب آدمی سفر کرتا ہے تو زبان اور دل کے ساتھ ساتھ اس کے سب اعضاء اور سارا جسم خداوند تعالیٰ کی یاد میں حرکت میں آجاتا ہے۔ جب آدمی خداوند تعالیٰ کو ان طریقوں سے یاد کرے گا تو خدا ان سے بہتر طریقوں سے اپنے بندے کو یاد رکھتا ہے۔ اس پر اپنی رحمتوں اور نوازشوں کی بارش کرتا ہے۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۱۴۷) "اگر تم شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر

Marfat.com

چلو۔ اللہ بڑا قدر دان ہے"۔ شکر کے معنی ہیں اعتراف نعمت اور احسان مندی۔ صحیح احسان مند رویہ یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی دل سے اس کے احسان کا اعتراف کرے۔ زبان سے اس کا اقرار کرے اور عمل سے احسان مندی کا ثبوت دے۔ انہی تین چیزوں کے مجموعہ کا نام شکر ہے۔ اور اس شکر کا تقاضا ہے کہ آدمی احسان کو اسی کی طرف منسوب کرے جس نے در اصل احسان کیا ہے۔ دوسرے آدمی کا دل اپنے محسن کے لئے محبت اور وفاداری کے جذبہ سے لبریز ہو اور اس کے مخالفوں سے محبت اخلاص و وفا داری کا ذرہ برابر تعلق نہ رکھے۔ اور تیسرے وہ اپنے محسن کا مطیع و فرمانبردار ہو اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے منشاء کے خلاف استعمال نہ کرے۔

۳ ۔ سورۃ ابراہیم (آیت ۷) "اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔" حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو خطبہ دیا تھا جس میں خدا وند تعالیٰ کی سب نوازشات کا ذکر کیا تھا۔ یہاں رسول کریمؐ کو خطاب کر کے در اصل اہل مکہ کو بتایا جا رہا ہے کہ بنی اسرائیل نے خدا وند تعالیٰ کی حکم عدولی کی تھی جس پر انہیں ان کے اعلیٰ منصب سے گرا دیا گیا تھا۔

۴ ۔ سورۃ النمل (آیت ۴۰) "اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے"۔ یعنی وہ کسی کے شکر کا محتاج نہیں ہے اس کی خدائی میں کسی کی شکر گزاری سے نہ ذرہ برابر کوئی اضافہ ہوتا ہے اور نہ کسی کی ناشکری و احسان فراموشی سے یک سر مو کوئی کمی آتی ہے۔ وہ آپ ہی بغیر کسی کی شرکت و اعانت کے زمین و آسمانوں کا نظام بڑی خوش اسلوبی سے چلا رہا ہے۔

۵ ۔ سورۃ الزمر (آیت ۷) "وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا"۔ یعنی وہ اپنے کسی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ خود بندوں کے مفاد کی خاطر یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ کفر کریں۔ کیونکہ کفر انہی کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس بات کا خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور چیز ہے اور اس کی رضا اور چیز ہے۔ دنیا میں کوئی کام بھی اس کی مشیت کے خلاف نہیں ہو سکتا مگر اس کی رضا کے خلاف بہت سے کام ہوتے ہیں۔ ایک شخص اگر حرام خوری ہی کے ذریعہ سے اپنا رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو

Marfat.com

اللہ اسی ذریعہ سے اس کو رزق دے دیتا ہے۔ یہ ہے اس کی مشیت۔ مگر مشیت کے ذریعہ رشوت خور کو رزق دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ رشوت کو پسند کرتا ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ یہاں فرما رہا ہے کہ تم کفر کرنا چاہو تو کرو۔ ہم تمہیں زبردستی روک کر مومن نہیں بنائیں گے مگر ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ تم بندے ہو کر اپنے خالق و پروردگار سے کفر کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے ہی لئے نقصان دہ ہے۔ ہماری خدائی کا اس سے کچھ بھی نہیں بگڑتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے صرف دو باتیں چاہتا ہے۔ شکر اور ایمان۔ ایمان کی حقیقت تو معلوم ہی ہے۔ ساری عبادتیں شکر ہیں۔ بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ بھی شکر ہے دولت مند اگر دولت کی تقسیم حقداروں کو کرتا ہے تو یہ دولت کا شکر۔ صاحب علم اگر بندگان خدا کو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتا ہے تو یہ علم کا شکر ہے۔ طاقتور اگر کمزور کی مدد کرتا ہے تو یہ طاقت کا شکر ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ زبان سے الحمد اللہ کہہ دینے سے خدا کا شکر ادا ہو گیا۔ یہ درست نہیں ہے۔ شکر دراصل دل کے اس لطیف احساس کا نام ہے جس کے سبب سے ہم اپنے محسن سے محبت رکھتے ہیں۔ ہر موقع پر اس کے احسان کا اعتراف کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس کو خوش رکھ سکیں اگر ہم صرف زبان سے ہی شکر کا لفظ ادا کر دیں لیکن دل میں احسان مندی کا کوئی اثر نہ ہو اور اس کے مطابق ہمارا عمل بھی نہ ہو تو ہم اس محسن کی احسان مندی میں مخلص نہیں ہیں۔ حضرت سلیمان نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے نصیب کر کہ میں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے۔ شکر کروں اور وہ نیک کام کروں جو تجھے پسند ہو۔ شکر دلی جذبہ سے ہو اور اس کیمطابق نیک عمل بھی ہو۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے شکر گزار بندے جیسے جیسے شکر کرتے جائیں گے میں ان کے لئے اپنی نعمتوں کی تعداد اور کیفیت بھی بڑھاتا جاؤں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کے دل میں ایک شکر ہی کا جذبہ پیدا ہو جائے تو دین و دنیا کی بھلائی کے لئے اس کو اور کسی تنبیہہ کی ضرورت نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا

Marfat.com

کرے گا اور اللہ تو قدر پہچاننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔"

شکر کا الٹ کفر ہے اس کے معنی چھپانے کے ہیں اور محاورہ میں کسی کے کام یا احسان پر پردہ ڈالنے اور زبان و دل سے اس کے اقرار اور عمل سے اس کا اظہار نہ کرنے کے ہیں۔ اسی سے ہماری زبان میں کفران نعمت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کفر سے زیادہ برا لفظ اسلام میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور نعمتوں کو بھلا کر اطاعت شعاری اور فرمانبرداری ظاہر نہ کرنا کفر ہے جس کے مرتکب کا نام کافر ہے جس طرح کفر اسلام کی نگاہ میں بدترین خصلت ہے اسی طرح شکر سب سے بہتر اور اعلیٰ خصلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں کی شکرگزاری یہ ہے کہ دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے۔ احکام الٰہی کی پیروی کی جائے اور شرک سے پرہیز کیا جائے۔ شکر ایمان کی جڑ۔ دین کی اصل اور اطاعت الٰہی کی بنیاد ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جس سے بندہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اسی قدر و منزلت اور محبت کے عملی اظہار کا نام شکر ہے۔

Marfat.com

توبہ

(۱)	سورۃ البقرہ	آیت ۱۵۹ - ۱۶۰
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۱۷ - ۱۸
(۳)	سورۃ المائدہ	آیت ۳۹
(۴)	سورۃ الاعراف	آیت ۱۵۳
(۵)	سورۃ التوبہ	آیت ۱۰۴
(۶)	سورۃ النحل	آیت ۱۱۹
(۷)	سورۃ طٰہٰ	آیت ۸۲ ۸۲
(۸)	سورۃ التحریم	آیت ۸
(۹)	سورۃ الانعام	آیت ۵۴
(۱۰)	سورۃ المومن	آیت ۷ تا ۹
(۱۱)	سورۃ آل عمران	آیت ۱۳۵ - ۱۳۶

۱۔ سورۃ البقرہ

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں۔ در آں حالانکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو توبہ کر لیتے ہیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیتے ہیں اور جو چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں۔ ان کو میں معاف کر دوں گا۔ اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

۲۔ سورۃ االنساء

ہاں - یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ سب باتوں کی خبر رکھنے

Marfat.com

والا اور حکیم و دانا ہے۔ مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو برے کام کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے درد ناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ

پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی۔

۴۔ سورۃ الاعراف

جو لوگ برے عمل کریں پھر توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً اس توبہ اور ایمان کے بعد تیرا رب در گزر اور رحم فرمانے والا ہے۔

۵۔ سورۃ التوبہ

کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے۔

۶۔ سورۃ النحل

جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر برا عمل کیا اور پھر توبہ کر کے اپنے عمل کی اصلاح کر لی تو یقیناً توبہ و اصلاح کے بعد تیرا رب ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔

۷۔ سورۃ طہٰ

البتہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ پھر سیدھا چلتا رہے۔ اس کے لئے میں بہت در گزر کرنے والا ہوں۔

۸۔ سورۃ التحریم

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے توبہ کرو۔ خالص توبہ ' بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے

Marfat.com

نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہو گا جب اللہ اپنے نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۹۔ سورۃ الانعام

جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو۔ "تم پر سلامتی ہے۔ تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ یہ اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

۱۰۔ سورۃ المومن

عرش الٰہی کے حامل فرشتے اور وہ جو عرش کے گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "اے ہمارے رب ۔ تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پس معاف کر دے اور عذاب دوزخ سے بچا لے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اے ہمارے رب۔ اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچا دے۔

۱۱۔ سورۃ آل عمران

ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے

Marfat.com

ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور وہ دیدہ دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۹) "یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔" یہ علمائے یہود کے متعلق ہے وہ خداوند تعالیٰ کے احکام کو عام پھیلانے کی بجائے ایک محدود طبقہ کو بتاتے تھے اور عوام کو بالکل ان احکام خداوندی سے لاعلم رکھتے تھے۔ دنیا میں ہدایت کا کام جس امت کے سپرد کیا جائے اس کا فرض ہے کہ اس ہدایت کو زیادہ سے زیادہ پھیلائے نہ یہ کہ بخیل کی طرح ان ہدایات کو چھپائے رکھے۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۱۸) "ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے"۔ توبہ کے معنی پلٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔ توبہ کے بعد آدمی پشیمان ہوتا ہے اور اطاعت و فرمانبرداری کی طرف پلٹ آتا ہے۔ خدا اپنے بندہ کی توبہ کے بعد اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہاں معافی ان لوگوں کے لئے ہے جو نادانی میں کوئی قصور کرتے ہیں اور جب آنکھوں کی جہالت کا پردہ ہٹتا ہے تو شرمندہ ہو کر اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں۔ مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو خدا سے بے خوف ہو کر اور جان بوجھ کر گناہ کئے جاتے ہیں اور جب موت کا فرشتہ آموجود ہوتا ہے تو پھر معافی مانگتے ہیں۔

۳۔ سورۃ المائدہ (آیت ۳۹) "تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی"۔ آیت ۳۸ میں احکام ہیں کہ "چور خواہ عورت ہو یا مرد۔ دونوں کے ہاتھ کاٹ دو"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کٹنے کے بعد جو شخص توبہ کر لے اور اپنے نفس کو چوری سے پاک کر کے اللہ کا صالح بندہ بن جائے وہ اللہ کے غضب سے بچ جائے گا اور اللہ

Marfat.com

اس کے دامن سے اس چوری کے داغ کو دھو دے گا۔ قرآن مجید چور کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اللہ سے معافی مانگے اور اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنا تو انتظام تمدن کے لئے ہے۔ اس سزا سے نفس پاک نہیں ہو سکتا۔ نفس کی پاکی صرف توبہ اور رجوع الی اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک چور کا ہاتھ آپؐ کے حکم کے مطابق کاٹا جا چکا تو آپؐ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ "کہہ میں خدا سے معافی چاہتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں"۔ آپؐ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور کہا خدایا اسے معاف فرمادے۔

۴ - سورۃ طٰہٰ (آیت ۸۲) "اس کے لئے میں بہت در گزر کرنے والا ہوں"۔ مغفرت کے لئے چار شرطیں ہیں۔ اول توبہ یعنی نافرمانی ' شرک و کفر سے باز آجانا دوسرے ایمان یعنی اللہ ' رسول 'کتاب اور آخرت کو صدق دل سے مان لینا۔ تیسرے عمل صالح یعنی اللہ اور رسول کی ہدایات کے مطابق نیک عمل کرنا۔ اور چوتھے راہ راست پر ثابت قدم رہنا اور غلط راستے پر نہ جانا۔

۴ - سورۃ التحریم (آیت ۸) "جو ایمان لائے ہو۔اللہ سے توبہ کرو۔ خالص توبہ "۔ آدمی ایسی خالص توبہ کرے جس میں ریا اور نفاق کا شائبہ تک نہ ہو۔ وہ اپنی زندگی کو اتنا سنوار لے کہ دوسروں کے لئے وہ نصیحت کا موجب ہو اور اس کی مثال کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اسی کی طرح اپنی اصلاح کرلیں۔ یہ توبہ نصوح کا لغوی مفہوم ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ سے توبہ نصوح کا مطلب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو۔ پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ سے استغفار کرو اور آئندہ اس فعل کا ارتکاب نہ کرو۔ جس وقت آدمی کو احساس ہو جائے کہ اس سے اللہ کی نافرمانی ہوئی ہے۔ اسی وقت اسے توبہ کرنی چاہئے۔ اسے ٹالنا مناسب نہیں ہے۔ توبہ کر کے اسے بار بار توڑتے چلا جانا اور توبہ کو کھیل بنا لینا اور اسی گناہ کا بار بار اعادہ کرنا جس سے توبہ کی گئی ہو۔ توبہ کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ توبہ کی اصل روح گناہ پر شرمساری ہے اور بار بار توبہ شکنی کا مطلب ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شرمساری موجود

Marfat.com

نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کا نفس اپنی سابق گناہ گارانہ زندگی کی یاد سے لطف لے رہا ہے تو اسے بار بار توبہ کرنی چاہئے یہاں تک کہ گناہوں کی یاد اس کے لئے لذت کی بجائے شرمساری کا موجب بن جائے۔ پہلے گناہ سے لذت لینے کا مطلب ہو گا کہ خدا کے خوف نے اس کے دل میں جڑ نہیں پکڑی ہے۔

۶ - سورۃ الانعام (آیت ۵۴) "اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے"۔ جو لوگ ایمان لائے تھے ان میں بکثرت ایسے لوگ بھی تھے جو جاہلیت کے زمانہ میں بڑے بڑے گناہ کر چکے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کی زندگیاں بدل گئیں تھیں۔ لیکن مخالفین اسلام ان کو پہلے گناہوں کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اہل ایمان کو تسلی دو کہ جو شخص توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیتا ہے اس کے پچھلے گناہوں پر اللہ بالکل گرفت نہیں کرے گا۔

سورۃ المومن (آیت ۷ - ۸) "تو اپنی رحمت اور عمل کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے"۔ اپنے بندوں کی کوتاہیاں اور لغزشیں تجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ بے شک تو سب کچھ جانتا ہے لیکن تیرے علم کی طرح تیرا دامن بھی تو وسیع ہے اس لئے ان کی خطاؤں کو جاننے کے باوجود ان غریبوں کو بخش دے۔ " ان کو بھی ان کے ساتھ ہی پہنچا دے "۔ یعنی ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے ان کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد کو بھی ان کے ساتھ جمع کر دے۔

Marfat.com

ناپ تول

(۱) سورۃ ہود — آیت ۸۴ تا ۸۶

(۲) سورۃ بنی اسرائیل — آیت ۳۵ - ۳۶ - ۳۷

(۳) سورۃ انبیاء — آیت ۴۷

(۴) سورۃ الرحمٰن — آیت ۷ تا ۹

(۵) سورۃ المطففین — آیت ۱ تا ۶

۱- سورۃ ھود

اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ آج میں تم کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کہ کل تم پر ایسا دن آئے گا۔ جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا اور اے برادران قوم! ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ پورا ناپو اور تولو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اللہ کی دی ہوئی بچت تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور بہر حال میں تمہارے اوپر کوئی نگران کار نہیں ہوں۔

۲- سورۃ بنی اسرائیل

پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ ' کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

۳- سورۃ انبیاء

قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے۔ پھر کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آویں گے اور حساب لگانے کے لئے ہم کافی ہیں۔

Marfat.com

۴۔ سورۃ الرحمٰن

آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

۵۔ سورۃ مطففین

تباہی ہی ڈنڈی مارنے والوں کے لئے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں۔ اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

تشریح

سورۃ ہود (آیت ۸۶) "میں تمہارے اوپر کوئی نگران کار نہیں ہوں"۔ یعنی میرا کوئی زور تم پر نہیں۔ میں تو بس ایک تمہارا خیر خواہ ناصح ہوں۔ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ تمہیں سمجھا دوں۔ آگے تمہارے اختیار میں ہے چاہے مانو ' چاہے نہ مانو۔ سوال میری باز پرس سے ڈرنے یا نہ ڈرنے کا نہیں ہے۔ اصل چیز خدا کی باز پرس ہے جس کا اگر تمہیں خوف ہو تو ان حرکتوں سے باز آؤ۔

۲ ۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ (آیت ۳۵ تا ۳۷) "تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی بہتر ہے"۔ پورا تولنے کے متعلق یہ احکام افراد کے باہمی معاملات تک محدود نہ رہے بلکہ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد یہ حکومت کے فرائض منصبی میں داخل ہو گیا کہ دیکھا جائے کہ لوگ معاشی لین دین میں انصاف کرتے ہیں۔ دنیا میں اس کا انجام اس لئے بہتر ہے کہ اس سے باہمی اعتماد قائم ہوتا ہے بائع اور خریدار ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور انجام کار یہ چیز تجارت کے فروغ اور عام خوشحالی کی موجب ثابت ہوتی ہے۔ رہی آخرت تو وہاں انجام کی بھلائی کا سارا دار و مدار ہی ایمان اور خدا ترسی پر ہے۔

"تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو"۔ اس کا مطلب ہے کہ

Marfat.com

متکبروں کی روش سے بچو۔ یہ ہدایت بھی انفرادی اور اجتماعی نوعیت کی ہے۔ اسی ہدایت کا فیض تھا کہ مدینہ منورہ میں جو حکومت اس منشور پر قائم ہوئی اس کے فرمانرواؤں، گورنروں اور سپہ سالاروں کی زندگی میں تکبر اور غرور کا شائبہ تک نہ تھا۔ حتیٰ کہ عین جنگ میں بھی ان کی زبان سے غرور اور تکبر کی کوئی بات نہ نکلتی۔ ان کی نشست و برخاست، چال ڈھال، لباس، مکان، سواری اور عام برتاؤ میں انکسار و تواضع بلکہ فقیری و درویشی کی شان پائی جاتی تھی۔

۳ - سورۃ الرحمٰن (آیت ۷ تا ۹) "میزان قائم کر دی ---- تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو"۔ میزان قائم کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اس پورے نظام کو عدل پر قائم کیا ہے۔ کیونکہ کائنات کا سارا نظام عدل پر قائم کیا گیا ہے اس لئے تمہیں بھی عدل پر قائم ہونا چاہئے۔ جس دائرے میں تمہیں اختیار دیا گیا ہے اس میں اگر تم بے انصافی کرو گے اور جن حقداروں کے حقوق تمہارے ہاتھ میں دیے گئے ہیں۔ اگر تم ان کے حق مارو گے تو یہ فطرت کائنات سے تمہاری بغاوت ہو گی۔ انصاف میں ذرا سی ناانصافی سے دنیا کا سارا نظام عدل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے انصاف اور عدل کے حصول کے لئے کسی قسم کا خلل نہ ڈالو۔

۴ - سورۃ مطففین (آیت ۱ تا ۶) "تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے"۔ ناپ تول میں ڈنڈی مار کر کم تولنے والا ہاتھ کی صفائی سے قدرے کم مال دیتا ہے اس سے وہ کوئی بہت زیادہ چوری نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ ہر گاہک کے مال میں ڈنڈی مارتا ہے تو بالآخر وہ سارے دن میں کافی مال بچا لیتا ہے جو اس نے دوسروں کی حق تلفی کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے خداوند تعالیٰ نے تباہی فرمائی ہے۔ قوم شعیب کو خداوند تعالیٰ نے جو عذاب نازل کیا وہ کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کی وجہ سے تھا۔ حالانکہ حضرت شعیب نے انہیں انتباہ بھی کیا تھا لیکن قوم باز نہ آئی۔

احادیث نبویؐ

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا۔ بیچنے والا اور خریدنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہے بیان کر دیں گے تو ان کو اس بیع میں برکت ہو گی۔ اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو بیع میں برکت مٹ جاوے گی۔

Marfat.com

معاشرتی درجہ بندی

(۱) سورۃ النساء	آیت ۳۲ - ۳۴ - ۹۵
(۲) سورۃ انعام	آیت ۱۶۵
(۳) سورۃ النحل	آیت ۷۱
(۴) سورۃ الزخرف	آیت ۳۲
(۵) سورۃ المجادلہ	آیت ۱۱

۱۔ سورۃ النساء

اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے۔ اس کی تمنا نہ کرو جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ (یعنی ان کی حفاظت و نگرانی کرنے والے) اس بنا پر اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو۔ (رسول کریمؐ نے مارنے کی اجازت بادل نخواستہ دی ہے اور اسے ناپسند فرمایا ہے) پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں مقرر کرو۔ وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے (دونوں سے مراد صلح کرانے والے بھی اور میاں بیوی بھی ہیں) تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا اور باخبر ہے۔

Marfat.com

مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں۔ دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا بڑا درجہ رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں۔ اور مغفرت و رحمت ہے۔

۲۔ سورۃ انعام

وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا۔ اور تم میں سے بعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیئے تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا رب سزا دینے میں بھی بہت تیز ہے اور بہت درگزر کرنے اور رحم کرنے والا بھی۔

۳۔ سورۃ النحل

اور دیکھو اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔ پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں تاکہ دونوں اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں۔ تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے۔

۴۔ سورۃ الزخرف

کیا تیرے رب کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں ؟ (کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن مکہ کے بڑے آدمیوں پر کیوں نہ نازل کیا گیا) ۔ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسروں پر ہم نے بدرجہا فوقیت دی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں اور تیرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو ان کے رئیس سمیٹ رہے ہیں۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں

Marfat.com

گے تو ہم خدائے رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں اور ان کے دروازے اور ان کے تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ سب چاندی اور سونے کے بنا دیتے۔ یہ تو محض حیات دنیا کی متاع ہے۔ اور آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کے لئے ہے۔

۵- سورۃ المجادلہ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے۔ اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔

تشریح

۱- سورۃ النساء (آیت ۳۲ - ۳۴) "جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو"۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو یکساں نہیں بنایا ہے بلکہ ان کے درمیان بے شمار فرق رکھا ہے۔ کوئی خوبصورت ہے اور کوئی بدصورت۔ کوئی خوش آواز ہے اور کوئی بد آواز۔ کوئی طاقت ور ہے اور کوئی کمزور۔ کوئی تندرست پیدا ہوتا ہے اور کوئی بیمار اور اپاہج۔ اسی فرق و امتیاز میں انسانی تمدن کی گوناگونی قائم ہے اور یہ عین تقاضائے حکمت ہے۔ جہاں اس فرق کو مٹا دینے سے فطرت سے جنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہاں ایک دوسری نوعیت کا فساد برپا ہوتا ہے۔ انسان کی یہ ذہنیت کہ جسے اپنے مقابلہ میں بڑھا ہوا دیکھے بے چین ہو جائے۔ یہی اجتماعی زندگی میں رشک حسد، رقابت، عداوت اور مزاحمت کی جڑ ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو فضل اسے جائز طریقوں سے حاصل نہیں ہوتا اسے وہ ناجائز طریقوں سے حاصل کرنے کی کوشش میں اتر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا منشا یہ ہے کہ جو فضل اس نے دوسروں کو دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ البتہ اللہ سے فضل کی دعا کرو۔ وہ جس فضل کو اپنے علم و حکمت سے تمہارے لئے مناسب سمجھے گا عطا

Marfat.com

فرمادے گا۔

"مرد عورتوں پر قوام ہیں ----- اور اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے"۔ قوام اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا ادارے کے معاملات کو درست حالت میں چلانے اور اس کی حفاظت و نگرانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو۔ ایک کو دوسرے پر فضیلت کا مطلب ہے کہ مرد کو اللہ نے طبعاً" بعض ایسی خصوصیات اور قوتیں عطا کی ہیں جو دوسری صنف یعنی عورت کو نہیں دیں یا اس سے کم دی ہیں۔ اس بنا پر خاندانی نظام میں مرد ہی قوام ہونے کی اہلیت رکھتا ہے اور عورت فطرۃ ایسی بنائی گئی ہے کہ اسے خاندانی زندگی میں مرد کی حفاظت و خبرگیری میں رکھا ہے۔

۲ - سورۃ انعام (آیت ۱۶۵) اس میں تمہاری آزمائش ہے"۔ اس میں تین حقیقتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ انسان زمین میں خدا کا خلیفہ ہے یعنی نائب ' خدا نے بہت سی چیزوں کے تصرف کے اختیارات بخشے ہیں۔ دوسرے یہ کہ خلیفوں میں مراتب کا فرق بھی خدا نے رکھا ہے۔ کسی کی امانت کا دائرہ وسیع ہے اور کسی کا محدود کسی کو زیادہ چیزوں کے تصرف کے اختیارات دیے ہیں اور کسی کو کم۔ اور بعض انسان بھی بعض انسانوں کی امانت میں ہیں۔ تیسرے یہ کہ یہ سب کچھ در اصل امتحان کا سامان ہے۔ پوری زندگی ایک امتحان گاہ ہے۔ اور جس کو جو کچھ بھی خدا نے دیا ہے اسی میں اُس کا امتحان ہے کہ اس نے کس طرح خدا کی امانت میں تصرف کیا۔ کہاں تک امانت کی ذمہ داری کو سمجھا اور اس کا حق ادا کیا۔ اسی امتحان کے نتیجہ میں زندگی کے دوسرے مرحلے میں انسان کے درجہ کا تعین منحصر ہے۔

۳ - سورۃ النحل (آیت ۷۱) "تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں تو انکار ہے"۔ تم خود اپنے مال میں اپنے ملازموں اور غلاموں کو جب برابر کا درجہ نہیں دیتے ہو حالانکہ تمہارا یہ مال خدا کا دیا ہوا ہے۔ تو آخر کس طرح یہ بات تم درست سمجھتے ہو کہ جو احسانات اللہ نے تم پر کئے ہیں۔ ان کے شکریے میں اللہ کے ساتھ اس کے بے اختیار غلاموں کو بھی شریک کر لو۔ اور اپنی جگہ یہ سمجھو کہ اختیارات اور حقوق

Marfat.com

میں اللہ کے یہ غلام بھی اس کے ساتھ برابر کے حصہ دار ہیں۔ مالک اور مملوک کا فرق بالکل عیاں ہے اور اس فرق کو اپنی زندگی میں بھی لوگ اس فرق کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ تو کیا پھر اللہ ہی کے معاملہ میں انہیں اس بات پر اصرار ہے کہ اس کے بندوں کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور جو نعمتیں انہوں نے اس سے پائی ہیں ان کا شکریہ اس کے بندوں کو ادا کریں۔

۴ - سورۃ الزخرف (آیت ۳۲) دنیا میں زندگی بسر کرنے کے جو عام ذرائع ہیں ان کی تقسیم بھی ہم نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ کسی اور کے حوالے نہیں کر دی۔ ہم کسی کو حسین اور کسی کو بدصورت۔ کسی کو ذہین اور کسی کو کند ذہن۔ کسی کو اپاہج ' اندھا اور گونگا اور کسی کو صحت مند جس کے سب اعضاء کام کرتے ہوں پیدا کرتے ہیں۔ اس پیدائشی فرق میں کوئی ذرہ برابر بھی دخل نہیں دے سکتا۔ یہ لوگ کیسا فیصلہ کرنے چلے ہیں کہ کائنات کا مالک کسے اپنا نبی بنائے سے نہ بنائے۔ یہ اس حکمت کی بنا پر کیا کیا ہے کہ کوئی انسان دوسروں سے بے نیاز نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک کسی نہ کسی معاملہ میں دوسرے کا محتاج رہے۔ اب یہ کیسا احمقانہ خیال تمہارے دماغ میں سمایا ہے کہ جسے ہم نے ریاست اور وجاہت دی ہے اس کو نبوت بھی دے دی جائے۔ اسی طرح تم یہ بھی کہو گے کہ عقل' دولت ' علم ' حسن ' طاقت اور دوسرے سب کمالات ایک ہی میں جمع کر دیے جائیں اور جس کو ایک چیز نہیں ملی ہے اسے دوسری بھی کوئی چیز نہ دی جائے۔

۵ - سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) یہ نہ سمجھو کہ رسول اللہ کی مجلس میں دوسروں کو جگہ دینے کی خاطر اگر تم آپؐ سے دور جا بیٹھے تو تمہارا درجہ گر جائے گا یا اگر مجلس برخاست کر کے تمہیں اٹھ جانے کو کہا جائے تو تمہاری کچھ ذلت ہو گی۔ بلند درجات کا اصل ذریعہ ایمان اور علم ہے نہ کہ کسی کو رسول کریمؐ کے قریب بیٹھنے کا موقع ملا اور کون آپؐ کے پاس زیادہ دیر بیٹھا۔ بلند مرتبہ اللہ کے ہاں اس کا ہے جس نے آپؐ کی صحبت سے ایمان اور علم کا سرمایہ حاصل کیا اور وہ اخلاق سیکھے جو ایک مومن میں ہونے چاہیں۔

Marfat.com

حقوق والدین

(۱)	سورۃ الرعد	آیت ۱۹ تا ۲۵
(۲)	سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۲۳ تا ۳۷
(۳)	سورۃ لقمان	آیت ۱۳ تا ۱۹
(۴)	سورۃ احقاف	آیت ۱۵ تا ۱۸
(۵)	سورۃ طور	آیت ۱۷ تا ۲۸
(۶)	سورۃ العنکبوت	آیت ۷ تا ۹
(۷)	سورۃ البقرہ	آیت ۲۱۵
(۸)	سورۃ النساء	آیت ۳۴،۳۶
(۹)	سورۃ الاحزاب	آیت ۵ - ۶
(۱۰)	سورۃ التغابن	آیت ۱۴ - ۱۵
(۱۱)	سورۃ الانعام	آیت ۱۴۰، ۱۵۱
(۱۲)	سورۃ التحریم	آیت ۶
(۱۳)	سورۃ طٰہٰ	آیت ۱۳۲

۱- سورۃ الرعد

بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے۔ حق جانتا ہے اور وہ شخص جو اس حقیقت سے اندھا ہے دونوں یکساں ہو جاویں۔ نصیحت تو دانشمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں اور ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے ۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔ ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لئے صبر سے کام لیتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ ہمارے

Marfat.com

دیے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے۔ یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کو آئیں گے۔ اور ان سے کہیں گے۔ "تم پر سلامتی ہے۔ تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو"۔ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔ رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں۔ جو ان رابطوں کو کاٹتے ہیں۔ جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لئے آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۲- سورۃ بنی اسرائیل

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ:

(الف) تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو۔ مگر صرف اس کی۔

(ب) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ جھڑک کر جواب دو۔ بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو۔ اور دعا کیا کرو۔ "پروردگار۔ ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا"۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے لوگوں کے لئے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔

(ج) رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔

(د) فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(ر) اگر ان سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں

Marfat.com

کتراتا ہو۔ اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امید وار ہو تلاش کر رہے ہو۔ تو انہیں نرم جواب دے دو۔

(س) نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے۔ رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے با خبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

(ص) اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ در حقیقت ان کا قتل ایک بہت بڑی خطا ہے۔

(ض) زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا رستہ۔

(ط) قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو۔ جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کا حق عطا کیا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے۔ اس کی مدد کی جائے گی۔

(ظ) مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقہ سے یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔

(ع) عہد کی پابندی کرو۔ بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہو گی۔

(غ) پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

(ف) کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہیں۔ یقیناً آنکھ ' کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

(ق) زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔[1]

ان امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہے۔

Marfat.com

۳۔ سورۃ لقمان

یاد کرو۔ جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا۔ ”بیٹا۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے“۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کو دودھ چھوٹنے میں لگے۔ اسی لئے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجا لا۔ میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔ اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔

۴۔ سورۃ احقاف

ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا۔ اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا۔ ”اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں۔ اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو۔ اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ دے۔ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور تابع فرمان مسلم بندوں میں سے ہوں“۔ اس طرح کے لوگوں سے ہم ان کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں۔ اور ان کی برائیوں سے درگزر کر جاتے ہیں۔ یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا۔ ”اف تم نے تنگ کر دیا۔ کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد پھر قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں۔ ان میں تو کوئی اٹھ کر نہ آیا“۔ ماں اور باپ اللہ کی دہائی دے کر کہتے ہیں۔ ”ارے بد نصیب ۔ مان جا۔

Marfat.com

اللہ کا وعدہ سچا ہے"۔ مگر وہ کہتا ہے۔ "یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں"۔ یہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو ٹولے اسی قماش کے ہو گزرے انہی میں یہ بھی شامل ہوں گے۔ بے شک یہ گھاٹے میں رہ جانے والے لوگ ہیں۔ ۱

۵۔ سورۃ طور

متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے لطف لے رہے ہوں گے ان چیزوں سے جو انکا رب انہیں دے گا۔ اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ ان سے کہا جائے گا کھاؤ اور پیئو۔ مزے سے اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی کسی درجہ ایمان میں انکے نقش قدم پر چلی ہے۔ ان کی اس اولاد کو بھی ہم جنت میں ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔ ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا۔ خوب دیے چلے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ یا وہ گوئی ہو گی نہ بدکرداری اور ان کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی کی خدمت کے لئے مخصوص ہوں گے۔ ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے دنیا میں گزرے ہوئے حالات پوچھیں گے۔ یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے۔ آخر کار۔ اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔ پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے۔ وہ واقعی بڑا محسن اور رحیم ہے۔

۶ سورۃ العنکبوت

ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک ٹھہرائے جسے تو میرے

Marfat.com

شریک کی حیثیت سے نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تم کو بتا دوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور جنہوں نے نیک اعمال کئے ہوں گے ان کو ہم ضرور صالحین میں شامل کریں گے۔

۷ ۔ سورۃ البقرہ

لوگ پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر ' رشتے داروں پر ' یتیموں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہو گا۔

۸ ۔ سورۃ النساء

مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ (یعنی جو شخص کسی کی حفاظت و نگرانی کرے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو)۔ اس بناء پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو۔ (رسول کریمؐ نے مارنے کو ناپسند فرمایا ہے) پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے اجنبی ہمسایہ سے پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو۔ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

Marfat.com

۹۔ سورۃ الاحزاب

بلا شبہ نبیؐ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین اور مہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی بھلائی کرنا چاہو تو کر سکتے ہوں۔ یہ حکم کتاب الٰہی میں لکھا ہوا ہے۔

۱۰۔ سورۃ التغابن

اے لوگو ۔ جو ایمان لائے ہو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو و در گزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ (مدینہ منورہ میں شروع شروع کے حالات ایسے تھے کہ اگر مرد مسلمان ہو گیا ہے تو اس کی بیوی اور بچے غیر مسلم ہیں ۔ اور اگر بیوی مسلمان ہو گئی ہے تو اس کا خاوند غیر مسلم ہے۔ ان حالات میں حکم ہوا ہے کہ بہت ہوشیار رہنا ہو گا۔ ان کی محبت کی وجہ سے اپنا دینی فریضہ میں خلل نہ آنے پائے اور اپنی عاقبت خراب کر بیٹھو)۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کرو۔ یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے۔ پس وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے در گزر فرمائے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔ حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے زبردست اور دانا ہے۔

۱۱۔ سورۃ الانعام

یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو اللہ پر افتراء پردازی کر کے حرام ٹھہرا لیا۔

اے نبی ۔ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ اور انہیں بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ خواہ وہ

Marfat.com

کھلی ہوں یا چھپی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

۱۲۔ سورۃ التحریم

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے۔ جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔ اس وقت کہا جائے گا اے کافرو۔ آج معذرتیں پیش نہ کرو۔ تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے۔

۱۳۔ سورۃ طٰہٰ

اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لئے ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ الرعد (آیت ۱۹ تا ۲۵) ''اپنے رب کی رضا کے لئے صبر سے کام لیتے ہیں۔'' یعنی اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہیں۔ اپنے جذبات اور میلانات کو حدود کا پابند بناتے ہیں۔ خدا کی نافرمانی میں جن جن فائدوں اور لذتوں کا لالچ نظر آتا ہے انہیں دیکھ کر لالچ میں نہیں آجاتے اور خدا کی فرمانبرداری میں جن جن نقصانات اور تکلیفوں کا اندیشہ ہوتا ہے انہیں برداشت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے مومن کی پوری زندگی درحقیقت صبر کی زندگی ہے۔کیونکہ وہ رضائے الٰہی کی امید پر اور آخرت کے پائیدار نتائج کی امید پر اس دنیا میں ضبط نفس سے کام لیتا ہے۔

''اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔'' وہ بدی کے مقابلے میں بدی نہیں بلکہ نیکی کرتے ہیں اور شر کا مقابلہ شر سے نہیں بلکہ خیر سے کرتے ہیں۔ کوئی خواہ ان پر کتنا ہی ظلم کرے وہ جواب میں ظلم نہیں بلکہ انصاف ہی کرتے ہیں۔ کوئی ان کے خلاف

Marfat.com

کتنا ہی جھوٹ بولے وہ جواب میں سچ بولتے ہیں۔
۲ - سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۲۳ تا ۳۷) "تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو۔ مگر صرف اس کی "۔ اس کا مطلب اتنا ہی نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش اور پوجا نہ کرو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ بندگی اور غلامی اور بے چون و چرا اطاعت بھی صرف اسی کی کرو۔ اسی کے حکم کو حکم اور اسی کے قانون کو قانون مانو اور اس کے سوا کسی کا اقتدار اعلیٰ تسلیم نہ کرو۔ "بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔ " اللہ کے بعد انسانوں میں سب سے مقدم حق والدین کا ہے۔ اولاد کو والدین کا مطیع ' خدمت گزار اور ادب شناس ہونا چاہئے۔ معاشرے کا اجتماعی اخلاق ایسا ہونا چاہئے جو اولاد کو والدین سے بے نیاز بنانیوالا نہ ہو بلکہ ان کا احسان مند اور ان کے احترام کا پابند بنائے۔ اور بڑھاپے میں اسی طرح ان کی خدمت کرنا سکھائے جس طرح تمہارے بچپن میں وہ تمہاری پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں۔ " تو انہیں نرم جواب دے دو "۔ آدمی اپنی کمائی اور اپنی دولت کو صرف اپنے ہی لئے مخصوص نہ رکھے بلکہ اپنی ضروریات اعتدال کے ساتھ پورا کرنے کے بعد رشتہ داروں ' اپنے ہمسایوں اور دوسرے حاجت مند لوگوں کے حقوق بھی ادا کرے۔ اجتماعی زندگی میں تعاون ' ہمدردی اور حق شناسی اور حق رسانی کی روح جاری و ساری ہو۔ ایک مسافر جس بستی میں جائے اپنے آپ کو مہمان نواز لوگوں میں پائے۔ جن کے درمیان وہ رہتا ہے ان کی خدمت کرے تو یہ سمجھتے ہوئے کرے کہ ان کا حق ادا کر رہا ہے۔ نہ یہ کہ احسان کا بوجھ ان پر لاد رہا ہے۔ اگر کسی کی خدمت سے معذور ہو تو اس سے معافی مانگے اور خدا سے فضل طلب کرے تاکہ وہ بندگان خدا کی خدمت کے قابل ہو۔
۳ - سورۃ لقمان (آیت ۱۵) "جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان " یعنی جو تیرے علم میں میرا شریک نہیں ہے۔ ایسے شخص کی بات تم ہرگز نہ مانو۔ پھر تمہاری اولاد اور والدین اور تمہیں بھی پلٹنا میری ہی طرف ہے۔
۴ - سورۃ الاحقاف (آیت ۱۵ تا ۱۸) "اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو"۔ مجھے ایسے نیک عمل کی توفیق دے جو اپنی ظاہری صورت میں بھی ٹھیک تیرے

Marfat.com

قانون کے مطابق ہو اور حقیقت میں بھی تیرے ہاں مقبول ہونے کے لائق ہو۔ ایک عمل اگر دنیا والوں کے نزدیک بڑا اچھا ہو۔ مگر خدا کے قانون کی پیروی اس میں نہ کی گئی ہو تو دنیا کے لوگ چاہے اس پر کتنی ہی داد دیں۔ خدا کے ہاں وہ کسی داد کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف ایک عمل شریعت کے مطابق ہوتا ہے اور بظاہر اس میں کوئی نقص نہیں ہوتا مگر نیت کی خرابی ' ریا' خود پسندی ' فقرغرور اور دنیا طلبی اس میں شامل ہوتی ہے تو ایسا عمل اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کے ہاں مقبول ہو۔ ایسے عمل میں خدا کی رضا نہیں ہو گی۔

۵ ۔ سورۃ طور (آیت ۱۷ تا ۲۸) "متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے"۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے انبیاء کی دی ہوئی خبر پر ایمان لا کر دنیا میں ہی نیک عمل کر لئے اور ان اعمال سے پرہیز کیا جن سے انسان جہنم کا مستحق بنتا ہے۔

"ان کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے"۔ اگر اولاد کسی نہ کسی درجہ ایمان میں بھی اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم کی پیروی کرتی رہی ہو تو خواہ ان کے عمل اس مرتبے کی مستحق نہ ہوں جو آباء کو ان کے بہتر ایمان و عمل کی بنا پر حاصل ہو گا۔ پھر بھی یہ اولاد اپنے والدین کے ساتھ ملا دی جاوے گی۔ اور یہ ملانا اس نوعیت کا نہ ہو گا جیسے وقتاً" فوقتاً" کوئی کسی سے جا کر ملاقات کر لیا کرے۔ بلکہ آباء سے ملانے کے لئے اولاد کا درجہ بڑھا کر انہیں اوپر پہنچا دیا جائے گا۔

۶ ۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۸) "جسے تو میرے شریک کی حیثیت سے نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر"۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ۱۸ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا انکی والدہ ابو سفیان کی بھتیجی تھی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ بیٹا مسلمان ہو گیا ہے تو اس نے کہا جب تک تو محمدؐ کا انکار نہیں کرے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیئوں گی اور نہ سایہ میں بیٹھوں گی۔ ماں کا حق ادا کرنا تو اللہ کا حکم ہے۔ تو میری بات نہ مانے گا تو اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ حضرت سعدؓ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ حکم نازل ہوا۔

انسان پر مخلوقات میں سے کسی کا حق سب سے بڑھ کر ہے تو وہ اس کے ماں باپ

Marfat.com

ہیں۔ لیکن ماں باپ بھی اگر انسان کو شرک پر مجبور کریں تو ان کی بات قبول نہ کرنی چاہئے۔ ماں باپ کا یہ حق تو بے شک ہے کہ اولاد ان کی خدمت کرے۔ ان کا ادب و احترام کرے ان کی جائز باتوں میں ان کی اطاعت بھی کرے۔ لیکن یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے علم کے خلاف ان کی اندھی تقلید کرے۔ اگر اولاد کو یہ علم ہو کہ اس کے والدین کا مذہب غلط ہے تو اسے اس مذہب کو چھوڑ کر صحیح مذہب اختیار کرنا چاہئے

''پھر میں تم کو بتا دوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔'' یہ دنیا کی رشتہ داریاں اور ان کے حقوق تو بس اسی دنیا کی حد تک ہیں۔ آخر کار ماں باپ کو اور اولاد کو بھی اپنے خالق کے حضور پلٹ کر جانا ہے اور وہاں ہر ایک کی باز پرس ہونی ہے۔ اگر ماں باپ نے اولاد کو گمراہ کیا ہے تو وہ پکڑے جائیں گے۔ اگر اولاد نے ماں باپ کی خاطر گمراہی قبول کی ہے تو اسے سزا ملے گی اور اگر اولاد نے راہ راست اختیار کی اور ماں باپ کے جائز حقوق ادا کرنے میں بھی کوتاہی نہ کی۔ لیکن ماں باپ نے صرف اس قصور پر اسے ستایا کہ اس نے گمراہی میں ان کا ساتھ کیوں نہ دیا تو وہ اللہ کے مواخذہ سے بچ نہ سکیں گے۔

۷ - سورۃ النساء (آیت ۳۴ تا ۳۶) ''مرد عورتوں پر قوام ہیں۔'' قوام اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد' ادارہ یا نظام کے معاملات کو درست چلانے اور اس کی حفاظت و نگرانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو۔

'' ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے۔ جب تم اسے کسی بات کا حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ تمہارے پیچھے تمہارے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ یہ واضح ہو کہ عورت پر شوہر کی اطاعت سے اہم اقدام اپنے خالق کی اطاعت ہے۔ اگر شوہر خدا کے کسی فرض کی ادائیگی سے روکے تو اس کی اطاعت سے انکار کر دینا عورت کا فرض ہے۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو نفل عبادات کرنے سے منع کرے تو لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے۔

''انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو''۔ یہ تینوں کام

Marfat.com

بیک وقت نہ کریں۔ پہلے سمجھائیں اگر وہ سمجھ جائیں تو ٹھیک ہے۔ پھر خواب گاہ میں علیحدگی اختیار کرو اگر پھر بھی وہ اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو پھر مارنے کا حکم ہے جو بالکل ہلکی قسم کی ہو۔ رسول کریمؐ نے مارنے کو پسند نہیں فرمایا۔ منہ پر نہ مارا جائے۔ بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے کہ جسم پر نشان چھوڑ جائے۔ جن عورتوں سے سرکشی کا اندیشہ ہو یعنی جو خاوند کے حقوق کی حفاظت سے سرکشی کرتی ہوں۔

"پہلو کے ساتھی"۔ اس سے مراد ہم نشین دوست بھی ہے اور ایسا شخص بھی جس سے کہیں کسی وقت آدمی کا ساتھ ہو جائے۔ مثلاً آپ بازار میں جا رہے ہوں اور کوئی شخص آپ کے ساتھ راستہ چل رہا ہو یا سفر کے دوران کوئی شخص آپ کا ہم سفر ہو۔ یہ عارضی ہمسائیگی ہر مہذب اور شریف انسان پر ایک حق عاید کرتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حتی الامکان اس کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔

۸ ۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۶) "اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے"۔ یعنی نبی کریمؐ کا مسلمانوں اور مسلمانوں کا نبی کریمؐ سے جو تعلق ہے وہ تمام دوسرے انسانی تعلقات سے ایک بالا تر نوعیت رکھتا ہے۔ کوئی رشتہ اس رشتے سے اور کوئی تعلق اس تعلق سے جو نبی کریمؐ اور اہل ایمان کے درمیان ہے۔ ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے لئے ان کے ماں باپ سے بڑھ کر شفیق و رحیم اور ان کی اپنی ذات سے بھی بڑھ کر خیر خواہ ہیں۔ ان کے ماں باپ اور ان کے بیوی بچے انکو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ان کے ساتھ خود غرضی برت سکتے ہیں۔ ان کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ ان سے غلطیوں کا ارتکاب کرا سکتے ہیں۔ ان کو جہنم میں دھکیل سکتے ہیں۔ مگر نبی کریمؐ ان کے حق میں وہی بات کرنے والے ہیں۔ جس میں ان کی حقیقی فلاح ہو۔ رسول کریمؐ کا قول ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ اور اولاد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں"۔

۹ ۔ سورۃ الانعام (آیت ۱۵۱) "بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ"۔ قرآن میں

Marfat.com

زنا ' عمل قوم لوط ' برہنگی ' جھوٹی تہمت اور باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے کو فحش افعال میں شمار کیا ہے۔ حدیث میں چوری ' شراب نوشی اور بھیک مانگنے کو من جملہ فواحش میں شمار کیا ہے۔

"ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ"۔ قرآن میں تین صورتیں بیان کی ہیں اور دو صورتیں اس پر زاید نبی کریمؐ نے بیان فرمائی ہیں۔

(الف) انسان کسی دوسرے انسان کے قتل عمد کا مجرم ہو اور اس پر قصاص کا حق قائم کیا گیا ہو۔

(ب) دین حق کے قیام کی راہ میں مزاحم ہو اور اس سے جنگ کئے بغیر چارہ نہ رہا ہو۔

(ج) دارالسلام کی حدود میں بد امنی پھیلائے یا اسلامی حکومت کو الٹنے کی کوشش کرے۔ یہ دو صورتیں حدیث میں ارشادہیں۔

(د) شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے

(ر) ارتداد اور خروج از اسلام کا مرتکب ہو۔

ان پانچ صورتوں کے سوا کسی صورت میں انسان کے لئے حلال نہیں ہے خواہ وہ مومن ہو یا ذمی یا عام کافر۔

۱۰ - سورۃ طٰہ (آیت ۱۳۲) "اپنے اہل و عیال کونماز کی تلقین کرو" یعنی تمہارے بچوں کو اپنی تنگ دستی و خستہ حالی کے مقابلہ میں ان حرام خوروں کے عیش و عشرت دیکھ کر دل شکستہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو جو ان کے زاویہ نظر کو بدل دے گی۔ وہ پاک رزق پر صابر و قانع ہو جائیں گے اور اس بھلائی کو جو ایمان و تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اس عیش پر ترجیح دینے لگیں گے جو فسق و فجور اور دنیا پرستی سے حاصل ہوتی ہے۔

تشریح

۱۔ حضرت خاہمہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔ وہ

Marfat.com

کہنے لگا۔ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا! تو جا۔ انہیں میں جہاد کر۔

۲ ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا اندھیرا شروع ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو۔ گھر سے باہر نہ جانے دو۔ کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے۔ اس وقت بچوں کو چھوڑ دو۔

۳ ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ سلوک کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر پوچھا کس کا۔ فرمایا۔ تیرے باپ کا۔

۴ ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو بڑے بڑے گناہ بتاؤں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

۵ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس کو روزی کشادہ اور عمر دراز ہونے کی خواہش ہو۔ وہ رشتہ داروں سے بہتر سلوک کرے۔

۶ ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے۔

Marfat.com

میاں بیوی کے حقوق

(۱) سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸

(۲) سورۃ النساء آیت ۳۴ - ۳۵ - ۱۲۸ تا ۱۳۰

(۳) سورۃ الروم آیت ۲۱

۱- سورۃ البقرۃ

عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں۔ جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو اس پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔

۲- سورۃ النساء

مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ (یعنی نگہداشت اور حفاظت کرنے والے)۔ اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں۔ وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں۔ اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا اور بالاتر ہے۔ اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔ وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بد سلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم لوگ احسان

Marfat.com

سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہو گا۔ بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔ تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا قانون الٰہی کا منشاء پورا کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو۔ اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ لیکن اگر زوجین ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔

۳۔ سورۃ الروم

اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

تشریح

۱۔ سورۃ النساء۔ آیت ۳۴ ۔ ۳۵) "مرد عورتوں پر قوام ہیں۔" قوام اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد۔ ادارے یا نظام کے معاملات کو درست چلانے اور اس کی حفاظت و نگرانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو۔

"ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے" اللہ نے ایک صنف کو دوسرے پر بعض ایسی خصوصیات اور قوتیں عطا کی ہیں۔ کہ دوسری صنف کو نہیں دیں یا اس سے کم دی ہیں۔ اس بنا پر خاندانی نظام میں مرد ہی قوام ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اور عورت فطرۃً ایسی بنائی گئی ہے کہ اسے خاندانی زندگی میں مرد کی حفاظت و خبر گیری کے تحت رہنا چاہئے۔

"بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے۔ جب تم اسے کسی بات کا حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ

Marfat.com

تمہارے پیچھے تمہارے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرے" یہ ذہن نشین رہے کہ عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت سے اہم اپنے خالق کی اطاعت ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شوہر خدا کے عاید کئے ہوئے فرائض سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو عورت کو اس کی اطاعت سے انکار کر دینا فرض ہے۔ اس صورت میں اگر عورت اطاعت کرے گی تو گناہ گار ہو گی۔ البتہ اگر شوہر اپنی بیوی کو نفل یا نفلی روزے ترک کر دینے کے لئے کہے تو عورت کو اس کی اطاعت کرنا لازم ہے۔ اس صورت میں اگر نوافل ادا کئے گئے تو مقبول نہ ہوں گے۔

"خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو" ان تینوں تدبیروں کی اجازت ہے۔ لیکن یہ بیک وقت نہ کرنی چاہئے۔ جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے کی بادل نخواستہ اجازت دی ہے۔ اور اسے ناپسند فرمایا ہے۔ منہ پر نہ مارا جائے۔ بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جس سے جسم پر نشان پڑ جائے۔

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں عورتیں بہت ہیں۔ وہ کفر کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا اللہ کا کفر کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ خاوند کا کفر یعنی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تو ایک عورت سے ساری عمر احسان کرے پھر وہ ایک ذرا سی بات تجھ سے دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو۔ تو کہنے لگتی ہے۔ میں نے تجھ سے کوئی بھلائی نہیں پائی۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا جب کوئی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے اللہ کا حکم سمجھ کر خرچ کرے تو صدقے کا ثواب پائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا۔ میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا۔ ان کو تنگ نہ کرنا۔ کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے۔ اور پسلی کا اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے۔ (عورت کی زبان بھی دراز اور تلخ ہوتی ہے۔) اگر تو اس کو زور سے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی پر سیدھی نہ

Marfat.com

ہو گی۔ یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی ہی رہنے دے۔ غرض میری نصیحت مانو۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔

Marfat.com

پردہ کے احکام

(۱) سورۃ الاحزاب آیت ۳۰ تا ۳۳ - ۵۳ تا ۵۹

(۲) سورۃ النور آیت ۲۷ تا ۳۱ - ۵۸ تا ۶۱

۱- سورۃ الاحزاب

نبی کی بیویو۔ (اس وقت حضرت عائشہؓ حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ آپؐ کے نکاح میں تھیں)۔ تم میں سے جو کسی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ اللہ کے لئے یہ بہت آسان کام ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی۔ اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لئے رزق کریم مہیا کر رکھا ہے۔

نبیؐ کی بیویو۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ (و خطاب ازواج مطہرات کو ہے مگر مقصود ان احکامات کا آغاز رسول کریم کے گھر سے کرنا ہے۔ تاکہ مسلمان خواتین خود اس کی تقلید کریں) اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے۔ بلکہ صاف سیدھی بات کرو اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبیؐ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔ نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ۔ مگر جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔ تمہاری یہ حرکتیں نبیؐ کو تکلیف دیتی ہیں۔ مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔ اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تمہارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کو تکلیف دو۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے

Marfat.com

بعد ان کی عورتوں سے نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ تم خواہ کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

ازواج نبیؐ کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ان کے باپ۔ان کے بیٹے ان کے بھائی۔ ان کے بھتیجے۔ ان کے بھانجے۔ ان کے میل جول کی عورتیں اور ان کے مملوک گھروں میں آئیں۔ اے عورتو۔ تمہیں اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

اے نبی۔اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

۲۔ سورۃ النور

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو۔ اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ البتہ تمہارے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہو اور جن میں تمہارے فائدے یا کام کی کوئی چیز ہو۔ تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو

Marfat.com

خبر ہے۔

اے نبیؐ۔ مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔

اے نبیؐ۔ مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے کہ جو خود ظاہر ہو جائے۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے۔ شوہر' باپ' شوہروں کے باپ' اپنے بیٹے' شوہروں کے بیٹے' بھائی' بھائیوں کے بیٹے' بہنوں کے بیٹے' اپنے میل جول کی عورتیں۔ اپنے مملوک وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو۔ تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو۔ توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ لازم ہے کہ تمہارے مملوک اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں۔ تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔ اور دوپہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو۔ اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہارے لئے پردے کے ہیں۔ ان کے بعد وہ بلا اجازت آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے ارشادات کی توضیح کرتا ہے۔ اور وہ علیم و حکیم ہے اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہے۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے سامنے کھولتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔ اور جو عورتیں جوانی سے گزر بیٹھی ہوں۔ نکاح کی امید وار نہ ہوں وہ اگر اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم وہ بھی حیا داری ہی

Marfat.com

برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا یا لنگڑا یا مریض کسی کے گھر سے کھا لے اور نہ تمہارے اوپر اس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماں نانی کے گھروں سے۔ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔ یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔ یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے ' یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے ' یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔ یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ اس میں کوئی بھی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو۔ دعائے خیر۔ اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی۔ بڑی بابرکت اور پاکیزہ۔ اس طرح اللہ تمہارے سامنے آیات بیان کرتا ہے۔ توقع ہے کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو گے۔

تشریح

۱۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۳۰ تا ۳۴) "اسے دوہرا عذاب دیا جاوے گا" اس سے مقصود حضور کی ازواج کو یہ احساس دلانا ہے کہ اسلامی معاشرہ میں ان کا مقام جس قدر بلند ہے اسی کے لحاظ سے ان کی ذمہ داریاں بھی سخت ہیں۔ اس لئے ان کا اخلاقی رویہ نہایت بلند ہونا چاہئے۔ یہاں ازواج مطہرات کے واسطہ سے عام انسانوں کو یہ یاد دلایا جا رہا ہے جتنی ذمہ داری زیادہ ہو گی اتنی ہی اس سے کوئی گناہ سرزد ہونے پر پوچھ گچھ بھی زیادہ ہو گی ۔ گناہ پر دوہرے عذاب اور نیکی پر دوہرے اجر کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ نے معاشرہ میں بلند مقام عطا کیا ہوتا ہے اور بالعموم وہ لوگوں کے رہنما بن جاتے ہیں انکی برائی تنہا ان کی برائی نہیں ہوتی بلکہ ایک قوم کے بگاڑ کا موجب ہوتی ہے اور ان کی بھلائی بھی پورے معاشرہ کی بھلائی کا موجب بنتی ہے۔ جب وہ نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اپنی نیکی کے ساتھ دوسروں کی بھلائی کا بھی ثواب ملتا ہے۔

"نبی کی بیویو۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو" ازواج مطہرات کو مخاطب کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اس پاکیزہ طرز زندگی کی

Marfat.com

ابتداء ہو گی تو باقی سارے مسلمان گھرانوں کی خواتین خود اس کی تقلید کریں گی۔ کیونکہ یہی گھران کے لئے نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

"دبی زبان سے بات نہ کرو ------ بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔" یعنی ضرورت پیش آنے پر کسی مرد سے بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن ایسے مواقع پر عورت کا لہجہ اور انداز گفتگو ایسا ہونا چاہئے جس سے بات کرنے والے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ گزرے کہ اس عورت سے کوئی اور توقع بھی کی جا سکتی ہے۔ اس کے لہجہ میں کوئی لوچ نہ ہو۔ اس کی باتوں میں کوئی لگاوٹ نہ ہو۔ اس کی آواز میں دانستہ کوئی شیرینی گھلی ہوئی نہ ہو جو سننے والے مرد کے جذبات میں انگیخت پیدا کرے اور اسے آگے قدم بڑھانے کی ہمت دلائے۔ اگر کسی مرد سے بات کرنا پڑے تو پوری احتیاط کے ساتھ بات کریں۔ اسی بنا پر عورت کے لئے اذان دینا ممنوع ہے اور نماز با جماعت میں امام غلطی کرے تو مرد کی طرح سبحان اللہ کہنے کی عورت کو اجازت نہیں بلکہ صرف ہاتھ پر ہاتھ مار کر آواز پیدا کرنی چاہئے تاکہ امام کو غلطی کا احساس ہو جائے۔

"گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔" یعنی عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے اور اس دائرے میں رہ کر اپنے فرائض انجام دے اور گھر سے باہر ضرورت کے بغیر نہ نکلے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عورتوں نے حضور سے عرض کیا کہ مرد جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مردوں کے برابر اجر مل سکے۔ حضور نے فرمایا "جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پا لے گی"۔ مطلب یہ ہے کہ مجاہد اسی وقت ہی دل جمعی کے ساتھ لڑ سکتا ہے جب کہ اسے گھر کی طرف سے پورا اطمینان ہو کہ اس کی بیوی گھر اور بچوں کو سنبھالے بیٹھی ہو۔ یہ اطمینان جو عورت اپنے مرد کو فراہم کرے گی وہ اپنے خاوند کے ساتھ جہاد میں برابر کی شریک ہو گی۔ عورت دور جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگھار دوسروں کو نہ دکھائے۔

"تم اہل بیت نبیؐ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے"۔

Marfat.com

اہل بیت نبیؐ سے مراد رسول کے سب اہل خانہ۔ یعنی ازواج مطہرات اور رسول کریم کی اولاد ہے۔

(آیت ۵۳۔ تا ۵۹۔) ''گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو'' قدیم زمانے میں اہل عرب بے تکلف ایک دوسرے کے گھروں میں چلے جاتے تھے۔ اگر کسی شخص سے ملنا بھی ہوتا تو گھر کے اندر داخل ہو کر پوچھا کرتے تھے۔ یہ جاہلانہ طریقہ بہت سی خرابیوں کا موجب تھا۔ اس لئے پہلے نبی کریم کے گھروں میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ کوئی شخص خواہ قریبی ہو یا دور کا رشتہ دار ہو یا دوست ہو یا اجنبی۔ آپ کے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔ پھر سورۃ نور میں اس قاعدے کو تمام مسلمانوں کے گھروں میں رائج کرنے کا حکم دیا گیا۔

''جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔'' بعض لوگ کھانے کی دعوت پر بلائے جاتے تو فارغ ہو جانے کے بعد بیٹھے رہتے اور آپس میں گفتگو کا سلسلہ چھیڑ دیتے۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہ ہوتی کہ صاحب خانہ اور گھر کے دوسرے لوگوں کو زحمت ہوتی ہے۔ ناشائستہ لوگ اپنی اس عادت سے نبی کریم کو تنگ کرتے رہتے تھے۔ اور آپ اپنے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اس کو برداشت کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ حضرت زینب کی دعوت ولیمہ کے موقع پر کچھ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ جو رسول کریم کو بہت ناگوار گذرا اس وقت یہ احکام نازل ہوئے۔

''یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف دو'' یہ اشارہ ہے ان الزام تراشیوں کی طرف جو ان دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منافقین اور بعض ضعیف الایمان مسلمان کر رہے تھے۔

'' اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔'' اس قطعی حکم کے آجانے کے بعد آئندہ کسی ایسے شخص کو گھروں میں بے حجاب آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ جو ان مستثنیٰ رشتہ داروں کے دائرے سے باہر ہو۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تمہارا فعل خدا تو دیکھ رہا ہے۔ اگر تم شوہر کی موجودگی میں پردے کی پابندی کرو

Marfat.com

اوراس کی عدم موجودگی میں پردے کی پرواہ نہ کرو۔ تو اچھا فعل نہیں ہے۔ کیونکہ خدا دیکھ رہا ہے۔

"اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ---- تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو" اللہ کی طرف سے اپنے نبی پر صلوۃ کا مطلب ہے کہ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے ۔ آپ کی تعریف فرماتا ہے۔ آپ کے کام میں برکت دیتا ہے۔ آپ کا نام بلند کرتا ہے۔ اور آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔ ملائکہ بھی آپ سے غایت درجہ کی محبّت رکھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ بلند مرتبے عطا فرمائے آپ کے دین کو سربلند کرے۔ آپ کی شریعت کو فروغ بخشے۔ اور آپ کو مقام محمود پر پہنچائے۔ اے لوگو ۔ جن کو محمد رسول اللہ کی بدولت راہ راست نصیب ہوئی ہے۔ تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے احسان عظیم کا حق ادا کرو۔ تم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے اس نے تمہیں علم کی روشنی دی تم اخلاق کی پستیوں میں گرے ہوئے تھے اس نے تمہیں اٹھایا۔ اس نے تمہیں بہترین انسانی تہذیب سے آراستہ کیا۔ اس کے حق میں وہی دعا کرو جو اللہ کے فرشتے شب و روز اس کے لئے کر رہے ہیں۔ کہ اے رب دوجہان جس طرح تیرے نبیؐ نے ہم پر بے پایاں احسانات کئے ہیں تو بھی ان پر بے حدو حساب رحمت فرما۔ ان کا مرتبہ دنیا میں سب سے زیادہ بلند کر اور آخرت میں بھی انہیں تمام مقربین سے بڑھ کر تقرب عطا فرما۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سلمو تسلیما کا مطلب ہے کہ ان کے حق میں کامل سلامتی کی دعا کرو۔ تم پوری طرح دل و جان سے ان کا ساتھ دو اور ان کی مخالفت سے پرہیز کرو اور ان کے سچے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس پر ساری امت متفق ہے کہ نبیؐ پر درود بھیجنے کا بہت زیادہ ثواب ہے اور درود کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ در حقیقت کثرت درود ایک پیمانہ ہے جو ناپ کر بتا دیتا ہے کہ دین محمدی سے آدمی کا کتنا گہرا تعلق ہے اور نعمت ایمان کی کتنی قدر اس کے دل میں ہے۔اسی بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ درود بھیجتا رہے۔ پھر فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر

Marfat.com

دس بار درود بھیجتا ہے۔ قیامت کے روز میرے ساتھ رہنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔ پھر فرمایا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

"اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں" اس کا مطلب ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ کر اس کا ایک پلو لٹکا لیا کریں۔ حضرت ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبیدہ کا قول نقل کیا ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپا لیں اور صرف آنکھیں کھلی رکھیں۔ علامہ زمخشری کہتے ہیں وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اس سے اپنے چہرے اور اپنے اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیں۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری کہتے ہیں اپنے اوپر چادر لٹکا لیں اس طرح عورتوں کو سر اور چہرہ ڈھانکنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام رازی کہتے ہیں اس سے مقصود یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ یہ بدکار عورتیں نہیں ہیں۔ کیونکہ جو عورت اپنا چہرہ چھپائے گی حالانکہ چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے اس سے کوئی شخص یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا ستر غیر کے سامنے کھولنے پر راضی ہو گی۔ اس طرح ہر شخص جان لے کہ یہ باپردہ عورتیں ہیں۔

"تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں"۔ اس سادہ اور حیادار لباس میں دیکھ کر ہر دیکھنے والا جان لے کہ وہ شریف اور باعصمت عورتیں ہیں۔ نہ ستائی جائیں سے مراد ہے ان کو نہ چھیڑا جائے۔

چادر اوڑھنے کا جو حکم نازل ہوا ہے اس کا منشا اجنبیوں سے اپنی زینت چھپانا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ منشا اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب چادر بجائے خود سادہ ہو ورنہ ایک مزین اور جاذب نظر کپڑا لپیٹ لینے سے یہ منشا الٹا فوت ہو جائے گا۔

۲۔ سورۃ النور (آیت ۲۷ تا ۳۱ ۔ ۵۸ تا ۶۱) "دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو" اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک ان کو مانوس نہ کر لو یا ان کا انس معلوم نہ کر لو۔ یعنی یہ

Marfat.com

معلوم نہ کر لو کہ تمہارا آنا صاحب خانہ کو ناگوار تو نہیں ہے۔ وہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کے گھر میں داخل ہو۔ اس حکم کے نازل ہونے پر رسول کریم نے معاشرے میں جو آداب و قواعد جاری فرمائے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(i) دوسروں کے گھروں میں جھانکنا۔ باہر سے نگاہ ڈالنا حتیٰ کہ دوسرے کا خط بلا اجازت پڑھنا۔ یہ سب منع فرمائے۔ ایک روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ جب نگاہ ہی داخل ہو گئی تو اجازت طلب کرنے کا کیا مقصد اجازت مانگنے کے لئے عین دروازہ کے سامنے کھڑا ہونے سے منع فرمایا۔ ایک طرف کھڑے ہو کر دستک دو یا آواز دو۔ اور تین دفعہ ایسا کرنے سے اگر جواب نہ ملے تو چلے جانا چاہیے۔

(ii) فقہا نے نگاہ ہی کے حکم میں سماعت کو بھی شامل کیا ہے۔ مثلاً اندھا آدمی اگر بلا اجازت آئے تو اس کی نگاہ نہ پڑے گی مگر اس کے کان تو گھر والوں کی باتیں بلا اجازت سنیں گے۔

(iii) اجازت لینے کا حکم صرف دوسروں کے گھر جانے کی صورت ہی میں نہیں ہے بلکہ خود اپنی ماں بہنوں کے پاس جانے کی صورت میں بھی ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم سے پوچھا کہ میں اپنی ماں کے پاس جاتے وقت بھی اجازت لوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اپنی ماں کو برہنہ یا نیم برہنہ دیکھے۔

(iv) اجازت لینے کے حکم سے صرف یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ کسی کے گھر اچانک کوئی مصیبت آجائے مثلاً آگ لگ جائے یا چور گھس آئے۔ تو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

(v) اجازت لیتے وقت اپنا نام لینا چاہیے۔ دریافت کرنے پر یہ نہ کہے کہ "میں ہوں" بلکہ نام بتائے۔

(iv) اجازت دینے والا شخص یا خود صاحب خانہ ہو یا کوئی ذمہ دار قسم کا فرد۔ اگر کوئی چھوٹا بچہ اجازت دے دے تو اس پر اعتماد کر کے داخل نہ ہونا چاہیے۔

(vii) اجازت نہ ملنے کی صورت میں اصرار کرنا یا جم کر دروازے پر کھڑے ہو جانا جائز نہیں ہے۔ اگر تین دفعہ اجازت طلب کرنے پر اجازت نہ ملے یا ملنے سے انکار کر

Marfat.com

دے تو چلے جانا چاہئے۔

''مومن مردوں کو کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں'' اس کا مطلب ہے کہ پوری طرح نظر بھر کر نہ دیکھنا اور نگاہوں کو دیکھنے کے لئے بالکل آزادانہ چھوڑ دینا۔ اس حکم کی جو تشریح سنت نے کی ہے وہ یہ ہے۔

(الف) آدمی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنی بیوی یا اپنی محرم خواتین کے سوا کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے۔ ایک دفعہ اچانک نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے حضرت ابو امامہ کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا ''جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے حسن پر پڑے اور وہ نگاہ ہٹا لے تو اللہ اس کی عبادت میں لطف اور لذت پیدا کر دیتا ہے۔

(ب) بخاری شریف اور مسلم کی روایت ہے کہ ایک خاتون ام خلاد کا لڑکا ایک جنگ میں شہید ہو گیا وہ اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے رسول کریم کے پاس آئیں۔ مگر اس حال میں چہرے پر نقاب تھا۔ صحابہ نے حیرت کے ساتھ کہا کہ اس وقت بھی تمہارے چہرے پر نقاب ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ میں نے بیٹا تو ضرور کھویا ہے مگر اپنی حیا تو نہیں کھو دی۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ہم لوگ بحالت احرام مکہ کی طرف جا رہے تھے جب مسافر ہمارے پاس سے گذرنے لگتے ہم عورتیں اپنے سر سے چادر کھینچ کر منہ پر ڈال لیتیں اور جب وہ گذر جاتے تو ہم منہ کھول لیتی تھیں۔

(ج) غض بصر کے اس حکم سے مستثنیٰ صرف وہ صورتیں ہیں جن میں کسی عورت کو دیکھنے کی کوئی حقیقی ضرورت ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔ اس غرض سے عورت کو دیکھ لینے کی اجازت ہے بلکہ ایسا کرنا مستحب بھی ہے۔

(د) غض بصر کے حکم کا منشاء یہ بھی ہے کہ آدمی کسی عورت یا مرد کے ستر پر نگاہ نہ ڈالے۔ شرگاہوں کی حفاظت سے مراد محض ناجائز شہوت رانی سے پرہیز ہی نہیں ہے بلکہ اپنے ستر کو دوسروں کے سامنے کھولنے سے پرہیز بھی ہے۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے اس حصہ کو بیوی کے سوا کسی دوسرے کے سامنے کھولنا قطعاً'' حرام ہے۔

Marfat.com

"مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔ شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں۔" عورتوں کو بھی غیر مردوں کو نہ دیکھنا چاہئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ رسول کریم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہ حضرت ام مکتومؓ آگئے جو اندھے تھے اور حضرت خدیجہؓ کے چچیرے بھائی تھے۔ آپؐ نے دونوں بیویوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اندھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔ کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں۔

عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے سوا سارا جسم ہے جسے شوہر کے سوا دوسرے مرد حتیٰ کہ باپ اور بھائی کے سامنے بھی نہیں کھلنا چاہئے اور عورت کو ایسا باریک اور چست لباس بھی نہیں پہننا چاہئے جس سے بدن کی ساخت نمایاں ہو۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ان کی بہن حضرت اسماء رسول کریم کے سامنے آئیں اور وہ باریک لباس پہنے ہوئی تھیں۔ رسول کریم نے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھ کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے۔

"اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔" اہل ایمان کی خواتین نے یہ حکم سنتے ہی فوراً جس طرح اس کی تعمیل کی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں اٹھیں اور کسی نے اپنی چادر اٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنایا اور اوڑھ لیا۔ دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں سب دوپٹے اوڑھے ہوئے تھیں ۔ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے کپڑے بنائے "اپنے میل جول کی عورتیں اپنے مملوک وہ زیر دست مرد جو کسی قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں"۔ اس سے مراد صرف مسلمان عورتیں ہیں۔ غیر مسلم عورتیں خواہ وہ ذمی ہوں یا کسی اور قسم کی۔ مسلمان عورتوں کو ان سے اسی طرح پردہ کرنا چاہئے جس طرح مردوں سے کرتی ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ ان کے میل جول کی عورتیں ان کی جانی بوجھی عورتیں۔ ان سے تعلقات رکھنے والی عورتیں اور ان کے کام کاج میں حصہ لینے والی عورتیں مراد ہیں۔ جو اجنبی ہوں اور ان کے اخلاق و تہذیب کا حال معلوم نہ ہو۔

Marfat.com

ان سے میل ملاپ رکھنے کی ممانعت ہے۔ مملوک سے مراد لونڈیاں ہیں۔ جو کسی عورت کی ملک میں ہوں۔ "وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ "یعنی جن میں ابھی صنفی احساسات بیدار نہ ہوئے ہوں۔ یہ تعریف زیادہ سے زیادہ دس بارہ برس کی عمر تک کے لڑکوں پر صادق آسکتی ہیں۔ اس سے زیادہ عمر کے لڑکے اگرچہ نابالغ ہوں مگر ان میں صنفی احساسات بیدار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

" جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے" رسول کریم نے اس حکم کو صرف زیور کی جھنکار تک محدود نہیں رکھا ہے۔ بلکہ اس سے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ نگاہ کے سوا دوسرے حواس کو مشتعل کرنے والی چیزیں بھی اس مقصد کے خلاف ہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اظہار زینت سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ عورتیں خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں۔ خوشبو لگا کر عورت کا مسجد میں جانا بھی منع ہے۔ اس بات کو بھی آپ نے ناپسند فرمایا کہ عورتیں بلا ضرورت اپنی آواز مردوں کو سنائیں۔ ضرورت پڑنے پر بات کرنے کی اجازت تو قرآن میں دی گئی ہے۔

"یہ تین وقت تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں۔" ان اوقات میں تم لوگ تنہا یا اپنی بیویوں کے ساتھ ایسی حالتوں میں ہوتے ہو جن میں گھر کے بچوں اور خادموں کا اچانک تمہارے پاس آجانا مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا ان کو ہدایت کرو کہ ان تین وقتوں میں جب وہ تمہاری خلوت کی جگہ آنا چاہیں تو پہلے اجازت لے لیا کرو۔

"ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے" جہاں تک معذور آدمی کا تعلق ہے وہ اپنی بھوک رفع کرنے کے لئے ہر گھر اور ہر جگہ سے کھا سکتا ہے۔ اس کی معذوری بجائے خود سارے معاشرہ پر اس کا حق قائم کر دیتی ہے اس لئے جہاں سے بھی اسے کھانا ملے وہ اس کے لئے جائز ہے۔ عام آدمی کے لئے جن کا ذکر کیا گیا ہے یکساں ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ صاحب خانہ اجازت دے تو کھائیں ورنہ خیانت ہو گی۔ آدمی اگر ان کے ہاں جائے اور گھر کا مالک

Marfat.com

موجود بھی نہ ہو تو اس کی بیوی بچے کھانا پیش کریں تو بے تکلف کھا سکتا ہے۔ دوستوں کے معاملہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ ان سے مراد بے تکلف دوست ہیں۔ جن کی غیر موجودگی میں اگر کھانا کھا لیا جائے تو انہیں ناگوار نہ ہو گا۔

Marfat.com

جنت

(۱)	سورۃ الرعد	آیت ۳۵
(۲)	سورۃ آل عمران	آیت ۱۴ تا ۱۷
(۳)	سورۃ العنکبوت	آیت ۵۸
(۴)	سورۃ النساء	آیت ۵۷ - ۱۲۲
(۵)	سورۃ التوبہ	آیت ۷۱ - ۷۲
(۶)	سورۃ الکہف	آیت ۳۰ - ۳۱
(۷)	سورۃ الحج	آیت ۲۳
(۸)	سورۃ الفاطر	آیت ۳۳ تا ۳۵
(۹)	سورۃ یٰسین	آیت ۵۴ تا ۵۸
(۱۰)	سورۃ الصفت	آیت ۴۰ تا ۴۹
(۱۱)	سورۃ ص	آیت ۴۸ تا ۵۳
(۱۲)	سورۃ الزخرف	آیت ۶۹ تا ۷۳
(۱۳)	سورۃ الدخان	آیت ۵۱ تا ۵۷
(۱۴)	سورۃ محمدؐ	آیت ۱۵
(۱۵)	سورۃ ق	آیت ۳۰ تا ۳۵
(۱۶)	سورۃ الطور	آیت ۱۷ تا ۲۸
(۱۷)	سورۃ واقعہ	آیت ۱۰ تا ۳۹
(۱۸)	سورۃ التحریم	آیت ۸
(۱۹)	سورۃ الدہر	آیت ۵ تا ۲۲
(۲۰)	سورۃ النباء	آیت ۳۱ تا ۳۷
(۲۱)	سورۃ المطففین	آیت ۱۸ تا ۲۸
(۲۲)	سورۃ الغاشیہ	آیت ۸ تا ۱۶

Marfat.com

(۲۳) سورۃ البینہ آیت ۷ - ۸

۱- سورۃ الرعد

خدا ترس انسانوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔ یہ انجام ہے متقی لوگوں کا۔ اور منکرین حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

۲- سورۃ آل عمران

لوگوں کے لئے مرغوبات نفس ' عورتیں۔ اولاد۔ سونے چاندی کے ڈھیر۔ چیدہ گھوڑے۔ مویشی اور زرعی زمینیں۔ بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ اللہ کے پاس ہے۔ کہو۔ میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے ؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو گی۔ پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی۔ اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں "کہ مالک ہم ایمان لائے۔ ہماری خطاؤں سے در گزر فرما۔ اور ہمیں آتش دوزخ سے بچالے" یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں۔ راست باز ہیں فرمانبردار اور فیاض ہیں۔ اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

۳- سورۃ العنکبوت

اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں۔ ان کو ہم جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں رکھیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

۴ - سورۃ النساء

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور انکو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

رہے وہ لوگ جو نیک عمل کریں اور ایمان لے آئیں۔ تو انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہے۔

۵ - سورۃ التوبہ

مومن مرد اور مومن عورتیں۔ یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودگی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

۶ - سورۃ الکھف

رہے وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں۔ تو یقیناً ہم نیکو کار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ ان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے۔ باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکئے لگا کر بیٹھیں گے۔ بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!

Marfat.com

۷ - سورۃ الحج

دوسری طرف جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جاویں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔ ان کو پاکیزہ بات قبول کرنے کی ہدایت بخشی گئی اور انہیں خدائے ستودہ صفات کا راستہ دکھایا گیا۔

۸ - سورۃ الفاطر

اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے یہی بہت بڑا فضل ہے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں۔ جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جاہئے گا۔ وہاں ان کا لباس ریشم کا ہو گا اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے۔ اور نہ تھکان لاحق ہوتی ہے۔

۹ - سورۃ یٰسین

آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم عمل کرتے رہے تھے۔ آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں مسندوں پر تکئے لگائے ہوئے۔ ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لئے وہاں موجود ہیں۔ جو کچھ وہ طلب کریں ان کے لئے حاضر ہے رب رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے۔

۱۰ - سورۃ الصفت

مگر اللہ کے چیدہ بندے اس انجام بد سے محفوظ ہوں گے۔ ان کے لئے جانا بھوجا رزق ہے۔ ہر طرح کی لذیذ چیزیں۔ اور نعمت بھری جنتیں ہیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے شراب کے چشموں سے ساغر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت ہوگی۔ نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر ہو گا اور نہ ان کی عقل اس سے

Marfat.com

خراب ہو گی۔ اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔

۱۱۔ سورۃ ص

متقی لوگوں کے لئے یقیناً بہترین ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے والی جنتیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔ ان میں وہ تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ خوب خوب فواکہ اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔ اور ان کے پاس شرمیلی کم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ یہ تو ہے متقیوں کا انجام۔

۱۲۔ سورۃ الزخرف

اس روز ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا۔ "کہ میرے بندو۔ آج تمہارے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔ ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہو گی۔ ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لیے یہاں بکثرت فواکہ موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے "

۱۳۔ سورۃ الدخان

خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں حریر و دیبا کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہو گی ان کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی۔ اور اللہ اپنے فضل سے ان کو جہنم کے عذاب سے بچا دے گا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

Marfat.com

۱۴- سورۃ محمدؐ

پرہیز گار لوگوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو گا۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوں گی۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی اس میں ان کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصہ میں یہ جنت آنے والی ہے) ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا۔

۱۵- سورۃ ق

وہ دن جب کہ ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے ؟ اور وہ کہے گی کہ اور کچھ ہے ؟ اور جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی۔ کچھ بھی دور نہ ہو گی۔ ارشاد ہو گا۔ "یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہر اس شخص کے لئے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا۔ جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا۔ اور جو دل گرویدہ لئے ہوئے آیا ہے۔ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ ' وہ دن حیات ابدی کا دن ہو گا وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے ار ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لئے ہے۔

۱۶- سورۃ الطور

متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ لطف لے رہے ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کا رب انہیں دے گا اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ ان سے کہا جائے گا۔ کھاؤ پیؤ مزے سے اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی کسی درجہ ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اس اولاد کو بھی ہم جنت میں ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔ ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت

Marfat.com

جس چیز کو ان کا دل چاہے گا۔ خوب دیئے چلے جائیں گے وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے۔ جس میں نہ یا وہ گوئی ہو گی نہ بد کرداری۔ اور ان کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی کی خدمت کے لئے مخصوص ہوں گے۔ ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے دنیا میں گذرے ہوئے حالات پوچھیں گے یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے۔

آخر کار۔ اللہ نے ہم پر فضل کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے۔ وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے۔

۱۷۔ سورۃ واقعہ

وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ مرصع تختوں پر تکئے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے لبریز پیالے اور کنیٹر اور ساغر لئے دوڑتے پھرتے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ اور ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے کہ جسے چاہئیں چن لیں۔ اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کو چاہئیں استعمال کریں۔ اور ان کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ سب کچھ ان اعمال کی جزا کے طور پر انہیں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ وہاں وہ کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔ جو بات بھی ہو گی ٹھیک ہو گی۔

اور دائیں بازو والے۔ دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں اور تہ برتہ چڑھے ہوئے کیلوں اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں۔ اور ہر دم رواں پانی۔ اور کبھی نہ ختم ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔ ان کی بیویوں کو خاص طور پر نئے سرے سے پیدا

Marfat.com

کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے۔ اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لئے ہے۔ وہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے بھی بہت۔

۱۸- سورۃ التحریم

اے لوگو - جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے توبہ کرو۔ خالص توبہ۔ بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے۔ اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ وہ دن ہو گا جب اللہ اپنے نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہم سے در گزر فرما۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے نبیؐ کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۱۹- سورۃ الدھر

نیک لوگ جنت میں شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہو گی - یہ ایک بہتا چشمہ ہو گا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہو گی۔ اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہو گا پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا۔ وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی اور نہ جاڑے کی ٹھر۔ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر

Marfat.com

رہی ہو گی۔ اور اس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جائیں گے۔ شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے اور ان کو منتظمین جنت نے ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہو گا۔ ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کے آمیزش ہو گی۔ یہ جنت کا ایک چشمہ ہو گا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس اور دیبا کے کپڑے ہوں گے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری کارگزاری قابل قدر ٹھہری ہے۔

۲۰۔ سورۃ النباء

یقیناً متقیوں کے لئے کامرانی کا ایک مقام ہے۔ باغ اور انگور اور نوخیز لڑکیاں اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔ جزا اور کافی انعام۔ تمہارے رب کی طرف سے اس نہایت مہربان کی طرف سے جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے۔ جس کے سامنے کسی کو بولنے کا یارا نہیں۔

۲۱ سورۃ مطففین

ہرگز نہیں۔ بے شک نیک آدمیوں کا نامہ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے۔ اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے وہ بلند پایہ لوگوں کا دفتر؟ ایک لکھی ہوئی کتاب جس کی نگہداشت مقرب فرشتے کرتے ہیں اور بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے۔ اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے۔ ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہو گی یہ ایک

Marfat.com

چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے۔

۲۲۔ سورۃ الغاشیہ

کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے۔ اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے۔ عالی مقام جنت میں ہوں گے۔ کوئی بے ہودہ بات وہاں نہ سنیں گے۔ اس میں چشمے رواں ہوں گے اس کے اندر اونچی مسندیں ہوں گی۔ ساغر رکھے ہوئے ہوں گے۔ گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوئی ہوں گی۔ اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

۲۳۔ سورۃ البینہ

جو لوگ ایمان لے آئے اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں ان کی جزا ان کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے رب کا خوف کیا۔

تشریح

۱۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۵) "پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی"۔ پاکیزہ بیویاں کا مطلب نیک بیویاں اور نیک خاوند۔ اگر دنیا میں کوئی مرد نیک ہے اور اس کی بیوی نیک نہیں ہے تو آخرت میں ان کا رشتہ کٹ جائے گا اور اس نیک مرد کو کوئی دوسری نیک بیوی مل جائے گی۔ اور اگر بیوی ٹھیک ہے اور خاوند بد ہے تو اس نیک بیوی کو کوئی دوسرا نیک خاوند مل جاوے گا۔ اگر بیوی اور خاوند دونوں نیک ہیں تو وہاں ان کا رشتہ ابدی ہو گا۔

"اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے" اللہ اپنے بندوں کے اعمال و افعال اور ان کی نیتوں اور ارادوں کو خوب جانتا ہے۔ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ بندوں میں سے کون اس کے انعام کا مستحق ہے اور کون نہیں ہے۔

۲۔ سورۃ الفاطر (آیت ۳۴) "شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا" دنیا میں ہم فکر اور غم میں مبتلا تھے کہ عاقبت کیسی ہو گی۔ اس سے نجات ملی۔ آخرت کا جو

Marfat.com

ڈر تھا وہ بھی دور ہوا۔ اب ہم جنت میں چین کی زندگی بسر کریں گے جہاں کوئی رنج و الم نہ ہو گا۔

۳ ۔ سورۃ الصفت (آیت ۴۲) "ہر طرح کی لذیذ چیزیں" جنت میں کھانا غذا کے طور پر نہیں بلکہ لذت کے لئے ہو گا۔ اس ابدی زندگی میں سرے سے اجزائے جسم تحلیل ہی نہ ہوں گے۔ نہ آدمی کو بھوک لگے گی جو اس دنیا میں تحلیل کی وجہ سے لگتی ہے اور نہ جسم اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے غذا مانگے گا۔ اسی بنا پر جنت کے ان کھانوں کے لئے "فواکہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۴ ۔ سورۃ الدخان (آیت ۵۵) "وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے یعنی جو چیز جنتی چاہی جنت کے خادموں کو لانے کا حکم دیں گے اور وہ حاضر کر دی جاوے گی۔ وہاں کسی چیز کے ختم ہونے کا اندیشہ نہ ہو گا۔

۵ ۔ سورۃ ق (آیت ۳۲) "جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا" رجوع کرنے والا کا مطلب ہے جس نے نافرمانی اور خواہشات نفس کی پیروی کا راستہ چھوڑ کر اطاعت اور اللہ کی رضا جوئی کا رستہ اختیار کر لیا ہو جو ہر اس چیز کو اختیار کر لے جو اللہ کو پسند ہو۔ "نگہداشت کرنے والا" کا مطلب ہے حفاظت کرنے والا جو ان حقوق کی حفاظت کرے جو اللہ کی طرف سے اس پر عائد ہوتے ہیں جو گناہوں سے توبہ کر کے اس کی حفاظت کرے اور اسے پھر ٹوٹنے نہ دے جو ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ اپنے قول و فعل میں اپنے رب کی نافرمانی تو نہیں ہو رہی ہے۔

Marfat.com

جہنم

(۱)	سورۃ النساء	آیت ۵۵ ۔ ۵۶
(۲)	سورۃ الاعراف	آیت ۳۷ تا ۵۱ ۔ ۱۷۷ تا ۱۷۹
(۳)	سورۃ التوبہ	آیت ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۸۱ تا ۸۵
(۴)	سورۃ ابراہیم	آیت ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۴۸ تا ۵۱
(۵)	سورۃ الحجر	آیت ۴۲ تا ۴۴
(۶)	سورۃ مریم	آیت ۶۶ تا ۷۲
(۷)	سورۃ طٰہٰ	آیت ۷۴
(۸)	سورۃ الانبیاء	آیت ۹۷ ۔ ۹۸
(۹)	سورۃ الحج	آیت ۱۹ تا ۲۳
(۱۰)	سورۃ المومنون	آیت ۱۰۱ تا ۱۱۰
(۱۱)	سورۃ الفرقان	آیت ۱۱ تا ۱۶
(۱۲)	سورۃ السجدہ	آیت ۲۰ تا ۲۲
(۱۳)	سورۃ الفاطر	آیت ۳۶ تا ۳۷
(۱۴)	سورۃ الصفت	آیت ۶۲ تا ۷۴
(۱۵)	سورۃ ص	آیت ۵۱ تا ۶۴
(۱۶)	سورۃ الزمر	آیت ۷۱ ۔ ۷۲
(۱۷)	سورۃ المومن	آیت ۶۹ تا ۷۶
(۱۸)	سورۃ حمہ السجدہ	آیت ۱۹ تا ۲۵
(۱۹)	سورۃ الدخان	آیت ۴۳ تا ۴۹
(۲۰)	سورۃ ق	آیت ۳۰
(۲۱)	سورۃ التحریم	آیت ۶ ۔ ۷
(۲۲)	سورۃ الملک	آیت ۶ تا ۱۱

Marfat.com

سورۃ النساء

منہ موڑنے والوں کے لیے تو بس جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کردیا۔ انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں۔ اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔

۲۔ سورۃ الاعراف

آخر اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو بالکل جھوٹی باتیں گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے یا اللہ کی سچی آیات کو جھٹلائے۔ ایسے لوگ اپنے نوشتہ تقدیر کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ گھڑی آجائے گی جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لئے پہنچیں گے۔ اس وقت وہ ان سے پوچھیں گے کہ " بتاؤ اب کہاں ہیں تمہارے معبود جن کو تم خدا کی بجائے پکارتے تھے " وہ کہیں گے کہ " سب ہم سے گم ہوگئے " اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ ہم واقعی منکر حق تھے اللہ فرمائے گا جاؤ تم بھی اسی جہنم میں چلے جاؤ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے گروہ جن و انس جا چکے ہیں۔ ہر گروہ جب جہنم میں داخل ہوگا تو اپنے پیش رو گروہ پر لعنت کرتا ہوا داخل ہوگا حتیٰ کہ جب سب وہاں جمع ہوجاویں گے تو ہر بعد والا گروہ پہلے گروہ کے حق میں کہے گا کہ اے رب۔ یہ لوگ تھے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ لہٰذا انہیں آگ کا دوہرا عذاب دے جواب میں ارشاد ہوگا۔ ہر ایک کے لیے دوہرا عذاب ہی ہے مگر تم جانتے نہیں ہو۔ اور پہلا گروہ دوسرے گروہ سے کہے گا۔ اگر ہم قابل الزام تھے تو تم ہی کو ہم پر کون سی فضیلت حاصل تھی۔ اب اپنی کمائی کے نتیجہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔

یقین جانو۔ جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی ہے۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا

Marfat.com

اوڑھنا۔ یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا ہے اور اچھے کام کئے ہیں۔ اور اس باب میں ہم ہر ایک کو اس کی استطاعت ہی کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ وہ اہل جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کدورت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ " تعریف خدا ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا ہم خود راہ نہ پاسکتے تھے۔ اگر خدا ہماری رہنمائی نہ کرتا۔ ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے " اس وقت ندا آئے گی کہ " یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلہ میں ملی ہے جو تم کرتے رہے تھے "۔

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں کو پکار کر کہیں گے " ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پایا جو ہمارے رب نے ہم سے کئے تھے۔ کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا ۔ جو تمہارے رب نے کئے تھے " وہ جواب دیں گے " ہاں " تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ " خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی جس کی بلندیوں پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ " سلامتی ہو تم پر " یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے " اے رب ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو " پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ " دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ سازو سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں۔ تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج۔ اور دوزخ کے لوگ جنت

Marfat.com

والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ " اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کردی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا یا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیات کا انکار کرتے رہے "

بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت بخشے بس وہی راہ راست پاتا ہے اور جس کو اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کردے وہی ناکام و نامراد ہو کر رہتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔

۳۔ سورۃ التوبہ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔ اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ۔ درد ناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

جن لوگوں کو پیچھے رہنے کی اجازت دی گئی تھی (جنگ تبوک کی شمولیت میں) وہ اللہ کے رسول کا ساتھ نہ دینے اور گھر بیٹھے رہنے پر خوش ہوئے اور انہیں گوارا نہ

Marfat.com

ہوا کہ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کریں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ " اس سخت گرمی میں نہ نکلو " ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔ کاش انہیں اس کا شعور ہوتا۔ اب چاہیے کہ یہ لوگ ہنسنا کم کریں اور روئیں زیادہ۔ اس لیے کہ جو بدی یہ کماتے رہے ہیں اس کی جزا ایسی ہے کہ انہیں اس پر رونا چاہیے اگر اللہ ان کے درمیان تمہیں واپس نہ لے جائے اور آئندہ ان میں سے کوئی گروہ جہاد کے لیے نکلنے کی تم سے اجازت مانگے تو صاف کہہ دینا " اب تم میرے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے اور نہ میری معیت میں کسی دشمن سے لڑ سکتے ہو۔ تم نے پہلے بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا اب گھر بیٹھنے والوں ہی کے ساتھ بیٹھے رہو آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔ ان کی مال داری اور کثرت اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ اللہ نے تو ارادہ کرلیا ہے کہ اس مال اولاد کے ذریعہ سے ان کو اسی دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

۴۔ سورۃ ابراہیم

اور ہر جبار دشمن حق نے منہ کی کھائی۔ پھر اس کے بعد آگے اس کے لیے جہنم ہے۔ وہاں اسے کچ لہو کا سا پانی پینے کو دیا جائے گا۔ جسے وہ زبردستی حلق میں اتارنے کی کوشش کرے گا اور مشکل سے ہی اتار سکے گا۔ موت ہر طرف سے اس پر چھائی رہے گی۔ مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور آگے ایک سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا۔ ڈراؤ انہیں اس دن سے جبکہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کردیئے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہوجائیں گے۔ اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوں گے۔ تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔ یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا بدلہ دے گا۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

Marfat.com

۵۔ سورۃ الحجر

تیرا بس تو صرف ان بھکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ یہ جہنم جس کی وعید پیروان ابلیس کے لیے کی گئی ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ مخصوص کردیا گیا ہے۔ بخلاف اس کے متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔

٦۔ سورۃ مریم

تیرے رب کی قسم۔ ہم ضرور ان سب کو ان کے ساتھ شیاطین کو بھی گھیر لائیں گے۔ پھر جہنم کے گرد لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے۔ پھر ہر گروہ میں سے ہر اس شخص کو چھانٹ لیں گے جو رحمان کے مقابلہ میں زیادہ سرکش بنا ہوا تھا۔ پھر یہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے بڑھ کر جہنم میں جھونکے جانے کا مستحق ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ یہ ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کے ذمہ ہے پھر ہم ان لوگوں کو بچا لیں گے جو دنیا میں متقی تھے اور ظالموں کو اسی میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

۷۔ سورۃ طٰہٰ

حقیقت یہ ہے کہ جو مجرم بن کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ نہ جئے گا نہ مرے گا۔ اور جو اس کے حضور مومن کی حیثیت سے حاضر ہوگا جس نے نیک عمل کئے ہوں گے۔ ایسے سب لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں سدا بہار باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ جزا اس شخص کی جو پاکیزگی اختیار کرے۔

۸۔ سورۃ الانبیاء

اور وعدہ برحق کے پورا ہونے کا وقت آلگے گا تو یکایک ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا۔ کہیں گے " ہائے ہماری کم بختی ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ بلکہ ہم خطا کار تھے " بیشک تم اور

Marfat.com

تمہارے معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو۔ جہنم کا ایندھن ہیں وہیں تم کو جانا ہے اگر یہ واقعی خدا ہوتے تو وہاں نہ جاتے۔ اب سب کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے۔ وہاں وہ پھنکارے ماریں گے اور حال یہ ہوگا کہ اس میں کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی۔

۹۔ سورۃ الحج

یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملہ میں جھگڑا ہے۔ ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔ اور ان کی خبر لینے کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔ دوسری طرف جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے ان کو اللہ ایسی جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

۱۰۔ سورۃ المومنون

اب ان سب مرنے والوں کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک پھر جونہی کہ صور پھونک دیا گیا۔ ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ اس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جاوے گی۔ اور ان کے جبڑے باہر نکل آویں گے "کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے" وہ کہیں گے۔ "اے ہمارے رب۔ ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار۔ اب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم ایسا قصور کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جواب دے گا۔ " دور ہو میرے سامنے سے۔ پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے ہمیں معاف کردے ہم پر رحم کر۔ تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔ تو تم نے ان کا مذاق بنا لیا۔ یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں۔ اور تم ان پر ہنستے رہے۔ آج ان کے اس صبر کا میں نے یہ پھل دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔"

۱۱۔ سورۃ الفرقان

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ " اس گھڑی " کو جھٹلا چکے ہیں اور جو اس گھڑی کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔ وہ جب دور سے ان کو دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے اور جب یہ دست و پابستہ اس میں ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے۔

اس وقت ان سے کہا جائے گا۔ آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔

ان سے پوچھو یہ انجام اچھا ہے یا وہ ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور ان کے سفر کی آخری منزل ہوگی جس میں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جس کا عطا کرنا ہمارے رب کے ذمے واجب الادا وعدہ ہے۔

۱۲۔ سورۃ السجدہ

اور جنہوں نے فسق اختیار کیا ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جاوئے گا کہ چکھو اب اسی آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ اس بڑے عذاب سے پہلے ہم اسی دنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے۔ شاید کہ یہ اپنی باغیانہ روش سے باز آجائیں اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔

Marfat.com

۱۳۔ سورۃ الفاطر

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ نہ ان کا قصہ پاک کردیا جائے گا کہ مرجائیں اور نہ ان کے لیے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔ وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے کہ "اے ہمارے رب۔ ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے" انہیں جواب دیا جائے گا۔ "کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ اب مزا چکھو۔ ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے"

۱۴۔ سورۃ الصفت

بولو۔ یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطان کے سر۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے پھر اس پر پینے کے لیے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہی کے نقش قدم پر دوڑ چلے حالانکہ ان سے پہلے بہت سے لوگ گمراہ ہوچکے تھے اور ان میں ہم نے تنبیہہ کرنے والے رسول بھیجے تھے۔ اب دیکھ لو ان تنبیہہ کئے جانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ اس بدنامی سے بس اللہ کے وہی بندے بچے ہیں جنہیں اس نے اپنے لیے خاص کرلیا ہے۔

۱۵۔ سورۃ ص

یہ تو ہے متقیوں کا انجام۔ اور سرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔ جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے۔ بہت ہی بری قیام گاہ۔ یہ ہے ان کے لیے۔ پس وہ مزا چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ لہو اور اسی قسم کی دوسری تلخیوں کا وہ جہنم کی طرف اپنے پیروؤں کو آتے دیکھ کر آپس میں کہیں گے۔ "یہ ایک لشکر تمہارے پاس گھسا

Marfat.com

چلا آ رہا ہے۔ کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے۔ یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں۔ " نہیں " بلکہ تم ہی جھلسے جا رہے ہو۔ کوئی خیر مقدم تمہارے لیے نہیں۔ تم ہی تو یہ انجام ہمارے آگے لائے ہو۔ کیسی بری ہے یہ جائے قرار " پھر وہ کہیں گے " اے ہمارے رب جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا۔ اس کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے " اور وہ آپس میں کہیں گے۔ "کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے ؟ ہم نے یونہی ان کا مذاق بنا لیا تھا۔ یا وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں "؟ بے شک یہ بات سچی ہے اہل دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں۔

۱۶۔ سورۃ الزمر

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا۔ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن دیکھنا ہوگا ؟ " وہ جواب دیں گے " ہاں۔ آئے تھے۔ مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا " کہا جائے گا داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے یہ متکبروں کے لیے۔

۱۷۔ سورۃ المومن

یہ لوگ جو اس کتاب کو اور ان ساری کتابوں کو جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجی تھیں۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ " اب کہاں ہیں۔ اللہ کے سوا وہ دوسرے خدا جن کو تم شریک کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کھوئے گئے وہ ہم سے۔ بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو نہ پکارتے

Marfat.com

تھے۔ اس طرح اللہ کافروں کا گمراہ ہونا متحقق کر دے گا۔ ان سے کہا جائے گا۔ "یہ تمہارا انجام اس لیے ہوا ہے کہ تم زمین میں غیر حق پر مگن تھے اور پھر اس پر اتراتے تھے۔ اب جاؤ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ تم کو وہیں رہنا ہے۔ بہت ہی برا ٹھکانا ہے متکبرین کا"

۱۸۔ سورۃ حمٰہ السجدہ

اور ذرا اس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے یہ دشمن دوزخ کی طرف جانے کے لیے گھیر لائے جائیں گے۔ ان کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا۔ پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے "تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی" وہ جواب دیں گے "ہمیں اسی خدا نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے۔ اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم لائے جا رہے ہو۔ تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔ تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا۔ تمہیں لے ڈوبا اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے" اس حالت میں صبر کریں یا نہ کریں آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہیں دیا جائے گا۔ ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کردیئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔ آخر کار ان پر بھی وہی فیصلہ عذاب چسپاں ہو کر رہا جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے گروہوں پر چسپاں ہو چکا تھا۔ یقیناً وہ خسارے میں جانے والے تھے۔

۱۹۔ سورۃ الدخان

زقوم کا درخت گناہگار کا کھاجا ہوگا۔ تیل کی تلچھٹ جیسا۔ پیٹ میں وہ اس طرح

Marfat.com

جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے " پکڑو اسے اور زگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔ چکھ اس کا مزا۔ بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔ یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے۔"

۲۰۔ سورۃ ق

وہ دن جب کہ ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ؟ اور وہ کہے، گی کیا اور کچھ ہے ؟ اور جنت متقین کے قریب لائی جائے گی۔ کچھ بھی دور نہ ہوگی۔ ارشاد ہوگا "یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا۔ جو بے دیکھے رحمان سے ڈرتا تھا اور جو دل گرویدہ لیے ہوئی آیا ہے۔ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ "۔

۲۱۔ سورۃ التحریم

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے۔ جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں اس وقت کہا جائے گا۔ اے کافرو۔ آج معذرتیں پیش نہ کرو۔ تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے۔

۲۲۔ سورۃ الملک

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دہاڑنے کی خوفناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی۔ شدت غضب سے پھٹی جاتی ہوگی ہر بار جب کوئی انبوہ اس میں ڈالا جائے گا۔ اس کے کارندے لوگوں سے پوچھیں گے۔ "کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا ؟" وہ جواب دیں گے۔ " ہاں۔ خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے۔ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو"۔ اور وہ کہیں گے۔ "کاش ہم

Marfat.com

سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں نہ شامل ہوتے " اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کرلیں گے۔ لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔

Marfat.com

علم غیب

(۱)	سورۃ آل عمران	آیت ۱۷۹
(۲)	سورۃ انعام	آیت ۵۰۔ ۵۹
(۳)	سورۃ الاعراف	آیت ۱۸۸
(۴)	سورۃ النمل	آیت ۶۵
(۵)	سورۃ یونس	آیت ۲۰
(۶)	سورۃ جن	آیت ۲۵ تا ۲۸

ا۔ سورۃ آل عمران

اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کرکے رہے گا۔ مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے۔ غیب کی باتیں بتانے کے لیے تو اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کرلیتا ہے۔ لہٰذا امور غیب کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔ اگر تم ایمان اور خدا ترسی کی روش پر چلو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

۲۔ سورۃ الانعام

اے نبیؐ ان سے کہو "میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے"۔ پھر ان سے پوچھو "کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے"

مگر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جانا چاہئے۔ اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک و تر

Marfat.com

سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہے۔

۳۔ سورۃ الاعراف

اے نبیؐ ان سے کہو کہ " میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لیے حاصل کرلیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں۔"

۴۔ سورۃ النمل

ان سے کہو۔ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔ اور وہ تمہارے معبود تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے۔

۵۔ سورۃ یونس

اور یہ جو وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتاری گئی۔ تو ان سے کہو " غیب کا مالک و مختار تو اللہ ہی ہے۔ اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں "۔

۶۔ سورۃ جن

کہو " میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر فرماتا ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے اس نے غیب کا علم دینے کے لیے پسند کرلیا ہو۔ تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے۔ اور وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے "۔

تشریح

۱۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۷۹) " جس میں تم اس وقت پائے جاتے ہو " ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ ان کے درمیان سچے اہل

Marfat.com

ایمان اور منافق سب خلط ملط رہیں۔

" اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کردے "۔ مومن اور منافق کی تمیز نمایاں کرنے کے لیے اللہ یہ طریقہ اختیار نہیں کرتا کہ غیب سے مسلمانوں کو دلوں کا حال بتا دے کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق۔ بلکہ اس کے حکم سے ایسے امتحان کے مواقع پیش آئیں گے جن میں تجربہ سے مومن اور منافق کا حال کھل جائے گا۔

۲۔ سورۃ الانعام (آیت ۵۰) " میں تو صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے "۔ نادان لوگوں میں یہ احمقانہ تصور رہا ہے کہ جو شخص خدا رسیدہ ہو اسے انسانیت سے بلند ہونا چاہیے۔ وہ بتا سکے کہ گم شدہ چیز کہاں رکھی ہے۔ مریض بچ جائے گا یا مرجائے گا۔ حاملہ کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ۔ اس قسم کے تصورات نبی کریمؐ کے معاصرین کی ذہنیت پر مسلط تھے۔ وہ آپؐ کی صداقت جانچنے کے لیے آپ سے غیب کی خبریں پوچھتے تھے۔ میرے اور تمہارے درمیان بینا اور نابینا کا سا فرق ہے اور اسی اعتبار سے مجھے تم پر فوقیت ہے نہ اس اعتبار سے کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں یا میں عالم الغیب ہوں یا انسانی کمزوریوں سے مبرا ہوں۔

۳۔ سورۃ الاعراف (آیت ۱۸۸) " اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدہ اپنے لیے حاصل کرلیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا "۔ قیامت کی تاریخ کے متعلق وہی بتا سکتا ہے جسے غیب کا علم ہو۔ میرا حال یہ ہے کہ میں کل کے متعلق بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ یا میرے بال بچوں کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اگر مجھے یہ علم حاصل ہوتا تو میں کتنے نقصانات سے قبل از وقت آگاہ ہو کر بچ جاتا اور پیشگی علم کی بناء پر کتنے فائدے حاصل کرلیتا۔

۴۔ سورۃ النمل (آیت ۶۵) " اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا "۔ آسمان و زمین میں جو بھی مخلوقات ہیں خواہ فرشتے ہوں یا جن یا انبیاء اور اولیا ' یا دوسرے انسان اور غیر انسان۔ سب کا علم محدود ہے۔ سب سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ ہے۔ سب کچھ جاننے والا اگر کوئی ہے تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جس سے

Marfat.com

اس کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں جو ماضی حاصل اور مستقبل سب کو جانتا ہے۔ غیب کے معنی مخفی اور پوشیدہ کے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ عالم الغیب خدا کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ یہ کون تصور کرسکتا ہے کہ کسی فرشتے یا جن یا نبی یا ولی کو یہ معلوم ہوگا کہ سمندر اور ہوا اور زمین کی تہوں میں سطح زمین کے اوپر کس کس قسم کے کتنے جانور کہاں کہاں ہیں اور عالم بالا کے بے حد و حساب سیاروں کی ٹھیک تعداد کیا ہے۔ ان میں ہر ایک میں کس کس طرح کی مخلوقات موجود ہیں۔ ان مخلوقات کی کیا ضروریات ہیں۔ سب کچھ اللہ کو لازماً معلوم ہے کیونکہ اس نے انہیں پیدا کی۔ وہی ان کے رزق کا انتظام کرنے والا ہے۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اور جس قدر چاہے اپنی معلومات کا کوئی گوشہ کھول دے اور کسی غیب یا بعض غیوب کو اس پر روشن کردے۔ لیکن علم غیب بحیثیت مجموعی کسی کو نصیب نہیں اور عالم الغیب ہونے کی صفت صرف اللہ رب العالمین کے لیے مخصوص ہے۔

۵۔ سورۃ یونس (آیت ۲۰) "میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں" ۔ اگر تمہارا ایمان لانا اس پر موقوف ہے کہ جو کچھ خدا نے نہیں اتارا ہے وہ اترے تو اس کے انتظار میں بیٹھے رہو۔ میں دیکھوں گا کہ تمہاری یہ ضد پوری کی جاتی ہے کہ نہیں۔

۶۔ سورۃ جن (آیت ۲۵ تا ۲۸) "اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا"۔ یعنی غیب کا پورا علم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور یہ مکمل علم وہ کسی کو بھی نہیں دیتا۔ "سوائے اس رسول کے جسے اس نے غیب کا کوئی علم دینے کے لیے پسند کرلیا ہو" ۔ یعنی رسول بجائے خود عالم الغیب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ جب اسی کو رسالت کا فریضہ انجام دینے کے لیے منتخب کرلیتا ہے تو غیب کے حقائق میں سے جن چیزوں کا علم وہ چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے۔

"تو اس کے آگے پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے" ۔ محافظوں سے مراد فرشتے ہیں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ سے غیب کے حقائق کا علم رسول کے پاس بھیجتا ہے تو اس کی نگہبانی کے لیے ہر طرف فرشتے مقرر کردیتا ہے تاکہ وہ علم نہایت محفوظ طریقے سے رسول تک پہنچ جائے اور اس میں کسی قسم کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

Marfat.com

موت

(۱)	سورۃ آل عمران	آیت ۱۴۵، ۱۵۶ تا ۱۵۸، ۱۸۵
(۲)	سورۃ انعام	آیت ۶۱، ۹۳
(۳)	سورۃ النساء	آیت ۷۸
(۴)	سورۃ الملک	آیت ۱۔ ۲
(۵)	سورۃ القیامت	آیت ۲۳ تا ۳۰
(۶)	سورۃ ق	آیت ۱۹۔ ۲۰
(۷)	سورۃ العنکبوت	آیت ۵۶۔ ۵۷
(۸)	سورۃ الروم	آیت ۴۰
(۹)	سورۃ السجدہ	آیت ۱۰۔۱۱
(۱۰)	سورۃ الزمر	آیت ۴۲
(۱۱)	سورۃ جمعہ	آیت ۸
(۱۲)	سورۃ المنافقون	آیت ۱۰۔۱۱
(۱۳)	سورۃ الا حزاب	آیت ۱۶
(۱۴)	سورۃ المومنون	آیت ۹۹۔ ۱۰۰

۱۔ سورۃ آل عمران

کوئی ذی روح ان کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا۔ موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔ جو شخص ثواب دنیا کے ارادے سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا ہی میں سے دیں گے۔ اور جو ثواب آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا اور شکر کرنے والوں کو ہم ان کی جزا ضرور عطا کریں گے۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ کافروں کی سی باتیں نہ کرو جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں اور وہاں کسی حادثہ سے دوچار ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل

Marfat.com

ہوتے۔ اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت و اندوہ کا سبب بنا دیتا ہے۔ ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگران ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی۔ وہ ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور خواہ تم مرو یا مارے جاؤ بہرحال تم سب کو سمٹ کر جانا اللہ ہی کی طرف ہے۔

آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے۔ رہی یہ دنیا۔ تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔

۲۔ سورۃ انعام

اپنے بندوں پر وہ پوری قدرت رکھتا ہے اور تم پر نگرانی کرنے والے مقرر کرکے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنا فرض انجام دینے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر سب کے سب اللہ اپنے حقیقی آقا کی طرف واپس لائے جاتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ۔ فیصلہ کے سارے اختیارات اسی کو حاصل ہیں اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ " لاؤ نکالو اپنی جان۔ آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت لگا کر ناحق بکا کرتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے"۔

۳۔ سورۃ النساء

رہی موت۔ تو جہاں بھی تم ہو وہ بہرحال تمہیں آکر رہے گی۔ خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں ہو۔

Marfat.com

۴۔ سورۃ الملک

نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی۔

۵۔ سورۃ القیامت

اس روز کچھ چہرے تر و تازہ ہونگے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔ اور کچھ چہرے اداس ہونگے اور سمجھ رہے ہونگے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔ ہرگز نہیں۔ جب جان حلق تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے۔ اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی۔ وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا۔

۶۔ سورۃ ق

پھر دیکھو۔ وہ موت کی جان کنی حق لے کر آپہنچی۔ یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور پھر صور پھونکا گیا۔ یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔

۷۔ سورۃ العنکبوت

اے میرے بندو۔ جو ایمان لائے ہو۔ میری زمین وسیع ہے۔ پس تم میری ہی بندگی بجا لاؤ۔ ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے۔

۸۔ سورۃ الروم

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق دیا۔ پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو۔

۹۔ سورۃ السجدہ

اور یہ لوگ کہتے ہیں " جب ہم مٹی میں رل مل چکے ہوں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے "۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی ملاقات کے

Marfat.com

منکر ہیں۔ ان سے کہو۔ " موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تم کو پورا کا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا اور پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹا لائے جاؤ گے "۔

۱۰۔ سورۃ الزمر

وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا ہے اس کی روح نیند میں قبض کرلیتا ہے۔ پھر جس پر وہ موت کا فیصلہ نافذ کرتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسروں کی روحیں ایک وقت مقرر کے لیے واپس بھیج دیتا ہے۔ اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

۱۱۔ سورۃ جمعہ

ان سے کہو۔ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں آ کر رہے گی۔ پھر تم اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے جو پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔

۱۲۔ سورۃ المنافقون

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کریں قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ کہے کہ " اے میرے رب۔ کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دیدی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا"۔ حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے باخبر ہے۔

۱۳۔ سورۃ الاحزاب

اے نبیؐ۔ ان سے کہو۔ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے لیے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوگا۔ اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔ ان سے کہو۔ کون ہے جو اللہ سے تمہیں بچا سکتا ہو اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے ؟ اور کون اس کی رحمت کو روک سکتا ہے اگر وہ تم پر مہربانی کرنا چاہے اللہ کے مقابلے میں تو یہ لوگ کوئی حامی و مددگار نہیں پاسکتے ہیں۔

Marfat.com

۱۴۔ سورۃ المومنون

یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ " اے میرے رب۔ مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجئے جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا " ۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سب مرنے والوں کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک۔ پھر جونہی کہ صور پھونک دیا گیا۔ ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ اس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔

تشریح

۱۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۴۵۔ ۱۸۵) " موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے " ۔ موت کے خوف سے بھاگنا فضول ہے۔ کوئی شخص نہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے وقت سے پہلے مرسکتا ہے اور نہ اس کے بعد جی سکتا ہے۔ لہٰذا تمہیں فکر موت سے بچنے کی نہیں بلکہ اس بات کی ہونی چاہئے کہ زندگی کی جو مہلت حاصل ہے اس میں تمہاری سعی و جہد کا مقصود کیا ہے۔ دنیا یا آخرت۔

" رہی یہ دنیا تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے " ۔ اس دنیا کی زندگی میں جو نتائج رونما ہوتے ہیں انہی کو اگر کوئی شخص اصلی اور آخری نتائج سمجھ بیٹھے اور انہی پر حق و باطل اور فلاح و خسران کے فیصلہ کا دار و مدار رکھے تو درحقیقت وہ سخت دھوکا میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہاں کسی پر نعمتوں کی بارش ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ حق پر بھی ہے اور اسے اللہ کی بارگاہ میں قبولیت بھی حاصل ہے۔ اسی طرح یہاں کسی کا مصائب میں مبتلا ہونا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ باطل پر ہے اور مردود بارگاہ الٰہی ہے اکثر اوقات اس ابتدائی مرحلہ کے نتائج ان آخری نتائج کے برعکس ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جو حیات ابدی کے مرحلہ میں پیش آنے والے ہیں۔ اور اصل اعتبار انہی نتائج کا ہے۔

۲۔ سورۃ الملک (آیت ۲) " وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی "۔ وہ برے عمل کرنے والوں کو سزا دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ کسی میں یہ طاقت نہیں کہ اس کی سزا سے بچ سکے۔ مگر جو نادم ہو کر برائی سے باز آجائے اور معافی مانگ لے اس کے ساتھ وہ درگزر کا معاملہ کرنے والا ہے۔

۳۔ سورۃ القیامت (آیت ۲۲۔ ۲۳) " اس روز کچھ چہرے ترو تازہ ہونگے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے " ۔ کیونکہ جس آخرت پر وہ ایمان لائے تھے وہ ٹھیک ان کے یقین کے مطابق سامنے موجود ہوگی اور جس آخرت پر ایمان لا کر انہوں نے دنیا کے ناجائز فائدے چھوڑے اور برحق نقصان برداشت کیا۔ اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے برپا ہوتے دیکھ کر انہیں اطمینان ہوگا کہ انہوں نے ٹھیک فیصلہ کیا تھا۔

" اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے " ۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس سے توقعات وابستہ کرنے۔ اس کے فیصلہ کا انتظار کرنے اور اس کے کرم کا امیدوار ہونے کے ہیں۔ اکثر احادیث میں ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ آخرت میں اللہ کے مکرم بندوں کو اپنے رب کا دیدار ہوگا۔

۴۔ سورۃ ق (آیت ۱۹۔ ۲۰) " پھر دیکھو۔ وہ موت کی جان کنی لے کر آ پہنچی " ۔ موت کی جانکنی وہ نقطہ آغاز ہے جہاں سے وہ حقیقت کھلنی شروع ہوجاتی ہے جس پر دنیا کی زندگی میں پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس مقام سے آدمی وہ دوسرا عالم صاف دیکھنے لگتا ہے جس کی خبر انبیاء نے دی تھی۔ یہاں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آخرت بالکل برحق ہے۔

۵۔ سورۃ العنکبوت (آیت ۵۷) " ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے " ۔ یعنی جان کی فکر نہ کرو۔ یہ تو کبھی نہ کبھی تو جانی ہی ہے۔ ہمیشہ رہنے کے لیے تو کوئی بھی دنیا میں نہیں آیا۔ تمہارے لیے یہ مسئلہ نہیں ہے کہ جان کیسے بچائی جائے بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایمان کیسے بچایا جائے اور خدا پرستی کے تقاضے کیسے پورے کیے جائیں۔ آخر کار تمہیں پلٹ کر ہماری ہی طرف

Marfat.com

آتا ہے۔ پس فکر اس بات کی کرو کہ ہماری طرف جب پلٹو گے تو کیا لے کر پلٹو گے۔ جان پر قربان کیا ہوا ایمان یا ایمان پر قربان کی ہوئی جان۔

۶۔ سورۃ الروم (آیت ۴۰) " ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو"۔ اگر تمہارے معبودوں میں سے کوئی بھی نہ پیدا کرنے والا ہے۔ نہ رزق دینے والا۔ نہ موت اور زندگی اس کے قبضہ میں ہے اور نہ مرجانے کے بعد وہ زندہ کرنے پر قادر ہے تو آخر یہ لوگ ہیں کس مرض کی دوا کہ تم نے انہیں معبود بنا لیا۔

۷۔ سورۃ السجدہ (آیت ۱۰۔ ۱۱) " تم کو پورا کا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا اور پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹا لائے جاؤ گے " ۔ انسان کے جسم میں خداوند تعالیٰ نے روح داخل کرکے اسے متحرک بنا دیا ہے۔ جب روح اللہ کے حکم سے جسم سے نکال لی جاتی ہے تو پھر انسان کا جسم ہی رہ جاتا ہے۔ روح ساری کی ساری نکال لی جاتی ہے۔ اسی روح کو نکالنے کے بعد اسے خداوند تعالیٰ کے حضور پیش کردیا جائے گا۔ انسان کا جسم خداوند تعالیٰ نے مٹی اور دوسرے اجزا سے تخلیق کیا ہے۔ اسی روح کو ہی آخرت کے دن نیا جنم اور نیا جسم دے کر خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اس سے حساب لیا جائے گا اور اسی کو سزا اور جزا دیکھنی ہوگی۔

۸۔ سورۃ الزمر (آیت ۴۲) " اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں " ۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ موت اور زندگی کس طرح اس کے دست قدرت میں ہے۔ کوئی شخص بھی یہ ضمانت نہیں رکھتا کہ رات کو جب وہ سوتا ہے تو صبح کو وہ لازماً زندہ ہی اٹھے گا۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ گھڑی بھر میں اس پر کیا آفت آسکتی ہے اور دوسرا لمحہ اس پر زندگی کا آتا ہے یا موت کا۔ اسی طرح جو انسان خدا کے ہاتھ میں بے بس ہے وہ کیسا سخت نادان ہے اگر وہ اپنے خالق سے غافل یا منحرف ہو۔

۹۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۱۶) " اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں ملے گا " ۔ یعنی اس فرار سے تمہاری کچھ عمر بڑھ نہیں جائے گی۔ اس کا نتیجہ ؟ ل یہ نہیں ہوگا کہ تم قیامت تک جیو اور روئے زمین کی دولت پا لو۔ بھاگ کر جیو

Marfat.com

گے بھی تو چند سال ہی جیو گے اور اتنا ہی کچھ دنیا کی زندگی کا لطف اٹھا سکو گے جتنا تمہارے لیے مقدر ہے۔ آخر میں پھر موت نے آنا ہی ہے جس سے کسی طرح کوئی بچت نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

قیامت

(۱)	سورۃ الزخرف	آیت ۶۶۔ ۶۷
(۲)	سورۃ الدخان	آیت ۱۰، ۱۱۔ ۳۵ تا ۴۲
(۳)	سورۃ الجاثیہ	آیت ۱۸ تا ۳۳
(۴)	سورۃ القلم	آیت ۴۲، ۴۳
(۵)	سورۃ الحاقہ	آیت ۱۳ تا ۱۸
(۶)	سورۃ المعارج	آیت ۶ تا ۱۸
(۷)	سورۃ المدثر	آیت ۸ تا ۱۰
(۸)	سورۃ المرسلت	آیت ۸ تا ۱۵
(۹)	سورۃ النبا	آیت ۱۷ تا ۲۰، ۳۸، ۳۹، ۴۰
(۱۰)	سورۃ النزعت	آیت ۶ تا ۹، ۴۲ تا ۴۶
(۱۱)	سورۃ عبس	آیت ۳۳ تا ۴۲
(۱۲)	سورۃ التکویر	آیت ۱ تا ۱۴
(۱۳)	سورۃ سبا	آیت ۲۹۔ ۳۰
(۱۴)	سورۃ الانعام	آیت ۱۵۔ ۱۶
(۱۵)	سورۃ القیامت	آیت ۷ تا ۱۵

(۱) سورۃ الزخرف

کیا یہ لوگ اب بس اسی چیز کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سارے ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے۔ (صرف وہ دوستیاں باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں نیکی اور خدا ترسی پر قائم ہیں)

(۲) سورۃ الدخان

اچھا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا اور وہ

Marfat.com

لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ہے دردناک سزا۔

یہ لوگ کہتے ہیں " ہماری پہلی موت کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کے بعد ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو اٹھا لاؤ ہمارے باپ دادا کو" ۔ یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور اس سے پہلے کے لوگ۔ ہم نے ان کو اسی بنا پر تباہ کیا کہ وہ مجرم ہوگئے تھے۔ یہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنا دی ہیں۔ ان کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ ان سب کے اٹھائے جانے کے لیے طے شدہ وقت فیصلے کا دن ہے۔ وہ دن جب کوئی عزیز قریب اپنے کسی عزیز قریب کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کہیں سے انہیں کوئی مدد پہنچے گی۔ سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم کرے وہ زبردست و رحیم ہے۔

(۳) سورۃ الجاثیہ

اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے۔ ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامہ اعمال دیکھے۔ ان سے کہا جائے گا۔ " آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ یہ ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ ہے تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے" ۔ پھر جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی صریح کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان سے کہا جائے گا "کیا میری آیات تم کو نہیں سنائی جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور مجرم بن کر رہے۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے۔ ہم تو بس ایک گمان سا رکھتے ہیں۔ یقین ہم کو نہیں ہے۔ اس وقت ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور وہ اسی چیز کے پھیر میں آجائیں گے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

Marfat.com

(۴) سورۃ القلم

جس روز سخت وقت آ پڑے گا اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لیے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔ ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہ جب صحیح و سالم تھے اس وقت انہیں سجدہ کے لیے بلایا جاتا تھا اور یہ انکار کرتے تھے۔

(۵) سورۃ الحاقہ

پھر جب ایک دفعہ صور میں پھونک مار دی جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیا جائے گا اس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا۔ اس دن آسمان پھٹے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔ فرشتے اس کے اطراف و جوانب میں ہوں گے اور آٹھ فرشتے اس روز تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے وہ دن ہوگا جب تم لوگ پیش کئے جاؤ گے۔ تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔

(۶) سورۃ المعارج

یہ لوگ اسے دور سمجھتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ وہ عذاب اس روز ہوگا جس روز آسمان پگلی ہوئی چاندی کی طرح ہوجائے گا اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون جیسے ہوجائیں گے۔ اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس روز کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو' اپنی بیوی کو' اپنے بھائی کو' اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا۔ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دیدے اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے۔ ہرگز نہیں۔ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔ پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔

(۷) سورۃ المدثر

اچھا۔ جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ دن بڑا ہی سخت ہوگا۔ کافروں کے لیے ہلکا نہ ہوگا۔

Marfat.com

(۸) سورۃ المرسلت

پھر سب ستارے ماند پڑ جائیں گے اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا اور پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے اور رسولوں کی حاضری کا وقت آ پہنچے گا۔ اس روز وہ چیز واقع ہوجائے گی۔ کس روز کے لیے یہ کام اٹھا رکھا گیا ہے؟ فیصلے کے روز کے لیے اور تمہیں کیا خبر کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

(۹) سورۃ النبا

بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ جس روز صور میں پھونک مار دی جائے گی۔ تم فوج در فوج نکل آؤ گے اور آسمان کھول دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ سراب ہوجائیں گے۔

جس روز روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی نہ بولے گا سوائے اس کے جسے رحمٰن اجازت دے اور جو ٹھیک بات کہے۔ وہ دن برحق ہے۔ اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کرے۔ ہم نے تم لوگوں کو اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب آ لگا ہے۔ جس روز آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر پکار اٹھے گا کہ کاش میں خاک میں ہوتا۔

(۱۰) سورۃ النزعت

جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا۔ کچھ دل ہوں گے جو اس روز خوف سے کانپ رہے ہوں گے۔ نگاہیں ان کی سہمی ہوئی ہونگی۔ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ " آخر وہ گھڑی کب آکر ٹھہرے گی؟ تمہارا کیا کام کہ اس کا وقت بتاؤ۔ اس کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔ تم صرف خبردار کرنے والے ہو اس شخص کو جو اس کا خوف کرے۔ جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو انہیں یوں محسوس ہوگا کہ یہ دنیا میں یا حالت موت میں بس ایک دن کے پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھہرے ہیں۔

Marfat.com

(۱۱) سورۃ عبس

آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی اس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت آ پڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔ کچھ چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہوں گے اور کچھ چہروں پر اس روز خاک اڑ رہی ہوگی اور کلونس چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔

(۱۲) سورۃ التکویر

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب تارے بکھر جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس مہینہ کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اور جب زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا اور جب جہنم دہکا دی جائے گی اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی۔ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

(۱۳) سورۃ سبا

یہ لوگ تم سے کہتے ہیں کہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ کہو تمہارے لیے ایک دن کی معیاد مقرر ہے جس کے آنے میں نہ ایک گھڑی بھر کی تم تاخیر کر سکتے ہو اور نہ ایک گھڑی بھر پہلے اسے لا سکتے ہو۔

(۱۴) سورۃ الانعام

کہو۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ڈرتا ہوں کہ ایک بڑے خوفناک دن مجھے سزا بھگتنی پڑے گی۔ اس دن جو سزا سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم کیا اور یہی نمایاں کامیابی ہے۔

(۱۵) سورۃ القیامت

جب دیدے پتھرا جائیں گے اور چاند بے نور ہوجائے گا۔ اور چاند سورج ملا کر

Marfat.com

ایک کردیئے جائیں گے۔ اس وقت یہی انسان کہے گا۔ "کہاں بھاگ کر جاؤں"۔ ہرگز نہیں وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ اس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا۔ اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔

تشریح

۱۔ سورۃ الدخان (آیت ۳۵) "اس کے بعد ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں"۔ یعنی پہلی دفعہ جب ہم مریں گے تو بس فنا ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں ہے۔ پہلی موت کے الفاظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے بعد کوئی دوسری موت بھی ہو۔

۲۔ سورۃ الجاثیہ (آیت ۲۸) "اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے"۔ یعنی وہاں میدان حشر کا ایسا ہول اور عدالت الٰہی کا ایسا رعب طاری ہوگا کہ بڑے بڑے ہیکڑ لوگوں کی اکڑ بھی ختم ہوجائے گی اور عاجزی کے ساتھ سب گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

۳۔ سورۃ القلم (آیت ۴۲) "جس روز سخت وقت آ پڑے گا"۔ یعنی جس روز تمام حقیقتیں بے نقاب ہوجائیں گے اور لوگوں کے اعمال کھل کر سامنے آجائیں گے۔

۴۔ سورۃ المعارج (آیت ۹ تا ۱۸) "کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے"۔ ہر ایک آنکھوں سے دیکھ رہا ہوگا کہ دوسرے پر کیا بن رہی ہے اور پھر وہ اسے نہ پوچھے گا کیونکہ اس کو اپنی ہی پڑی ہوگی۔

"مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا"۔ آخرت میں آدمی کے برے انجام کی دو وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ ایک حق سے انحراف اور ایمان لانے سے انکار۔ دوسرے دنیا پرستی اور بخل جس کی بنا پر آدمی مال جمع کرتا ہے اور اسے کسی بھلائی کے کام میں خرچ نہیں کرتا۔

۵۔ سورۃ المدثر (آیت ۸ تا ۱۰) "کافروں کے لیے ہلکا نہ ہوگا"۔ وہ دن ایمان لانے والوں کے لیے ہلکا ہوگا اور اس کی سختی صرف حق کا انکار کرنے والوں کے لیے مخصوص

Marfat.com

ہوگی۔ اس دن کی سختی کافروں کے لیے مستقل سختی ہوگی۔ وہ ایسی سختی نہ ہوگی جس کے بعد کبھی اس کے نرمی سے بدل جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔

۶۔ سورۃ المرسلٰت (آیت ۸ تا ۱۵) "اور رسولوں کی حاضری کا وقت آ پہنچے گا"۔ میدان حشر میں جب نوع انسانی کا مقدمہ پیش ہوگا تو ہر قوم کے رسول کو شہادت کے لیے پیش کیا جائے گا تاکہ وہ اس امر کی گواہی دے کہ اس نے اللہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ یہ گمراہ اور مجرم لوگوں کے خلاف اللہ کی پہلی اور سب سے بڑی حجت ہوگی جس سے ثابت کیا جائے گا کہ وہ اپنی غلط روش کے خود ذمہ دار ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خبردار کرنے کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی تھی۔

"کاش میں خاک ہوتا"۔ یعنی میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا یا مر کر مٹی میں مل جاتا اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی نوبت نہ آتی۔

۷۔ سورۃ النزعٰت (آیت ۶ تا ۹) "کچھ دل ہونگے جو اس روز خوف سے کانپ رہے ہونگے"۔ صرف کفار و فجار اور منافقین ہی پر قیامت کے روز ہول طاری ہوگا۔ مومنین اس ہول سے محفوظ ہوں گے۔ سورۃ انبیاء میں بیان ہے کہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت مومنین کو ذرا پریشان نہ کرے گا اور ملائکہ بڑھ کر ان کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

۸۔ سورۃ التکویر (آیت ۱ تا ۱۴) "جب جانیں جسموں سے جوڑ دی جائیں گی"۔ یعنی انسان اسی طرح زندہ کئے جاویں گے جس طرح وہ دنیا میں مرنے سے پہلے جسم و روح کے ساتھ زندہ تھے۔ "جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی"۔ بیٹی کو زندہ گاڑنے والے ماں باپ خداوند تعالیٰ کی نظر میں اتنے قابل نفرت ہوں گے کہ ان سے نہ پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا۔ بلکہ معصوم بچی سے پوچھا جائے گا کہ تو بے چاری آخر کس قصور میں ماری گئی۔ وہ بتائے گی کہ ظالم والدین نے اس کے ساتھ کیا ظلم کیا اور کس طرح اسے زندہ دفن کیا۔ اہل عرب کو یہ احساس دلایا گیا ہے کہ جاہلیت نے ان کو اخلاقی پستی کی کس انتہا پر پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنی ہی اولاد کو اپنے ہاتھوں زندہ درگور کرتے ہیں اور پھر بھی انہیں اصرار ہے کہ وہ

Marfat.com

اپنی اس جاہلیت پر قائم رہیں گے اور اصلاح قبول نہ کریں گے جو رسول کریمؐ ان کے بگڑے ہوئے معاشرے میں کرنا چاہتے ہیں۔

۹۔ سورۃ القیامت (آیت ۷ تا ۱۵) ”بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے چاہے وہ کتنی معذرتیں کرے“۔ آدمی کا نامہ اعمال اس کے سامنے رکھنے کا مقصد یہ نہ ہو گا کہ مجرم کو اس کا جرم بتایا جائے بلکہ ایسا کرنا اس وجہ سے ضروری ہو گا کہ انصاف کے تقاضے برسر عدالت جرم کا ثبوت پیش کیے بغیر پورے نہیں ہوتے۔ ورنہ ہر انسان خوب جانتا ہے کہ وہ خود کیا ہے۔ ایک جھوٹا دنیا بھر کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اسے خود تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ایک چور لاکھ حیلے اپنی چوری چھپانے کے لیے اختیار کر سکتا ہے مگر اس کے اپنے نفس سے یہ بات تو مخفی نہیں ہوتی کہ وہ چور ہے۔ آخرت کی عدالت میں پیش ہوتے وقت ہر کافر' ہر منافق' ہر فاسق اور مجرم خود جانتا ہو گا کہ وہ کیا کر آیا ہے اور کس حیثیت میں آج اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہے۔

Marfat.com

شراب و جواء

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۱۹
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۴۳
(۳)	سورۃ المائدہ	آیت ۳ ۔ ۹۰۔ ۹۲

(۱) ۔ سورۃ البقرۃ

پوچھتے ہیں۔ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے ؟ کہو ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے کچھ منافع بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہیں۔

(۲) سورۃ النساء

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو جب نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ نماز اس وقت پڑھنی چاہے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

(۳) سورۃ المائدہ

(آیت ۳) نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعے سے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب افعال فسق ہیں۔

(آیت ۹۰ تا ۹۲) اے ایمان لانے والو۔ یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے۔ یہ سب شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔ امید ہے تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے ۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور باز آجاؤ۔ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔

تشریح

ا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۱۹) "مگر ان کے گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہیں" یہ

Marfat.com

شراب اور جوئے کے متعلق پہلا حکم ہے۔ جو پابندی کا نہیں ہے۔ یہ کافی نرم حکم ہے تاکہ ذہن ان کی حرمت قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ بعد میں شراب پی کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی۔ پھر شراب اور جوئے اور اس نوعیت کی تمام چیزوں کو قطعی حرام کر دیا گیا۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۴۳) "نماز کے قریب نہ جاؤ" اس حکم سے پہلے لوگ نشہ کی حالت میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ حکم ۴ ہجری میں آیا جس میں نشے کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوگئی۔ اس کے بعد لوگ نماز کی حالت میں شراب بند کر گئے لیکن پوری طرح بند نہ کی۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر تم غنودگی کی حالت میں ہو تو نماز نہ پڑھو بلکہ سو جانا بہتر ہے اور نیند سے اٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے نماز پڑھتے ہوئے آدمی کو اتنا ہوش رہنا چاہئے کہ وہ جان لے کہ وہ زبان سے کیا پڑھ رہا ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ (آیت ۳) "پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو" اس میں جس چیز کو حرام کیا گیا ہے اس کی تین بڑی قسمیں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) مشرکانہ فال گیری سے قسمت کا فیصلہ پوچھنا۔ غیب کی خبر دریافت کرنا۔ مقدمہ کے فیصلہ کے متعلق دریافت کرنا۔

(ب) تو ہم پرستانہ فال گیری۔ زندگی کے معاملات کا فیصلہ عقل و فکر سے کرنے کی بجائے کسی وہمی و خیالی یا کسی اتفاقی شے کے ذریعہ سے کیا جائے یا قسمت کا حال دریافت کرنا جس کو وسیلہ علم غیب ہونا کسی طرح سے ثابت نہ ہو۔ رمل، نجوم، جفر، فال گیری کے بے شمار طریقے اس میں داخل ہیں۔

(ج) جوئے کی قسم کے وہ سارے کھیل اور کام جن میں اشیاء کی تقسیم کا مدار حقوق اور خدمات اور عقلی فیصلوں پر رکھنے کی بجائے محض کسی اتفاقی امر پر رکھ دیا جائے مثلاً لاٹری میں اتفاقاً" فلاں شخص کا نام نکل آیا۔ لہٰذا ہزارہا آدمیوں کی جیب سے نکلا ہوا روپیہ اس ایک شخص کی جیب میں چلا جائے۔ یا یہ کہ علمی حیثیت سے تو ایک معمہ کے بہت سے حل صحیح ہیں مگر انعام وہ شخص پائے گا جس کا حل محض اتفاق سے اس

Marfat.com

حل کے مطابق نکل آیا جو صاحب معمہ کے پاس صندوق میں بند ہے۔ البتہ اگر چند ایک آدمی کسی چیز کے حق دار ہوں ان کے اختیارات بھی ایک جیسے ہوں لیکن صرف ایک یا چند آدمیوں کو اس چیز کا حقدار بنانا مطلوب ہو تو ان میں قرعہ اندازی کے ذریعہ ان کا نام نکالنا جائز ہے جیسے حج کے لیے درخواست گزار زیادہ ہیں لیکن حج پر محدود آدمی جانے ہوں تو ان میں بذریعہ قرعہ اندازی حج کے لیے آدمی چنا ٹھیک ہے۔

(آیت ۹۰ تا ۹۲) " آستانے اور پانسے"۔ آستانے سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو غیر اللہ کی نذر و نیاز چڑھانے کے لیے لوگوں نے مخصوص کر رکھا ہو خواہ وہ پتھر یا لکڑی کی مورت ہو یا کسی بزرگ یا دیوتا کا آستانہ یا استھان ہو اور وہ مشرکانہ اعتقادات سے وابستہ ہو۔ پانسے کا مطلب فال گیری اور قرعہ اندازی ہے جو مشرکانہ عقائد وہمیات سے آلودہ ہو۔

" تمہیں فلاح نصیب ہوگی" اس آیت میں چار چیزیں قطعی طور پر حرام کی گئی ہیں۔ یعنی شراب' قمار بازی' وہ مقامات جو خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنے یا خدا کے سوا کسی اور کے نام پر قربانی اور نذر و نیاز چڑھانے کے لیے مخصوص ہو۔ چوتھے پانسے' شراب کے اس حکم کے بعد آپ نے اعلان کرایا کہ جن کے پاس شراب ہے وہ نہ اسے پی سکتا ہے۔ نہ بیچ سکتا ہے بلکہ وہ اسے ضائع کر دے۔ چنانچہ اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب بہا دی گئی۔ بعض لوگوں نے پوچھا کہ ہم یہودیوں کو تحفتہً نہ دیدیں۔ آپ نے فرمایا جو چیز حرام ہے اسے تحفتہً دینے سے بھی منع فرمایا۔ حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر خریدنے والے پر کشید کرنے والے پر اور کشید کرانے والے پر اور اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لیے وہ لے جائی گئی ہو۔ ایک اور حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دسترخوان پر کھانا کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب پی جا رہی ہو۔ رسول کریم کے واضح ارشادات ہیں کہ ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے' شراب پینے کی سزا حضور نے پہلے ۴۰ کوڑے رکھی لیکن جب دیکھا کہ لوگ شراب پینے سے باز نہیں آ رہے تو ۸۰ کوڑوں

Marfat.com

کی سزا مقرر کردی۔ اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ شراب کی بندش کے حکم کو بزور قوت نافذ کرے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک پورا گاؤں حضرت عمرؓ کے حکم سے جلا ڈالا گیا کیونکہ وہاں خفیہ طریقہ سے شراب کشید اور فروخت ہوتی تھی۔

Marfat.com

چوری

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۳۸ تا ۴۰

۱۔ سورۃ المائدہ

اور چور خواہ عورت ہو یا مرد۔ دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا۔ اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔ پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ اللہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے ؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے۔ وہ ہر چیز کا اختیار رکھتا ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ المائدہ (آیت ۳۸۔ ۳۹) "دونوں کے ہاتھ کاٹ دو" دونوں نہیں ایک ہاتھ کاٹ دو۔ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلی چوری پر دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ چوری کا اطلاق اس فعل پر ہوتا ہے کہ آدمی کسی کے مال کو اس کی حفاظت سے نکال کر اپنے قبضہ میں کرلے۔ چوری کے مال کی مالیت ایک ڈھال کی قیمت کے برابر ہونی چاہیے۔ رسول کریم نے ایک ڈھال کی قیمت اس زمانہ میں دس درہم مقرر کی تھی امام ابوحنیفہ کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ نصاب تین درہم کا ہے بہت سی چیزیں جن کی چوری کی سزا ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پھل اور ترکاری کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔
۲۔ حقیر چیزوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔
۳۔ پرندے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔
۴۔ بیت المال سے چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔
۵۔ پکا ہوا کھانا۔

Marfat.com

۶۔ غلہ جس کا ابھی کھلیان نہ کیا گیا ہو۔

۷۔ کھیل اور گانا بجانے کے آلات۔

۸۔ جنگل میں چرتے ہوئے جانوروں کی چوری۔

ان اشیاء کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ البتہ دوسری سزا دی جائے گی۔ "اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی" اس کا مطلب ہے کہ ہاتھ کٹنے کے بعد جو شخص توبہ کر لے اور اپنے نفس کو چوری سے پاک کر کے اللہ کا صالح بندہ بن جائے وہ اللہ کے غضب سے بچ جائے گا۔ اور اللہ اس کے دامن سے اس داغ کو دھو دے گا۔ لیکن اگر کسی شخص نے ہاتھ کٹوانے کے بعد بھی اپنے آپ کو بدنیتی سے پاک نہ کیا اور وہی گندے جذبات اپنے اندر پرورش کیے جن کی بنا پر اس نے چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہاتھ تو اس کے بدن سے جدا ہو گیا۔ مگر چوری اس کے نفس میں بدستور موجود رہی۔ اس وجہ سے وہ خدا کے غضب کا اسی طرح مستحق رہے گا جس طرح ہاتھ کٹنے سے پہلے تھا۔ اسی لیے قرآن مجید چور کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اللہ سے معافی مانگے اور اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنا تو انتظام تمدن کے لیے ہے۔ اس سزا سے نفس پاک نہیں ہو سکتا۔ نفس کی پاکی صرف توبہ اور رجوع الی اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ نبی کریم کے حکم سے ایک چور کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہہ میں خدا سے معافی چاہتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں اس نے یہ الفاظ کہے۔ پھر آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی کہ خدایا۔ اسے معاف فرما دے۔

Marfat.com

قتل و قصاص

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۹۰ تا ۱۹۲
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۹۲۔ ۹۳
(۳)	سورۃ المائدہ	آیت ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴
(۴)	سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۳۱۔ ۳۳
(۵)	سورۃ الانعام	آیت ۱۳۷۔ ۱۵۱
(۶)	سورۃ الفرقان	آیت ۶۸ تا ۷۰
(۷)	سورۃ التکویر	آیت ۸ تا ۱۴

۱۔ سورۃ البقرۃ

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے۔ آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے۔ غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے۔ عورت اس جرم کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کے لیے تیار ہو تو معروف طریقے کے مطابق خوں بہا کا تصفیہ ہونا چاہئے اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خون بہا ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ اس پر بھی جو زیادتی کرے۔ اس کے لیے دردناک سزا ہے۔ عقل و خرد رکھنے والو ۔ تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ اس لیے کہ قتل اگرچہ برا ہے مگر فتنہ اس سے بھی برا ہے۔ اور مسجد حرام کے قریب جب تک وہ تم سے نہ لڑیں۔ تم بھی نہ لڑو۔ مگر جب وہ وہاں لڑنے سے نہ چوکیں تو تم بھی بے

Marfat.com

تکلف انہیں مارو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو جان لو کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۲۔ سورۃ النساء

کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے۔ الا یہ کہ اس سے چوک ہوجائے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کردے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے۔ الا یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں۔ لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ کسی ایسی قوم کا فرد ہو جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا۔ پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کردیا۔ اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی"۔ مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالیں جائیں۔ یا وہ جلا

Marfat.com

بطن کر دیئے جائیں۔ یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے اس سے بڑی سزا ہے مگر جو لوگ توبہ کرلیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۴۔ سورۃ بنی اسرائیل

اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے۔ اس کی مدد کی جائے گی۔

۵۔ سورۃ انعام

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ ان کو ہلاکت میں مبتلا کریں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں۔ اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے۔ لہٰذا انہیں چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیوں میں لگے رہیں۔

اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

۶۔ سورۃ الفرقان

جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ الا یہ کہ کوئی ان گناہوں کے بعد توبہ کرچکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں میں بدل دے گا۔

Marfat.com

۷۔ سورۃ التکویر

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری
اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا اور جب
جنہم دہکائی جائے گی اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی۔ اس وقت ہر شخص کو
معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

تشریح

ا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۷۸۔ ۱۷۹) " تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے" یعنی خون کا بدلہ۔ یہ کہ آدمی کے ساتھ وہی کیا جائے جو اس نے دوسرے آدمی کے ساتھ کیا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قاتل نے جس طریقے سے مقتول کو قتل کیا ہو اسی طریقے سے اس کو قتل کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جان لینے کا جو فعل اس نے مقتول کے ساتھ کیا ہے وہی اس کے ساتھ کیا جائے" تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے" پہلے زمانہ میں بھی اور آج کل کے مہذب زمانے میں ایک آدمی کے قتل کے بدلے زیادہ آدمی قتل کیے جاتے ہیں۔ ان خرابیوں کے سدباب کے لیے اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ مقتول کے بدلے میں قاتل اور صرف قاتل ہی کی جان لی جائے قطع نظر اس کے کہ قاتل کون ہے اور مقتول کون ہے۔

" قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کے لیے تیار ہو تو معروف طریقے کے مطابق خون بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے" مطلب یہ ہے کہ قاتل تمہارا انسانی بھائی ہونے کی وجہ سے اگر اس سے نرمی کا سلوک کیا جائے تو بہت احسن ہے۔ لہٰذا اگر اپنے ایک خطاکار بھائی کے مقابلے میں انتقام کے غصے کو پی جاؤ تو یہ تمہاری انسانیت کے زیادہ شایانِ شان ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اسلامی تعزیرات میں قتل کا معاملہ قابل راضی نامہ ہے۔ مقتول کے وارثوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ قاتل کو معاف کردیں۔ معافی کی صورت میں قاتل کو خون بہا ادا کرنا ہوگا۔

" اس پر بھی جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک سزا ہے" مثلاً مقتول کا وارث خون بہا وصول کر لینے کے بعد پھر انتقام لینے کی کوشش کرے یا قاتل خوں بہا ادا کرنے میں ٹال مٹول کرے اور مقتول کے وارث نے جو احسان اس کے ساتھ کیا ہے اس کا

Marfat.com

بدلہ احسان فراموشی سے دے۔

" قصاص میں زندگی ہے" قرآن اہل عقل کو مخاطب کر کے تنبیہہ کرتا ہے کہ قصاص میں سوسائٹی کی زندگی ہے۔ جو سوسائٹی انسانی جان کا احترام نہ کرنے والوں کی جان کو محترم ٹھہراتی ہے وہ دراصل اپنی آستین میں سانپ پالتی ہے تم ایک قاتل کی جان بچا کر بہت سے بے گناہ انسانوں کی جانیں خطرے میں ڈالتے ہو۔ قصاص کی ادائیگی سے دراصل مقتول کے وارثین کی مالی مدد ہوجاتی ہے جو مقتول کے قتل ہونے کی وجہ سے اپنے ذرائع آمدنی سے محروم ہوجاتے ہیں۔

۲۔ سورۃ انساء (آیت ۹۲۔ ۹۳) " الا یہ کہ اس سے چوک ہوجائے" یعنی جب کہ غلطی سے کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا جائے۔ چونکہ مقتول مومن تھا اس لیے اس کے قتل کا کفارہ ایک مومن غلام کی آزادی قرار دیا گیا۔ " مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے" خون بہا کی ادائیگی قتل عمد کی صورت میں نہیں ہے بلکہ قتل خطا کی صورت میں ہے۔ نبی کریم نے خوں بہا کی مقدار سو اونٹ یا دو سو گائیں یا دو ہزار بکریاں مقرر فرمائی ہے۔ اگر دوسری کسی شکل میں کوئی شخص خوں بہا دینا چاہے تو اس کی مقدار ان چیزوں کی بازاری قیمت کے لحاظ سے مقرر ہوگی۔

" ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا" اگر مقتول دارالسلام کا باشندہ ہو تو اس کے قاتل کو خوں بہا بھی دینا ہوگا اور خدا سے اپنے قصور کی معافی مانگنے کے لیے ایک غلام بھی آزاد کرنا ہو گا۔ اگر وہ دارالحرب کا باشندہ ہو تو قاتل کو صرف غلام آزاد کرنا ہوگا اس کا خوں بہا کچھ نہیں ہے۔ اگر وہ کسی ایسے دارالکفر کا باشندہ ہو جس سے اسلامی حکومت کا معاہدہ ہے تو قاتل کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور اس کے علاوہ خوں بہا بھی دینا ہوگا۔ لیکن خوں بہا کی مقدار وہی ہوگی جتنی اس قوم کے کسی غیر مسلم فرد کو قتل کردینے کی صورت میں از روئے معاہدہ دی جانی چاہیے۔

" وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے" یعنی روزے مسلسل رکھے جائیں۔ بیچ میں ناغہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص عذر شرعی کے بغیر ایک روزہ بھی بیچ میں چھوڑ دے تو از سر نو روزوں کا سلسلہ شروع کرنا پڑے گا۔

Marfat.com

" یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے" یعنی یہ جرمانہ نہیں بلکہ توبہ اور کفارہ ہے۔ جرمانہ میں ندامت و شرمساری اور اصلاح نفس کی کوئی روح نہیں ہوتی بلکہ عموماً وہ سخت ناگواری کے ساتھ مجبوراً دیا جاتا ہے۔ برعکس اس کے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جس بندے سے خطا ہوئی ہے وہ عبادت اور کار خیر اور ادائے حقوق کے ذریعہ سے اس کا اثر اپنی روح پر سے دھو دے اور شرمساری اور ندامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے تاکہ نہ صرف یہ گناہ معاف ہو بلکہ آئندہ کے لیے اس کا نفس ایسی غلطیوں کے اعادہ سے بھی محفوظ رہے۔ کفارہ کا مطلب ہے چھپانے والی چیز۔ کفارہ دینے کا مطلب ہے کہ یہ نیکی اس گناہ پر چھا جاتی ہے اور اسے ڈھانک لیتی ہے۔ جیسے کسی دیوار پر داغ مٹانے کے لیے سفیدی پھیر کر داغ کو مٹایا جاتا ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ۔ (آیت ۳۲ تا ۳۴) "گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دے" ہر انسان کے دل میں نوع انسانی کی جان عزیز ہے اور ہر ایک دوسرے کی زندگی کے بقاء و تحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہے۔ جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک فرد پر ظلم نہیں کرتا ہے بلکہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام سے ہمدردی نوع کے جذبہ سے خالی ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے۔ اس کے برعکس جو شخص کسی انسان کی زندگی بچاتا ہے وہ درحقیقت انسانیت کا حامی ہے اور انسانی زندگی کے بقاء میں مددگار ہے۔

" زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں" زمین سے مراد وہ ملک یا علاقہ جہاں اسلامی نظام قائم ہو اور خدا اور رسول سے لڑنے کا مطلب اس نظام صالح کے خلاف جنگ کرنا ہے جو اسلامی حکومت نے قائم کر رکھا ہے۔ ایسا نظام جب کسی سرزمین میں قائم ہوجائے تو اس کو خراب کرنے کی سعی کرنا قطع نظر اس سے کہ وہ چھوٹے پیمانے پر قتل و غارت اور رہزنی و ڈکیتی کی حد تک ہو یا بڑے پیمانے پر۔ اس صالح نظام کو الٹنے اور اس کی جگہ کوئی فاسد نظام قائم کردینے کے لیے دراصل وہ خدا اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

" وہ جلا وطن کردیئے جائیں" کسی شخص کا اسلامی حکومت کے اندر رہتے ہوئے

Marfat.com

اسلامی نظام کو الٹنے کی کوشش کرنا بدترین جرم ہے اور اسے ان انتہائی سزاؤں میں سے کوئی سزا دی جاسکتی ہے۔

۴۔ سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۳۱۔ ۳۳) "درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے"۔ اسلام میں قتل اطفال اسقاط حمل اور منع حمل کی تدابیر کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ انسان کو اپنی قابلیت اور مساعی ان امور کی طرف لگانی چاہیے جن سے اللہ کے بنائے ہوئے قانون فطرت کے مطابق رزق میں افزائش ہوا کرتی ہے۔ انسان کی بڑی غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ وہ افزائش نسل کا سلسلہ روک دے۔ رزق رسانی کا انتظام انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رزق رسانی کی ذمہ داری انسان کے خالق کی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو روزی عطا کرے۔ جس طرح وہ اپنی پہلی مخلوق کو روزی دیتا رہا ہے وہ اس طرح تمہیں بھی دے گا۔

"قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ" آدمی کی بڑی غلط فہمیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی جان کا مالک اور اپنی اس ملکیت کو بااختیار خود تلف کردینے کا مجاز سمجھتا ہے حالانکہ یہ جان اللہ کی ملکیت ہے اور ہم اس کا اتلاف تو درکنار اس کے کسی بے جا استعمال کے بھی مجاز نہیں ہیں۔ اسلامی قانون نے قتل بالحق کو صرف پانچ صورتوں میں محدود کردیا۔ ایک قتل عمد کے مجرم سے قصاص۔ دوسرے دین حق کے راستے میں مزاحمت کرنے والوں سے جنگ۔ تیسرے اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی کرنے والوں کو سزا۔ چوتھے شادی شدہ مرد یا عورت کو ارتکاب زنا کی سزا۔ پانچویں ارتداد کی سزا۔ یہی پانچ صورتیں ہیں جن میں انسانی جان کی حرمت مرتفع ہوجاتی ہے اور اسے قتل کرنا جائز ہوجاتا ہے۔

"قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے" قتل کے مقدمہ میں اصل مدعی حکومت نہیں بلکہ مقتول کا ولی ہوتا ہے اور وہ قاتل کو معاف کرنے اور قصاص کی بجائے خوں بہا لینے پر راضی ہوسکتا ہے۔ مقتول کے ولی کی مدد کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے۔ کوئی شخص یا گروہ بطور خود قتل کا انتقام لینے کا مجاز نہیں ہے بلکہ یہ منصب اسلامی حکومت کا ہے کہ حصول انصاف کے لیے اس سے مدد مانگی جائے۔

Marfat.com

۵۔ سورۃ الفرقان (آیت ۶۸ تا ۷۰) "اور زنا کے مرتکب ہوتے ہیں" اہل عرب ان تین گناہوں میں بکثرت مبتلا تھے۔ ایک شرک باللہ۔ دوسرے قتل ناحق اور تیسرے زنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوجائے گا۔ اور ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا عرب میں زمانہ جاہلیت میں یہ تینوں گناہ بہت نمایاں تھے۔

"قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا" جو شخص کفریا شرک کے ساتھ قتل اور زنا اور دوسری مصیبتوں کا بوجھ لیے ہوئے جائے گا اس کو بغاوت کی سزا الگ ملے گی اور ایک ایک جرم کی سزا الگ الگ۔ اس کا ہر چھوٹا بڑا قصور حساب میں آئے گا۔ کوئی ایک خطا بھی معاف نہ ہوگی۔ قتل کی سزا ایک نہیں ہوگی بلکہ ہر فعل قتل کی الگ سزا اس کو بھگتنی ہوگی۔ زنا کی سزا بھی ایک نہیں ہوگی جتنی بار وہ اس گناہ کا مرتکب ہوا ہے اس کی جداگانہ سزا پائے گا۔

"ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا" توبہ کے نتیجہ میں صرف اتنا ہی نہ ہو گا کہ ان کے نامہ اعمال سے وہ تمام قصور کاٹ دیئے جائیں گے جو انہوں نے کفراور گناہ کی زندگی میں کئے تھے بلکہ ان کی جگہ ہر ایک کے نامہ اعمال میں یہ نیکی لکھ دی جائے گی کہ یہ وہ بندہ ہے جس نے بغاوت اور نافرمانی کو چھوڑ کر طاعت و فرمانبرداری اختیار کرلی۔ پھر جتنی بار وہ اپنی سابقہ زندگی کے برے اعمال کو یاد کرکے نادم ہوا ہوگا اور خدا سے استغفار کیا ہوگا اس کے حساب میں اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ کیونکہ گناہ پر شرمسار ہونا اور معافی مانگنا بجائے خود ایک نیکی ہے۔

۶۔ سورۃ التکویر (آیت ۹)۔ "اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی" ۔ بیٹی کو زندہ دفن کرنے والے ماں باپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے قابل نفرت ہوں گے کہ ان کو مخاطب کرکے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تم نے اس معصوم کو کیوں قتل کیا بلکہ ان سے نگاہ پھیر کر معصوم بچے سے پوچھا جائے گا کہ تو بے چاری کس گناہ میں ماری گئی۔ اور وہ اپنی داستان سنائے گی کہ ظالم ماں باپ نے اس

Marfat.com

کے ساتھ کیا ظلم کیا اور کس طرح اسے زندہ دفن کیا گیا۔ اس میں ایک تو اہل عرب کی جہالت کو ظاہر کیا گیا ہے اور دوسرے کہ جس معصوم بچے کو زندہ دفن کیا گیا اس کی اگر دنیا میں شنوائی نہیں ہو سکی تھی تو کہیں نہ کہیں اس ظلم کی پوچھ گچھ تو ہونی ہے۔ آخر کبھی تو وہ وقت آنا چاہیے جب ماں باپ سے اس ظالمانہ فعل کی باز پرس ہو۔ قرآن مجید میں اس فعل کی قباحت پر کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کی گئی ہے بلکہ رونگٹے کھڑے کر دینے والے الفاظ میں صرف اتنی بات کہہ کر چھوڑ دیا گیا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ تو کس قصور میں ماری گئی۔

درحقیقت یہ اسلام کی برکتوں میں سے ایک بڑی برکت ہے کہ اس نے نہ صرف یہ کہ عرب سے اس انتہائی سنگدلانہ رسم کا خاتمہ کیا بلکہ اس تخیل کو مٹایا کہ بیٹی کی پیدائش کوئی حادثہ اور مصیبت ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے یہ تعلیم دی کہ بیٹیوں کی پرورش کرنا۔ انہیں عمدہ تعلیم و تربیت دینا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ ایک اچھی گھر والی بن سکیں۔ بہت بڑا نیکی کا کام ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول کریم نے فرمایا "جس نے دو لڑکیوں کو پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ تو قیامت کے دن وہ میرے ساتھ اس طرح آئے گا۔ یہ فرما کر حضور نے اپنی انگلیوں کو جوڑ کر بتایا"

Marfat.com

زنا

(۱)	سورۃ النساء	آیت ۱۵۔ ۱۶
(۲)	سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۳۲
(۳)	سورۃ المومنون	آیت ۵ تا ۷
(۴)	سورۃ النور	آیت ۱ تا ۱۰۔ ۲۳ تا ۲۶

۱۔ سورۃ النساء

تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو۔ اور اگر چار آدمی گواہی دیدیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں ان دونوں کو تکلیف دو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۲۔ سورۃ بنی اسرائیل

زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔

۳۔ سورۃ المومنون

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر محفوظ نہ رکھنے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

۴۔ سورۃ النور

زانیہ عورت اور زانی مرد۔ دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔ زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔ اور زانیہ کے ساتھ

Marfat.com

نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ حرام کردیا گیا ہے اہل ایمان پر۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں۔ ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہوجائیں اور اصلاح کرلیں کہ اللہ ضرور ان کے حق میں غفور و رحیم ہے۔

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو' اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہو اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہو۔ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے۔ تو بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا۔

جو لوگ پاک دامن۔ بے خبر' مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ وہ بدلہ انہیں بھرپور دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہوجائے گا کہ اللہ ہی حق ہے اور سچ کو سچ دکھانے والا۔

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔ ان کا دامن پاک ہے ان باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم۔

Marfat.com

تشریح

۱۔ سورۃ النساء (آیت ۱۵۔ ۱۶) یہ حکم ۳ ھ میں نازل ہوا لیکن اس کے بعد سورۃ النور میں زنا کے متعلق مفصل احکام نازل ہوئے۔ پہلی آیت صرف زانیہ عورتوں کے متعلق ہے اور اس کی سزا یہ ارشاد فرمائی کہ انہیں گھروں میں قید رکھا جائے دوسری آیت زانی مرد اور زانیہ عورت دونوں کے متعلق ہے کہ دونوں کو اذیت دی جائے یعنی مارا جائے۔ سخت سست کہا جائے اور ان کی تذلیل کی جائے زنا کے متعلق یہ ابتدائی حکم تھا۔ جو بعد کے حکم سے منسوخ ہوگیا۔ زنا کے متعلق سورۃ النور میں ایک دم حکم نہیں نازل کیا گیا۔ پہلے یہ حکم ہوا کہ عورت کو قید کیا جائے اور انہیں ذلیل کیا جائے۔

۲۔ سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۳۲) زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ اس حکم کے مخاطب افراد بھی ہیں اور معاشرہ بحیثیت مجموعی بھی۔ افراد کے لیے اس حکم کے معنی یہ ہیں کہ وہ محض فعل زنا سے بچنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ زنا کے ان محرکات سے بھی دور رہیں جو اس راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔ رہا معاشرہ تو اس حکم کی رو سے اس کا فرض یہ ہے کہ وہ اجتماعی زندگی میں زنا اور محرکات زنا اور اسباب زنا کا سدباب کرے اور اس غرض کے لیے قانون۔ تعلیم و تربیت' اجتماعی ماحول کی اصلاح سے۔ معاشرتی زندگی کی مناسب تشکیل اور دوسری تمام موثر تدابیر سے کام لے۔ یہ دفعہ آخر کار اسلامی نظام زندگی کے ایک وسیع باب کی بنیاد بنی۔ اس کے منشا کے مطابق زنا اور تہمت زنا کو فوجداری جرم قرار دیا گیا۔

۳۔ سورۃ المومنون (آیت ۵ تا ۷) "اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں" اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اپنے جسم کے قابل شرم حصوں کو چھپا کر رکھتے ہیں یعنی عریانی سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنے ستر دوسروں کے سامنے نہیں کھولتے۔ دوسرے یہ کہ اپنی عصمت اور عفت کو محفوظ رکھتے ہیں یعنی صنفی معاملات میں آزادی نہیں برتتے اور قوت شہوانی کے استعمال میں بے لگام نہیں ہوتے۔

"البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں۔ وہی زیادتی کرنے والے ہیں" یہ آیت صاف تصریح کردیتی ہے کہ منکوحہ بیوی کی طرح مملوکہ لونڈی سے بھی صنفی تعلق جائز ہے اور اس کے جواز کی بنیاد نکاح نہیں بلکہ ملک ہے۔ اگر اس کے لیے بھی نکاح شرط

Marfat.com

ہوتا تو اسے ازواج سے الگ بیان کرنے کی کوئی حاجت نہیں تھی کیونکہ منکوحہ ہونے کی صورت میں وہ بھی ازدواج میں داخل ہوتی۔ سورۃ النساء (آیت ۲۵) میں حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ وہ خاندانی مسلمان عورتوں سے نکاح کرسکے اسے چاہیے کہ تمہاری ان لونڈیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور وہ مومنہ ہوں۔ ان لونڈیوں کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرسکتے ہو اور ان کے حق مہر بھی ادا کرو۔ لونڈی سے نکاح کی اجازت کا مطلب ہے کہ وہ آزاد شہوت رانی نہ کریں اور حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں۔

۴۔ سورۃ النور۔ (آیت ۱ تا ۱۰) ۔ " ہر ایک کو سو کوڑے مارو" زنا کا عام مفہوم ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت بغیر اس کے کہ ان کے درمیان جائز رشتہ زن و شو ہو۔ باہم مباشرت کا ارتکاب کریں۔ اس فعل کا اخلاقاً" برا ہونا۔ یا مذہباً" گناہ ہونا یا معاشرتی حیثیت سے معیوب اور قابل اعتراض ہونا۔ ایک ایسی چیز ہے جس پر انسانی معاشرہ متفق ہے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے نوع انسانی کی بقاء اور انسانی تمدن کا قیام دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف و لذت کے لیے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک ایسے مستقل اور پائیدار عہد وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو اور جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو۔ اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لیے بھی نہیں چل سکتی۔ کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور نشو و نما کے لیے کئی برس کی نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے اور تنہا عورت اس بار کو نہیں اٹھا سکتی جب تک کہ وہ مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچہ کے وجود میں آنے کا سبب بنا۔

اسلامی قانون زنا کو ایک جرم مستلزم سزا قرار دیتا ہے کیونکہ اس کے پاس اپنی خواہشات کو پورا کرنے کا ایک جائز ذریعہ موجود تھا اور اس نے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اسلام انسانی معاشرے کو زنا کے خطرہ سے بچانے کے لیے صرف قانونی تعزیر پر انحصار نہیں کرتا بلکہ اس کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحی اور انسدادی تدابیر استعمال کرتا ہے

Marfat.com

اور یہ قانونی تعزیر اس نے محض ایک آخری چارہ کار کے طور پر تجویز کی ہے۔ اس کا منشا یہ نہیں ہے کہ لوگ اس جرم کا ارتکاب کرتے رہیں اور شب و روز ان پر کوڑے برسانے کے لیے ٹکٹکیاں لگی رہیں بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ اس کا ارتکاب نہ کریں اور کسی کو اس پر سزا دینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ وہ سب سے پہلے آدمی کے نفس کی اصلاح کرتا ہے۔ اس آیت میں زنا کی سزا جو مقرر کی گئی ہے وہ دراصل "محض زنا" کی سزا ہے۔ زنا بعد احصان (یعنی شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کے ارتکاب) کی سزا نہیں ہے جو اسلامی قانون کی نگاہ میں سخت تر جرم ہے۔

یہ امر کہ زنا بعد احصان کی سزا کیا ہے قرآن مجید نہیں بتاتا بلکہ اس کا علم حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ بکثرت معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قولاً اس کی سزا رجم (سنگساری) بیان فرمائی ہے بلکہ عملاً آپ نے متعدد مقدمات میں یہی سزا نافذ کی ہے۔ آپ کے بعد چاروں خلفائے راشدین نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اس کے قانونی سزا ہونے کا اعلان کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین میں بھی اس مسئلہ میں مکمل اتفاق ہے۔ بعد میں بھی سب اسلامی ملکوں کے فقہائے اسلام بھی اس مسئلہ میں متفق رہے ہیں کسی مرد یا عورت کو مجرم قرار دینے کے لیے صرف یہ امر کافی نہیں ہے کہ اس سے فعل زنا صادر ہوا ہے بلکہ اس کے لیے مجرم میں کچھ شرطیں پائی جانی چاہیں یہ شرطیں زنا محض میں اور ہیں اور زنا بعد احصان میں اور ہیں۔ زنا محض کے معاملے میں شرط یہ ہے کہ مجرم عاقل ہو اور بالغ ہو۔ اگر کسی بچے یا کسی مجنون سے فعل سرزد ہو تو وہ حد کا مستحق نہیں ہے۔

زنا بعد احصان کے لیے عقل اور بلوغ کے علاوہ چند مزید شرطیں بھی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(اول) کہ مجرم آزاد ہو۔ قرآن مجید میں ہے کہ غلام کو رجم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ لونڈی اگر نکاح کے بعد زنا کی مرتکب ہو تو اسے غیر شادی شدہ آزاد عورت کی بہ نسبت آدھی سزا دینی چاہیے۔ فقہاء نے تسلیم کیا ہے کہ یہی قانون غلام پر بھی نافذ ہوگا۔

Marfat.com

(دوم) کہ مجرم باقاعدہ شادی شدہ ہو۔ کوئی ایسا شخص جو ملک یمین کی بنا پر تمتع کر چکا ہو یا جس کا نکاح کسی فاسد طریقے سے ہوا ہو۔ شادی شدہ نہیں قرار دیا جائے گا یعنی اس سے اگر زنا صادر ہوتا ہے تو اس کو رجم کی نہیں بلکہ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(سوئم) کہ اس کا محض نکاح ہی نہ ہوا ہو بلکہ نکاح کے بعد خلوت صحیحہ بھی ہو چکی ہو

امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ اس میں اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ مرد یا عورت کو محصن صرف اسی صورت میں قرار دیا جائے گا جب کہ نکاح اور خلوت صحیحہ کے وقت زوجین آزاد بالغ اور عاقل ہوں۔ اس مزید شرط سے یہ فرق واقع ہوا ہے کہ اگر مرد کا نکاح ایسی عورت سے ہوا ہو جو لونڈی ہو یا نابالغ ہو۔ یا مجنون ہو۔ تو خواہ وہ اس حالت میں اپنی بیوی سے لذت اندوز ہو بھی چکا ہو پھر بھی وہ مرتکب زنا ہونے کی صورت میں رجم کا مستحق نہیں ہوگا۔ یہی معاملہ عورت کا بھی ہے کہ اگر اسے اپنے نابالغ یا مجنون یا غلام شوہر سے لذت اندوز ہونے کا موقع مل چکا ہو پھر بھی وہ مرتکب زنا ہونے کی صورت میں رجم کی مستحق نہیں ہوگی۔

(چہارم) کہ مجرم مسلمان ہو۔ اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام یوسف۔ امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک ذمی بھی اگر زنا بعد احصان کا مرتکب ہو گا تو رجم کیا جائے گا۔ لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس امر پر متفق ہیں کہ زنا بعد احصان کی سزا صرف مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکمل احصان کی حالت میں ہو اور پھر بھی زنا کے ارتکاب سے باز نہ آئے۔ احصان کا مطلب ہے " اخلاقی قلعہ بندی" اس کی تکمیل تین حصاروں سے ہوتی ہے۔ اول کہ آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ آخرت کی جوابدہی کا قائل ہو اور شریعت خداوندی کو تسلیم کرتا ہو۔ دوئم کہ آدمی معاشرہ کا آزاد فرد ہو کسی دوسرے کی غلامی میں نہ ہو جس کی پابندیاں اسے اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے جائز تدابیر اختیار کرنے میں مانع ہوتی ہوں اور لاچاری و مجبوری اسے گناہ کرا سکتی ہو۔ سوئم کہ اس کا نکاح ہو چکا ہو اور اسے تسکین نفس کا جائز ذریعہ حاصل ہو۔ اخلاقی قلعہ بندی ان تینوں حصاروں کے ہوتے ہوئے مکمل ہوتی ہے۔ اور تب ہی وہ شخص بجا طور پر سنگساری کا مستحق قرار پاتا ہے جس نے ناجائز شہوت رانی کی خاطر تین

Marfat.com

حصار توڑ ڈالے۔

فعل زنا کے مرتکب کو مجرم قرار دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس نے اپنی آزاد مرضی سے یہ فعل کیا ہو جبرو اکراہ سے اگر کسی نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہو تو وہ نہ مجرم ہے نہ سزا کا مستحق۔ متعدد احادیث میں تصریح ہے کہ زنا بالجبر کی صورت میں صرف زانی جابر کو سزا دی گئی اور جس پر جبر کیا گیا اسے چھوڑ دیا گیا۔ اسلامی قانون میں حکومت کے سوا کسی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ زانی اور زانیہ کے خلاف کارروائی کرے۔ اسلامی قانون زنا کی سزا کو قانون مملکت کا ایک حصہ قرار دیتا ہے اس لیے ملک کی تمام رعایا پر یہ حکم نافذ ہوگا۔ خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ رجم کی سزا کو غیر مسلموں پر جاری کرنے سے امام ابوحنیفہ کا اختلاف ہے ان کا خیال ہے کہ رجم کے لیے مجرم کا پورا محصن ہونا ضروری ہے اور اس کی تکمیل اسلام کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ غیر مسلم کو رجم کی سزا سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس پر حد جاری ہوگی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ " تم میں سے جو شخص ان گندے کاموں میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے تو اللہ کے ڈالے ہوئے پردے میں چھپا رہے۔ لیکن اگر وہ ہمارے سامنے اپنا پردہ کھولے گا تو ہم اس پر کتاب اللہ کا قانون نافذ کرکے چھوڑیں گے " ماعز بن مالک اسلمی سے جب زنا کا جرم سرزد ہوگیا تو ہزال بن نعیم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی کریم کے سامنے اپنے اس جرم کا اقرار کرو۔ چنانچہ انہوں نے جا کر حضور کے سامنے اپنا جرم بیان کردیا۔ اس پر حضور نے ایک طرف تو انہیں رجم کی سزا دی اور دوسری طرف ہزال سے فرمایا کاش تم اس کا پردہ ڈھانک دیتے تو تمہارے لیے اچھا تھا۔ حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا۔ " حدود کو آپس میں ہی معاف کردیا کرو۔ مگر جس حد (یعنی جرم مستلزم حد) کا معاملہ مجھ تک پہنچ جائے گا پھر وہ واجب ہوجائے گی"

اسلامی قانون میں یہ جرم قابل راضی نامہ نہیں ہے۔ عصمتوں کا معاوضہ مالی تاوان کی صورت میں نہیں دلوایا جاسکتا۔ زنا کے جرم میں کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جب تک اس جرم کا ثبوت نہ مل جائے۔ ثبوت جرم کے بغیر کسی کی بدکاری

Marfat.com

خواہ کتنے ہی ذرائع سے حکام کے علم میں ہو وہ بہرحال اس پر حد جاری نہیں کرسکتے۔ مدینہ میں ایک عورت کھلی کھلی فاحشہ تھی لیکن اس کے خلاف بدکاری کا ثبوت نہ تھا اس لیے اسے کوئی سزا نہ دی گئی۔ اس کے متعلق ہی رسول کریم نے فرمایا۔ کہ "اگر میں ثبوت کے بغیر رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو ضرور رجم کرا دیتا۔"

جرم زنا کا پہلا ممکن ثبوت یہ ہے کہ شہادت اس پر قائم ہو۔ اس کے متعلق اہم اجزاء یہ ہیں۔

(الف) قرآن تصریح کرتا ہے کہ زنا کے لیے کم سے کم چار عینی شاہد ہونے چاہیں۔ شہادت کے بغیر قاضی محض اپنے علم کی بنا پر فیصلہ نہیں کرسکتا خواہ وہ اپنی آنکھوں سے ارتکاب جرم دیکھ چکا ہو۔

(ب) گواہ ایسے لوگ ہونے چاہیں۔ جو اسلامی قانون شہادت کی رو سے قابل اعتماد ہوں۔ مثلاً یہ کہ وہ پہلے کسی مقدمے میں جھوٹے گواہ ثابت نہ ہوچکے ہوں۔ خائن نہ ہوں پہلے کے سزا یافتہ نہ ہوں۔ ملزم سے ان کی دشمنی ثابت نہ ہو۔ بہرحال ناقابل اعتماد شہادت کی بنا پر نہ تو کسی کو رجم کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی کی پیٹھ پر کوڑے برسائے جاسکتے ہیں۔

(ج) گواہوں کو اس بات کی شہادت دینی ہوگی کہ انہوں نے ملزم اور ملزمہ کو عین حالت مباشرت میں دیکھا ہے۔ (اس طرح جیسے سرمہ دانی میں سلائی اور کنویں میں رسی ہوتی ہے)۔

(د) گواہوں کو اس امر میں متفق ہونا چاہیے کہ انہوں نے کب کہاں۔ کس کو۔ کس سے زنا کرتے دیکھا ہے۔ ان بنیادی امور میں اختلاف ان کی شہادت کو ساقط کر دیتا ہے۔

اسلامی قانون ایسی حالت میں سخت سزا دیتا ہے جبکہ تمام اصلاحی اور انسدادی تدابیر کے باوجود کوئی جوڑا ایسا بے حیا ہو کہ چار چار آدمی ان کو جرم کرتے دیکھ لیں۔ جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ محض حمل اتنا مضبوط قرینہ نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کسی کو رجم کردیا جائے یا کسی کی پیٹھ پر سو کوڑے برسائے جائیں۔ اتنی بڑی سزا کے لیے ناگزیر

Marfat.com

ہے کہ یا تو شہادت موجود ہو یا پھر اقرار ۔ اسلامی قانون کے بنیادی اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ شبہ سزا دینے کے لیے نہیں بلکہ معاف کرنے کے لیے محرک ہونا چاہیے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ سزاؤں کو دفع کرو جہاں تک بھی ان کو دفع کرنے کی گنجائش ہو۔ حمل کی موجودگی چاہے شبہ کے لیے کتنی ہی قوی بنیاد ہو زنا کا یقینی ثبوت بہرحال نہیں ہے۔ اس لیے کہ لاکھ میں ایک درجے کی حد تک اس امر کا بھی امکان ہے کہ مباشرت کے بغیر کسی عورت کے رحم میں کسی مرد کے نطفے کا کوئی جزو پہنچ جائے اور وہ حاملہ ہوجائے اتنے خفیف شبہہ کا امکان بھی اس کے لیے کافی ہونا چاہیے کہ ملزمہ کو زنا کی ہولناک سزا سے معاف رکھا جائے۔

اگر گواہوں میں اختلاف ہو جائے یا اور کسی وجہ سے ان کی شہادت سے جرم ثابت نہ ہو تو کیا گواہ جھوٹے الزام کی سزا پائیں گے۔ فقہاء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ قاذف قرار پائیں گے اور انہیں ۸۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ان کو سزا نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ وہ گواہ کی حیثیت سے آئے ہیں نہ کہ مدعی کی حیثیت سے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں مغیرہ بن شعبہ بصرہ کے گورنر تھے۔ ایک شخص ابوبکرہ سے ان کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ ان کا مکان گورنر کے مکان کے سامنے تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ مغیرہ ایک عورت سے مباشرت میں مشغول ہیں۔ ابوبکرہ نے کہا کہ یہ عورت ام جمیل ہے جو بصرہ میں بری شہرت کی مالک تھی انہوں نے حضرت عمرؓ کو شکایت کی۔ مغیرہ کو معطل کر دیا گیا۔ تفتیش کے دوران مغیرہ نے ثابت کیا کہ وہ اپنی بیوی جو ام جمیل کی ہم شکل تھی سے مباشرت کر رہے تھے۔ اس پر مغیرہ کو بحال کردیا گیا اور ابوبکرہ کو قذف میں ۸۰ کوڑوں کی سزا دی گئی۔

شہادت کے سوا دوسری چیز جس سے جرم ثابت ہوسکتا ہے وہ مجرم کا اپنا اقرار ہے یہ اقرار صاف اور صریح الفاظ میں فعل زنا کے ارتکاب کا ہونا چاہیے۔ یعنی اسے یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ اس نے ایک ایسی عورت سے جو اس کے لیے حرام تھی یہ فعل کیا ہے۔ اور عدالت کو پوری طرح یہ اطمینان کرلینا چاہیے کہ مجرم کسی خارجی دباؤ کے بغیر بطور خود بحالت ہوش و حواس یہ اقرار کر رہا ہے۔ اگر مجرم کے اپنے ہی اقرار پر

Marfat.com

فیصلہ کیا گیا ہو تو عین سزا کے دوران میں بھی مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے تو سزا کو روک دینا چاہیے۔ خواہ یہ بات صریحا" ہی کیوں نہ ظاہر ہو رہی ہو کہ وہ مار کی تکلیف سے بچنے کے لیے اقرار سے انکار کر رہا ہے۔

احادیث میں سب سے بڑا مقدمہ ماعز بن مالک اسلمی کا ہے۔ یہ ایک یتیم لڑکا تھا جس نے حضرت ہزال بن نعیم کے ہاں پرورش پائی تھی۔ یہاں وہ ایک آزاد کردہ لونڈی سے زنا کر بیٹھا حضرت ہزال نے کہا جا کر نبی کریم کو اپنے اس گناہ کی خبر دے۔ شاید کی وہ تیرے لیے دعائے مغفرت فرما دیں۔ اس نے جا کر مسجد نبوی میں حضور سے کہا۔ یا رسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ "ارے چلا جا اور اللہ سے توبہ و استغفار کر" مگر اس نے پھر سامنے آکر وہی بات کہی۔ آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ اس نے تیسری بار وہی بات کہی اور آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کو متنبہ کیا۔ کہ دیکھ اب چوتھی بار اگر تو نے اقرار کیا تو رسول اللہ تمہیں رجم کرا دیں گے۔ مگر وہ نہ مانا اور پھر اس نے اپنی بات دہرائی۔ اب حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا۔ شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو گا یا چھیڑ چھاڑ کی ہو گی یا نظر بد ڈالی ہو گی اور تو سمجھ بیٹھا ہو گا کہ زنا کا ارتکاب ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تو اس سے ہم بستر ہوا؟ اس نے کہا ہاں پھر پوچھا کیا تو نے اس سے مباشرت کی۔ اس نے کہا۔ ہاں پھر آپ نے وہ لفظ استعمال کیا جو عربی زبان میں خاص فعل مباشرت ہی کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور یہ فحش لفظ حضور کی زبان سے نہ پہلے کبھی سنا گیا نہ اس کے بعد کسی نے سنا۔ آپ نے کہا تو جانتا ہے کہ زنا کسے کہتے ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے اس سے حرام طریقے سے وہ کام کیا جو شوہر حلال طریقے سے اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ نے پوچھا تیری شادی ہو چکی ہے۔ اس نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ نے پوچھا تو نے شراب تو نہیں پی لی ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ ایک شخص نے اٹھ کر اس کا منہ سونگھا اور تصدیق کی پھر آپ نے اس کے محلہ والوں سے دریافت کیا کہ یہ پاگل تو نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کی عقل میں کوئی خرابی نہیں دیکھی ہے۔ آپ نے ہزال سے فرمایا۔ کاش تو نے

Marfat.com

اس کا پردہ ڈھانک دیا ہوتا۔ تو تمہارے لیے اچھا تھا۔ پھر آپ نے ماعزؓ کو رجم کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ اور اسے شہر سے باہر لے جا کر سنگسار کردیا گیا۔ جب پتھر پڑنے شروع ہوئے تو ماعز بھاگا اور اس نے کہا۔ لوگو۔ مجھے رسول اللہ کے پاس لے چلو۔ میرے قبیلے کے لوگوں نے مجھے مروا دیا۔ انہوں نے مجھے دھوکا دیا کہ رسول اللہ مجھے قتل نہیں کرائیں گے۔ مگر مارنے والوں نے اسے مار ڈالا۔ بعد میں جب حضور کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا۔

''تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ میرے پاس لے آئے ہوتے۔ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا''

دوسرا واقعہ غامدیہ کا ہے جو قبیلہ غامد کی ایک عورت تھی۔ اس نے بھی آکر چار مرتبہ اقرار کیا کہ وہ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور اسے ناجائز حمل ہے۔ آپ نے اس سے بھی پہلے اقرار پر فرمایا۔ اری چلی جا۔ اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر۔ مگر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے ماعز کی طرح ٹالنا چاہتے ہیں۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ یہاں چونکہ اقرار کے ساتھ حمل بھی موجود تھا اس لیے آپ نے اس قدر مفصل جرح نہ فرمائی جو ماعز کے ساتھ کی تھی۔ آپ نے فرمایا اچھا نہیں مانتی تو جا وضع حمل کے بعد آئیو۔ وضع حمل کے بعد وہ بچے کو لے کر آئی اور کہا آپ مجھے پاک کردیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ جا اور اس کو دودھ پلا۔ دودھ چھوٹنے کے بعد آئیو۔ پھر وہ دودھ چھٹانے کے بعد آئی اور ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی لیتی آئی۔ بچے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا کر حضور کو دکھایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب اس کا دودھ چھوٹ گیا ہے اور یہ روٹی کھانے لگا ہے۔ تب آپ نے بچے کو پرورش کے لیے ایک شخص کے حوالے کیا اور اس کے رجم کا حکم دیا۔

مار کے لیے خواہ کوڑا استعمال کیا جائے یا بید۔ دونوں صورتوں میں اوسط درجے کا ہونا چاہیے۔ نہ بہت موٹا اور سخت۔ اور نہ بہت پتلا اور نرم۔ مار بھی اوسط درجے کی ہونی چاہیے۔ حضرت عمرؓ نے مارنے والے کو ہدایت کی کہ اس طرح مار کہ تیری بغل نہ کھلے۔ یعنی پوری طاقت سے ہاتھ کو تان کر نہ مار۔ ایک ہی جگہ نہیں مارنا

Marfat.com

چاہیے۔ بلکہ تمام جسم پر مار کو پھیلا دینا چاہیے۔ صرف منہ اور شرمگاہ کو بچانا چاہیے۔ مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر مارنا چاہیے۔ سخت سردی اور سخت گرمی کے وقت مارنا ممنوع ہے۔ جاڑے میں گرم وقت اور گرمی میں ٹھنڈے وقت مارنے کا حکم ہے۔

مار کا کام اجڈ جلادوں سے نہیں لینا چاہیے بلکہ صاحب علم و بصیرت آدمیوں کو یہ خدمت انجام دینی چاہیے۔ جو جانتے ہوں کہ شریعت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے کس طرح مارنا مناسب ہے۔ اگر مجرم مریض ہو اور اس کے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو یا بہت بوڑھا ہو تو سو شاخوں والی ایک ٹہنی یا سو تیلیوں والی ایک جھاڑو لے کر صرف ایک دفعہ مار دینا چاہیے تاکہ قانون کا تقاضا پورا کردیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بوڑھا آدمی زنا کے جرم میں پکڑا گیا تھا آپ نے اس کے لیے یہی سزا تجویز فرمائی تھی۔

رجم کی سزا میں جب مجرم مرجائے تو پھر اس سے پوری طرح مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جائے گا۔ اس کی تجہیز و تکفین کی جائے گی۔ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس کو عزت کے ساتھ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اس کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور کسی کے لیے جائز نہ ہوگا کہ اس کا ذکر برائی کے ساتھ کرے۔ ماعز اورغامدیہ کی نماز جنازہ رسول کریم نے خود پڑھائی۔ اور دعائے مغفرت فرمائی۔ ماعز کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر پوری امت پر تقسیم کردی جائے تو سب کے لیے کافی ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو شراب نوشی کے جرم میں سزا دی جا رہی تھی۔ کہ کسی کی زبان سے نکلا۔ "خدا تجھے رسوا کرے" اس پر نبی کریم نے فرمایا اس طرح نہ کہو۔ اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ ابوداؤد میں اس پر اتنا اضافہ اور ہے کہ حضور نے فرمایا۔ "بلکہ یوں کہو۔ خدایا اسے معاف کردے۔ خدایا اس پر رحم کر" یہ ہے اسلام میں سزا کی اصل روح۔ اسلام کسی بڑے سے بڑے مجرم کو بھی دشمنی کے جذبے سے سزا نہیں دیتا بلکہ خیر خواہی کے جذبے سے دیتا ہے اور

Marfat.com

جب سزا دے چکتا ہے تو پھر اسے رحمت و شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ کم ظرفی صرف موجودہ تہذیب نے پیدا کی ہے کہ حکومت کی فوج یا پولیس جسے مار دے اور کوئی عدالتی تحقیقات جس کے مارنے کو جائز ٹھہرا دے اس کے متعلق یہ تک گوارا نہیں کیا جاتا کہ کوئی اس کا جنازہ اٹھائے یا کسی کی زبان سے اس کا ذکر خیر سنا جائے۔ اس پر اخلاقی جرأت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کو رواداری کے وعظ سنائے جاتے ہیں۔

اس آیت میں فوجداری قانون کو "دین اللہ" فرمایا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ صرف نماز روزہ حج و زکواۃ ہی دین نہیں ہیں۔ مملکت کا قانون بھی دین ہے۔ دین کو قائم کرنے کا مطلب صرف نماز ہی قائم کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ کا قانون اور نظام شریعت قائم کرنا بھی ہے۔ جہاں یہ چیز قائم نہ ہو وہاں نماز اگر قائم ہو بھی تو گویا ادھورا دین قائم ہوا۔ جہاں اس کو رد کرکے دوسرا کوئی قانون اختیار کیا جائے وہاں کچھ اور نہیں خود دین اللہ کو رد کردیا گیا۔ دوسری چیز جو قابل توجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی یہ تنبیہہ ہے کہ زانی اور زانیہ پر میری تجویز کردہ سزا نافذ کرنے میں مجرم کے لیے رحم اور شفقت کا جذبہ تمہارا ہاتھ نہ پکڑے۔

"ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے" سزا عام لوگوں کے سامنے علی الاعلان دی جائے تاکہ ایک طرف مجرم کو فضیحت ہو اور دوسری طرف عوام الناس کو نصیحت۔ علانیہ سزا دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ حکام سزا دینے میں بے جا رعایت یا بے جا سختی کرنے کی جرأت نہ کرسکیں۔ ہدایت کی جا رہی ہے کہ زانی کو علانیہ لوگوں کے سامنے سزا دی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی قانون میں سزا کے تین مقصد ہیں۔ اول یہ کہ مجرم سے اس کی زیادتی کا بدلہ لیا جائے اور اس کو برائی کا مزا چکھایا جائے جو اس نے کسی دوسرے شخص یا معاشرے کے ساتھ کی تھی۔ دوم یہ کہ اسے اعادہ جرم سے باز رکھا جائے۔ سوئم یہ کہ اس کی سزا کو ایک عبرت بنا دیا جائے تاکہ معاشرے میں جو دوسرے لوگ برے میلانات رکھنے والے ہوں ان کا دماغ صحیح ہو جائے اور وہ اس طرح کے جرم کی جرأت نہ کریں۔

"اور یہ حرام کردیا گیا ہے اہل ایمان پر"۔ (آیت ۳) یعنی زانی غیر تائب کے

Marfat.com

لیے اگر موزوں ہے تو زانیہ ہی موزوں ہے یا پھر مشرکہ۔ کسی مومنہ صالحہ کے لیے وہ موزوں نہیں ہے اور حرام ہے اہل ایمان کے لیے کہ جانتے بوجھتے اپنی لڑکیاں ایسے فاجروں کو دیں اسی طرح زانیہ (غیر تائبہ) عورتوں کے لیے اگر موزوں ہیں تو انہی جیسے زانی یا مشرک۔ کسی مومن صالح کے لیے وہ موزوں نہیں ہیں۔ اور حرام ہے مومنوں کے لیے کہ جن عورتوں کی بدچلنی کا حال انہیں معلوم ہو ان سے وہ دانستہ نکاح کریں۔ اس حکم کا اطلاق صرف انہی مردوں اور عورتوں پر ہوتا ہے جو اپنی بری روش پر قائم ہوں جو لوگ توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیں ان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد زانی ہونے کی صفت ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی۔ اس آیت کا منشا بالکل عیاں ہے کہ جن لوگوں کی بدکاری جانی بوجھی ہو ان کو نکاح کے لیے منتخب کرنا ایک گناہ ہے جس سے اہل ایمان کو پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے بدکاروں کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔

اس آیت سے یہ نتیجہ بھی نہیں نکلتا ہے کہ زانی مسلم کا نکاح مشرک عورت سے اور زانیٔ مسلمہ کا نکاح مشرک مرد سے صحیح ہے۔ آیت کا منشاء دراصل یہ بتانا ہے کہ زنا ایسا سخت قبیح فعل ہے کہ جو شخص مسلمان ہوتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے وہ اس قابل نہیں رہتا کہ مسلم معاشرے کے پاک اور صالح لوگوں سے اس کا رشتہ ہو۔ اسے تو اپنے ہی جیسے زانیوں میں جانا چاہیے یا پھر ان مشرکوں میں جو سرے سے احکام الٰہی پر اعتقاد نہیں رکھتے۔

(آیت ۴ ۔ ۵) شریعت حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی شخص زنا کرے اور شہادتوں سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو جو کسی اور جرم میں نہیں دی جاتی اور دوسری طرف یہ حکم ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے۔ ورنہ اس پر اسی کوڑے برساؤ تاکہ آئندہ وہ کبھی اپنی زبان سے ایسی بات بلا ثبوت نکالنے کی جرأت نہ کرے۔ بالفرض اگر الزام لگانے والے نے کسی کو اپنی آنکھوں سے بھی بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو تب بھی اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسرے تک اسے نہیں پہنچانا چاہیے۔ تاکہ گندگی جہاں ہے وہیں

Marfat.com

پڑی رہے۔ آگے نہ پھیل سکے۔ البتہ اگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو معاشرہ میں بے ہودہ چرچے کرنے کی بجائے معاملہ حکام کے پاس لے جائے اور عدالت میں ملزم کا جرم ثابت کرکے اسے سزا دلوائے۔

(آیت ٦ تا ۱۰) یہ آیات پچھلی آیات کے کچھ مدت بعد نازل ہوئیں۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ غیر مرد اور عورت کی بد چلنی دیکھ کر تو آدمی صبر کرسکتا ہے۔ گواہ موجود نہ ہوں تو زبان پر قفل چڑھالے اور معاملہ کو نظرانداز کردے۔ لیکن اگر وہ خود بیوی کی بدچلنی دیکھ لے تو کیا کرے؟ قتل کردے تو الٹا سزا کا مستوجب ہو۔ گواہ ڈھونڈنے جائے تو ان کے آنے تک مجرم کب ٹھہرا رہے گا۔ صبر کرے تو آخر کیسے کرے۔ طلاق دے تو عورت کو رخصت کرسکتا ہے مگر اس عورت کو نہ کوئی مادی قسم کی سزا ملی نہ اخلاقی اور نہ اس کے آشنا کو۔ اور اگر اسے ناجائز حمل ہو تو غیر کا بچہ الگ گلے پڑ گیا۔ یہ مسئلہ حضرت سعید بن عبادہؓ نے ایک فرضی سوال کی حیثیت سے نبی کریم کو پیش کیا۔ حضور نے دعا کی کہ خدایا اس مسئلے کا فیصلہ فرما۔ اس میں جو طریق تصفیہ تجویز کیا گیا اسے اسلامی قانون کی اصطلاح میں "لعان" کہا جاتا ہے۔ حضرت ہلال بن امیہ نے آکر بیوی کا معاملہ پیش کیا جسے انہوں نے اپنی بیوی کو بچشم خود ملوث دیکھا تھا دونوں حضور کے سامنے پیش کئے گئے حضور نے پہلے حکم خداوندی سنایا۔ پھر فرمایا۔ "خوب سمجھ لو کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت چیز ہے" ہلال نے عرض کیا میں نے اس پر بالکل صحیح الزام لگایا ہے عورت نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "اچھا۔ تو ان دونوں میں ملاعنت کرائی جائے" چنانچہ پہلے ہلال اٹھے اور انہوں نے حکم قرآنی کے مطابق قسمیں کھانی شروع کیں۔ اس دوران رسول کریم فرماتے رہے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا۔ پانچویں قسم سے پہلے حاضرین نے ہلال سے کہا "خدا سے ڈرو۔ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے۔ یہ پانچویں قسم تم پر عذاب واجب کردے گی" مگر ہلال نے کہا جس خدا نے میری پیٹھ بچائی ہے وہ آخرت میں بھی مجھے عذاب نہیں دے گا۔ یہ کہہ کر اس نے پانچویں قسم بھی کھالی۔ پھر عورت اٹھی

Marfat.com

اس نے بھی پہلے چار دفعہ قسمیں کھائیں اور پانچویں دفعہ بھی قسم کھا لی۔ اس کے بعد نبی کریم نے دونوں میں تفریق کرا دی۔ اور فیصلہ فرمایا۔ کہ اس کا بچہ (جو اس کے پیٹ میں تھا) ماں کی طرف منسوب ہو گا۔ باپ کا نہیں پکارا جائے گا۔ کسی کو اس پر یا بچے پر الزام لگانے کا حق نہیں ہوگا۔ جو اس پر یا اس کے بچے پر الزام لگائے گا وہ حد قذف کا مستحق ہو گا۔

دوسرا واقعہ عویمر عجلانی اور ان کی بیوی کا ہے۔ دونوں کو مسجد نبوی میں بلایا گیا۔ ملاعنت سے پہلے حضور نے ان دونوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا۔ "اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ پھر کہا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا" جب کسی نے توبہ نہ کی۔ تو دونوں میں ملاعنت کرائی گئی۔ اس کے بعد عویمر نے کہا "یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جھوٹا ہوں" یہ کہہ کر انہوں نے تین طلاقیں دیدیں بغیر اس کے کہ حضور نے ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہوتا۔ اس کے بعد حضور نے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ اور فرمایا کہ "یہ تفریق ہے ہر ایسے جوڑے کے معاملے میں جو باہم لعان کرے" اور سنت یہ قائم ہوگئی کہ لعان کرنے والے زوجین کو جدا کردیا جائے۔ پھر وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ عویمر نے کہا کہ یہ حمل میرا نہیں ہے۔ اس بنا پر بچہ ماں کی طرف منسوب کیا گیا اور سنت یہ جاری ہوئی کہ اس طرح کا بچہ ماں سے میراث پائے گا اور ماں ہی اس سے میراث پائے گی۔
الف۔ لعان گھر بیٹھے آپس میں نہیں ہوسکتا۔ اس کے لیے عدالت میں جانا ضروری ہے۔

ب۔ لعان کے مطالبہ کا حق صرف مرد کو ہی نہیں بلکہ عورت بھی مطالبہ کرسکتی ہے۔ جبکہ شوہر اس پر بدکاری کا الزام لگائے یا اس کے بچے کا نسب تسلیم کرنے سے انکار کرے۔

ج۔ کیا لعان ہر زوج اور زوجہ کے درمیان ہوسکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ لعان صرف ایسے آزاد مسلمان زوجین ہی میں ہوسکتا ہے جو قذف کے جرم میں سزا یافتہ نہ ہوں۔ اگر عورت اور مرد دونوں کافر ہوں یا قذف کے جرم میں پہلے کے سزا یافتہ ہوں

Marfat.com

تو ان کے درمیان لعان نہیں ہو سکتا۔ اگر عورت کبھی اس سے پہلے حرام یا مشتبہ طریقے پر کسی مرد سے ملوث ہو چکی ہو تب بھی لعان درست نہ ہوگا۔ قذف اور لعان کے قانون میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ اگر غیر آدمی قذف کا مرتکب ہو تو اس کے لیے حد ہے اور اگر شوہر اس کا ارتکاب کرے تو وہ لعان کر کے چھوڑ سکتا ہے۔ باقی تمام حیثیتوں سے لعان اور قذف ایک ہی چیز ہے۔

لعان کے قانونی نتائج میں سے ان امور پر سب متفق ہیں۔

۱۔ عورت اور مرد کسی سزا کے مستحق نہیں رہتے۔ مرد بچے کے نسب کا منکر ہو تو بچہ صرف ماں کا قرار پائے گا۔ نہ باپ کی طرف منسوب ہوگا نہ اس سے میراث پائے گا۔ ماں اس کی وارث ہوگی اور وہ ماں کا وارث ہوگا۔ عورت کو زانیہ اور اس کے بچے کو ولدالزنا کہنے کا کسی کو حق نہ ہوگا۔ خواہ لعان کے وقت اس کے حالات ایسے ہی کیوں نہ ہوں کہ لوگوں کو اس کے زانیہ ہونے میں شک نہ رہے جو شخص لعان کے بعد اس پر یا اس کے بچے پر سابق الزام کا اعادہ کرے گا وہ حد کا مستحق ہوگا۔ عورت کا مہر ساقط نہ ہوگا۔ عورت دوران عدت میں مرد سے نفقہ اور مسکن پانے کی حقدار نہ ہوگی۔ عورت اس مرد کے لیے حرام ہو جائے گی۔

امام ابوحنیفہ کا خیال ہے کہ لعان کے بعد میاں بیوی کے درمیان علیحدگی خود بخود واقع نہیں ہو جاتی بلکہ عدالت کے تفریق کرانے سے ہوتی ہے۔ اگر شوہر خود طلاق دے دے تو بہتر۔ ورنہ حکام عدالت ان کے درمیان تفریق کا اعلان کرے گا۔ لعان کے بعد جو زوجین جدا ہوئے ہوں وہ پھر ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ دوبارہ وہ باہم نکاح کرنا بھی چاہیں تو کسی حال میں نہیں کر سکتے۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی رائے ہے کہ اگر شوہر اپنا جھوٹ مان لے اور اس پر حد قذف جاری ہو جائے تو پھر ان دونوں کے درمیان دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کو ایک دوسرے کے لیے حرام کرنے والی چیز لعان ہے۔ جب تک وہ اس پر قائم رہیں۔ حرمت بھی قائم رہے گی۔ مگر جب شوہر اپنا جھوٹ مان کر سزا پا گیا تو لعان ختم ہو گیا اور حرمت بھی اٹھ گئی۔

Marfat.com

نکاح۔ طلاق و عدت

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳۔ ۲۲۶ تا ۲۳۷۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۱۹ تا ۲۵۔ ۱۲۸ تا ۱۳۰
(۳)	سورۃ المائدہ	آیت ۵
(۴)	سورۃ المجادلہ	آیت ۲ تا ۵
(۵)	سورۃ النور	آیت ۳ ۔ ۳۲
(۶)	سورۃ الاحزاب	آیت ۴ ۔ ۵ ۔ ۴۹۔ ۵۰ تا ۵۲
(۷)	سورۃ الطلاق	آیت ۱ تا ۷

۱۔ سورۃ البقرۃ

(آیت ۲۲) تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا۔ جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا۔ جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔ یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔

(آیت ۲۲۲۔ ۲۲۳) پوچھتے ہیں حیض کیا ہے ؟ کہو۔ وہ ایک گندگی کی حالت ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ۔ جب تک کہ وہ پاک نہ ہوجائیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ اس طرح جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ تمہیں اختیار ہے کہ جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔ مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو۔ اور اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ خوب جان لو کہ ایک دن تمہیں اس سے ملنا ہے۔ اور اے نبیؐ جو تمہاری ہدایات کو مان

Marfat.com

پس انہیں فلاح و سعادت کا مژدہ سنا دو۔

(آیت ۲۲۶۔ ۲۲۷) جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں۔ ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اگر انہوں نے رجوع کرلیا تو اللہ معاف کرنے والا ہے اور رحیم ہے۔ اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو جانتے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(آیت ۲۲۸۔ ۲۲۹) جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو۔ وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہو۔ اسے چھپائیں۔ انہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے۔ اگر وہ اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتی ہیں۔ ان کے شوہر تعلقات درست کرلینے پر آمادہ ہوں تو وہ اس مدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حق دار ہیں۔ عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں۔ جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔

طلاق دو بار ہے۔ پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کردیا جائے اور رخصت کرتے ہوئے ایسا کرنا تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہے کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہوجانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کرلے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں۔ وہی ظالم ہیں۔

(آیت ۲۳۰۔ ۲۳۲) پھر اگر دوبارہ طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار طلاق دے دی۔ تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ الا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے۔ تب اگر پہلا شوہر اور یہ

Marfat.com

عورت دنوں یہ خیال کریں کہ حدود الٰہی پر قائم رہیں گے۔ تو ان کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کرلینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ جنہیں وہ ان لوگوں کی ہدایت کے لیے واضح کر رہا ہے۔ جو اس کی حدوں کو توڑنے کا انجام جانتے ہیں۔

جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آجائے۔ تو یا بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا کہ یہ زیادتی ہوگی اور جو ایسا کرے گا۔ وہ درحقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیات کا کھیل نہ بناؤ۔ بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمت عظمیٰ سے تمہیں سرفراز کیا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اس کا احترام ملحوظ رکھو۔ اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہربات کی خبر ہے۔

جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں۔ تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کرلیں۔ جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا۔ اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو۔ اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

(آیت ۲۳۳ تا ۲۳۵) جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدت تک دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔ اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھا کر بار نہ ڈالنا چاہیے۔ نہ تو ماں کو اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اُس کا ہے اور نہ باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اس کا ہے۔ دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ کا ہے ویسا ہی اس کے وارث پر بھی ہے۔ لیکن اگر فریقین باہمی رضا مندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلوانے کا ہو تو اس

Marfat.com

میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا جو کچھ معاوضہ طے کرو۔ وہ معروف طریقے پر ادا کرو۔ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ سب اللہ کی نظر میں ہے۔

تم میں سے جو لوگ مرجائیں۔ ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔ تو انہیں اختیار ہے۔ اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں کریں۔ تم پر اس کی کوئی ذمے داری نہیں۔ اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔ زمانہ عدت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنایے میں ظاہر کردو خواہ دل میں چھپائے رکھو۔ دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ ان کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی۔ مگر دیکھو۔ خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا۔ اگر کوئی بات کرنی ہے تو معروف طریقے سے کرو۔ اور عقد نکاح باندھنے کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرو۔ جب تک کہ عدت پوری نہ ہوجائے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے۔ لہٰذا اس سے ڈرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بردبار ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر فرماتا ہے۔

(آیت ۲۳۶۔ ۲۳۷) تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اگر اپنی عورتوں کو طلاق دیدو قبل اس کے کہ ہاتھ لگانے کی نوبت آئے یا مہر مقرر ہو۔ اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہیے۔ خوش حال آدمی اپنی مقدرت کے مطابق اور غریب اپنی مقدرت کے مطابق معروف طریقے سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر۔ اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو۔ لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو۔ تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے اور مہر نہ لے۔ یا وہ مرد جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے۔ نرمی سے کام لے اور پورا مہر دیدے۔ اور تم یعنی مرد نرمی سے کام لو۔ تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔

(آیت ۲۴۰۔ ۲۴۱) اسی طرح جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو انہیں بھی مناسب طور پر کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کیا جائے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ اس طرح اللہ

Marfat.com

اپنے احکام تمہیں صاف صاف بتاتا ہے۔ امید ہے تم سمجھ بوجھ کر کام کرو گے۔

۲۔ سورۃ النساء

(آیت ۱۹ تا ۲۵) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔ اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کرکے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ضرور تمہیں تنگ کرنے کا حق ہے۔ ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہے۔ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ ہی کرلو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو۔ اس میں سے کچھ واپس نہ لینا۔ کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کرکے واپس لو گے۔ اور آخر تم اسے کس طرح لے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوچکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کرچکے ہوں ان سے ہرگز نکاح نہ کرو۔ مگر جو پہلے ہوچکا سو ہوچکا۔ درحقیقت یہ ایک بے حیائی کا فعل ہے ناپسندیدہ ہے اور برا چلن ہے۔

تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں۔ اور تمہاری بیویوں کی مائیں۔ اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے۔ ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہو۔ ورنہ اگر صرف نکاح ہوا ہو اور تعلق زن و شو نہ ہوا ہو تو انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرلینے میں تم پر کوئی مواخزہ نہیں ہے اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہوں۔ اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو۔ مگر جو پہلے ہوگیا سو ہوگیا۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں بجز ان کے جو

Marfat.com

تمہاری ملک میں آجائیں یعنی جنگ میں۔ یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کردی گئی ہے۔ ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے حاصل کرنا تمہارے لیے حلال کردیا گیا ہے۔ بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو۔ نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔ البتہ مہر کی قرار داد ہو جانے کے بعد آپس کی رضا مندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ علیم اور دانا ہے۔ اور جو شخص تم میں سے اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ خاندانی مسلمان عورتوں سے نکاح کرسکے اسے چاہیے کہ تمہاری ان لونڈیوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرلے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور مومنہ ہوں۔ اللہ تمہارے ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے۔ تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو۔ لہٰذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو۔ اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کردو۔ تاکہ حصار نکاح میں محفوظ ہو کر رہیں۔ آزاد شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔ پھر جب وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو عورتوں کے لیے مقرر ہے۔ یہ سہولت تم میں سے ان لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے بند تقویٰ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

(آیت ۱۲۸ تا ۱۳۰) جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں بیوی کچھ حقوق کی کمی بیشی پر آپس میں صلح کرلیں صلح بہرحال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔ تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا قانون الٰہی کا منشا پورا کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر

Marfat.com

بت چھوڑ دو۔ اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ لیکن اگر زوجین ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی قدرت سے ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کردے گا۔ اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ

(آیت ۵) آج تمہارے یے ساری پاک چیزیں حلال کردی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کرکے نکاح میں ان کے محافظ بنو۔ نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔ اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامہ زندگی ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔

۴۔ سورۃ المجادلہ

(آیت ۲ تا ۵) تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔ ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔

Marfat.com

اور کافروں کے لیے دردناک سزا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح ذلیل و خوار کر دیئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل و خوار کئے جا چکے ہیں۔

۵۔ سورۃ النور

(آیت ۳ ۔ ۳۲) زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ ۔ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ حرام کردیا گیا ہے اہل ایمان پر۔

تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔ اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیئے کہ عفت مابی اختیار کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے۔

۶۔ سورۃ الاحزاب

(آیت ۴ ۔۵) اللہ نے کسی کے دھڑ میں دو دل نہیں رکھے ہیں ۔ نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے۔ اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں۔ جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو۔ مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو مبنی برحقیقت ہے اور وہی صحیح طریقے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔ نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لئے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔ اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

(آیت ۴۹) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم

Marfat.com

نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کر سکو۔ لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔

(آیت ۵۰ تا ۵۲) اے نبیؐ ہم نے تمہارے لیے حلال کر دیں تمہاری وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کئے ہیں۔ اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔ اور تمہاری وہ چچا زاد اور پھوپھی زاد اور ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو نبیؐ کے لیے ہبہ کیا ہو اگر نبیؐ اسے نکاح میں لینا چاہے۔ یہ رعایت خالصتاً تمہارے لیے ہے۔ دوسرے مومنوں کے لیے نہیں ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ عام مومنوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں ہم نے کیا حدود عائد کئے ہیں۔ تمہیں ان حدود سے ہم نے اس لیے مستثنیٰ کیا ہے تاکہ تمہارے اوپر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ تم کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو اپنے سے الگ رکھو۔ جسے چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جسے چاہو الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بلا لو۔ اس معاملہ میں تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس طرح زیادہ متوقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ بھی تم ان کو دو گے اس پر وہ سب راضی رہیں گی۔ اللہ جانتا ہے کہ جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اور اللہ علیم و حلیم ہے۔ اس کے بعد دوسری عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔ البتہ لونڈیوں کی تمہیں اجازت ہے۔ اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۷۔ سورۃ الطلاق

(آیت ۱ تا ۷) اے نبیؐ۔ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو۔ اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ زمانہ عدت میں نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں ۔ الا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔

Marfat.com

اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے۔ شاید اس کے بعد اللہ موافقت کی کوئی صورت پیدا کردے۔ پھر جب وہ اپنی عدت کی مدت کے خاتمہ پر پہنچیں تو یا انہیں بھلے طریقے سے اپنے نکاح میں روک رکھو یا بھلے طریقے پر ان سے جدا ہو جاؤ۔ اور دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں اور اے گواہ بننے والو گواہی ٹھیک اللہ کے لیے ادا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسا کرے اس کے لیے وہ کافی ہے اللہ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔

اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کو وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کردیتا ہے ۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے جواللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی برائیوں کو اس سے دور کردے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ ان کو زمانہ عدت میں اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو۔ اور انہیں تنگ کرنے کے لیے ان کو نہ ستاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو۔ اور بھلے طریقے سے اجرت کا معاملہ باہمی گفت و شنید سے طے کرلو۔ لیکن اگر تم نے اجرت طے کرنے میں ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی۔ خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے۔ اور جس کو رزق کم دیا ہو وہ اسی مال میں سے خرچ

Marfat.com

کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں کرتا۔ بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرما دے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ۔ (آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳) ۔ ''یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں'' عورت اور مرد کے درمیان نکاح کا تعلق محض ایک شہوانی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ ایک گہرا تمدنی اخلاقی اور قلبی تعلق ہے۔ مومن اور مشرک کے درمیان اگر یہ قلبی تعلق ہو تو جہاں اس امر کا امکان ہے کہ مومن شوہر یا بیوی کے اثر سے مشرک شوہر یا بیوی پر اور اس کے خاندان اور آئندہ نسل پر اسلام کے عقائد اور طرز زندگی کا نقش ثبت ہوگا۔ وہیں اس امر کا بھی امکان ہے کہ مشرک شوہر یا بیوی کے خیالات اور طور طریقوں سے نہ صرف مومن شوہر یا بیوی بلکہ اس کا خاندان اور دونوں نسل تک متاثر ہو جائے گی۔ اور غالب امکان اس امر کا ہے کہ ایسے ازدواج سے اسلام اور کفرو شرک کی ایسی معجون مرکب اس گھر اور اس خاندان میں پرورش پائے گی۔ جس کو غیر مسلم خواہ کتنا ہی پسند کریں مگر اسلام کسی طرح پسند کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو شخص صحیح معنوں میں مومن ہو وہ محض اپنے جذبات شہوانی کی تسکین کے لیے کبھی یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا کہ اس کے گھر اور اس کے خاندان میں کافرانہ و مشرکانہ خیالات و طور طریقے پرورش پائیں اور وہ خود بھی نادانستہ اپنی زندگی کے کسی پہلو میں کفرو شرک سے متاثر ہو جائے۔

''ان کے قریب نہ جاؤ جب تک وہ پاک صاف نہ ہوجائیں'' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے بالکل اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہ کھایا جائے۔ نبی کریمؐ نے جو وضاحت فرمائی ہے اس کے مطابق اس حالت میں صرف فعل مباشرت سے پرہیز کرنا چاہیے باقی تمام تعلقات بدستور برقرار رکھے جائیں۔

''جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ'' اللہ نے عورت کو مرد کے لئے ایک سیرگاہ

Marfat.com

نہیں بنایا ہے بلکہ ان کے درمیان کھیت اور کسان کا سا تعلق ہے۔ نسل انسانی کے کسان کو اس کھیتی میں اس لیے جانا چاہئے کہ وہ اس سے نسل کی پیداوار حاصل کرے۔

(آیت ۲۲۶ تا ۲۳۰)۔ "جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے" اس کو شرع میں ایلا کہتے ہیں۔ میاں بیوی میں بگاڑ کو خدا کی شریعت پسند نہیں کرتی کہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قانونی طور پر رشتہ ازدواج میں تو بندھے ہیں مگر عملاً ایک دوسرے سے اس طرح الگ رہیں کہ گویا وہ میاں اور بیوی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے چار مہینے کی مدت مقرر کردی ہے یا تو اس دوران میں اپنے تعلقات درست کر لو ورنہ ازدواج کا رشتہ منقطع کر دو تاکہ دونوں ایک دوسرے سے آزاد ہو کر جس سے نباہ کر سکیں اس کے ساتھ نکاح کرلیں۔ فقہائے حنفیہ اور شافعیہ نے اس آیت کا منشا یہ لیا ہے کہ جہاں شوہر نے بیوی سے تعلق زن و شو نہ رکھنے کی قسم کھائی ہو صرف وہیں اس حکم کا اطلاق ہوگا۔ اگر قسم کے بغیر ویسے تعلقات منقطع کرلیے ہوں تو اس آیت کا ان پر اطلاق نہیں ہوگا۔

"اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو" اگر چار ماہ کے اندر میاں بیوی آپس میں رجوع کرلیتے ہیں تو ان کے تعلقات قائم رہیں گے۔ اگر چاہ ماہ گزر گئے ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ شوہر نے طلاق کا عزم کرلیا ہے اور یہ عدت گزرتے ہی طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی اور وہ ایک طلاق بائن ہوگی یعنی دوران عدت شوہر کو رجوع کا حق نہ ہوگا۔ البتہ دنوں چاہیں تو نکاح کرسکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ کا یہی قول ہے اور حنفیہ مکتبہ فکر نے بھی اسے قبول کیا ہے۔ حضرت سعید بن مسیبؒ زہری وغیرہ حضرات کا خیال ہے کہ چار ماہ کی مدت گزرنے کے بعد خود بخود طلاق واقع ہو جائے گی مگر ان کے نزدیک یہ رجعی طلاق ہوگی یعنی دوران عدت میں شوہر کو رجوع کرلینے کا حق ہوگا اور رجوع نہ کرے تو عدت گزر جانے کے بعد دونوں اگر چاہیں تو نکاح کرسکتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ ابوالدرداؓ اور اکثر فقہاء کی رائے ہے کہ چار ماہ کی مدت گزرنے کے بعد معاملہ عدالت میں پیش ہوگا اور حاکم عدالت شوہر کو

Marfat.com

حکم دے گا کہ یا تو عورت سے رجوع کرے یا اسے طلاق دے۔ امام مالک اور امام شافعی نے اس کو قبول کیا ہے اور حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ کا قول اس کی تائید میں بھی ہے۔

"اس عدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حقدار ہیں" اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ حنفیہ کا خیال ہے کہ جب تک عورت تیسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا نہ لے اس وقت تک طلاق بائنہ ہوگی اور شوہر کو رجوع کا حق باقی رہے گا۔ حضرت ابوبکرؓ علیؓ ابن عباسؓ ابن مسعودؓ اور بڑے بڑے صحابہ کی یہی رائے ہے۔ فقہائے شافعیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ عورت کو تیسری بار حیض آتے ہی شوہر کا حق رجوع ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ حکم صرف اس صورت سے متعلق ہے جس میں شوہر نے عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں۔ تین طلاقیں دینے کی صورت میں شوہر کو حق رجوع نہیں رہتا۔

"یا سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کردیا جائے" اس آیت کی رو سے ایک مرد اپنی بیوی پر حد سے حد دو ہی مرتبہ طلاق رجعی کا حق استعمال کرسکتا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو دو مرتبہ طلاق دے کر اس سے رجوع کرچکا ہو وہ اپنی زندگی میں جب کبھی اس کو تیسری بار طلاق دے گا۔ عورت اس سے مستقل طور پر جدا ہو جائے گی۔ طلاق کا صحیح طریقہ جو قرآن اور حدیث کی رو سے ہے یہ ہے کہ عورت کو طہر میں ایک مرتبہ طلاق دی جائے۔ اگر جھگڑا ایسے زمانہ میں ہوا ہو جبکہ عورت ایام ماہواری میں ہو تو اس وقت طلاق دینا درست نہیں بلکہ ایام ماہواری سے فارغ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔ پھر ایک طلاق دینے کے بعد اگر چاہے تو دوسرے طہر میں دوبارہ ایک اور طلاق دیدے۔ ورنہ بہتر یہی ہے کہ پہلی ہی طلاق پر اکتفا کرے۔ اس صورت میں شوہر کو یہ حق حاصل رہتا ہے کہ عدت گزرنے سے پہلے جب چاہے رجوع کرلے اور اگر عدت گزر بھی جائے تو دونوں کے لیے موقع باقی رہتا ہے۔ کہ پھر باہمی رضا مندی سے دوبارہ نکاح کرلیں۔ لیکن تیسرے طہر میں تیسری بار طلاق دینے کے بعد نہ تو شوہر کو رجوع کا حق باقی رہتا ہے اور نہ اس کا ہی

Marfat.com

کوئی موقع رہتا ہے کہ دونوں کا پھر نکاح ہو سکے۔ ایک ہی بار تین طلاقیں دینا شریعت کی رو سے سخت گناہ ہے اور رسول کریم نے اس کی بڑی مذمت فرمائی ہے حضرت عمرؓ جو شخص تین طلاقیں ایک دم دیتا تھا اس کو درے لگاتے تھے۔ تاہم گناہ ہونے کے باوجود ائمہ اربعہ کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور طلاق مغلظ ہو جاتی ہے۔ شوہر بیوی کو مہر۔ زیور اور کپڑے وغیرہ جو دے چکا ہو وہ واپس لینے کا اسے حق نہیں ہے۔ یہ اسلام کے اخلاقی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ آدمی جس عورت کو طلاق دے اسے رخصت کرتے وقت کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کرے۔

"عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے" شریعت میں اسے خلع کہتے ہیں۔ یعنی عورت کچھ دے دلا کر شوہر سے طلاق حاصل کر لے۔ فقہا نے اس بات کو پسند نہیں کیا ہے کہ جو مال شوہر نے عورت کو دیا ہو اس سے بڑھ کر کوئی فدیہ اسے دلوایا جائے۔ خلع کی صورت میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ رجعی نہیں ہے بلکہ بائنہ ہے۔ چونکہ عورت نے معاوضہ دے کر اس طلاق کو گویا خریدا ہے اس لیے شوہر کو یہ حق نہیں رہتا کہ اس طلاق سے رجوع کر سکے۔ البتہ یہی مرد و عورت پھر ایک دوسرے سے راضی ہو جائیں اور دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو ایسا کرنا ان کے لیے بالکل جائز ہے۔

"الا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے" اگر کوئی شخص اپنی مطلقہ بیوی کو اپنے لیے حلال کرنے کے لیے اس کا نکاح کسی سے کرا دے اور پہلے سے یہ طے ہو کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو یہ سراسر ایک ناجائز فعل ہوگا۔ اس کے لیے شرط ہے کہ دوسرا شوہر اس سے ہم بستری سے لطف اندوز ہونے کے بعد طلاق دیدے ۔ اس کے بعد عدت پوری کرنے کے بعد پہلا شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

شریعت نے طلاق کو ہرگز پسند نہیں کیا ہے۔ اس کے نفاذ میں طرح طرح کی پابندیاں لگا دی ہیں۔ ترغیب یہ دی ہے کہ بہت سوچ سمجھ کر طلاق دی جائے۔ لیکن ان سب مرحلوں سے گزر جانے کے بعد جب طلاق ہو ہی جائے تو پھر اب رعایت کا

Marfat.com

کوئی موقع نہیں۔ شوہر کو اب آسانی سے وہ بیوی نہیں مل سکتی۔ اب ذرا اسے خون جگر کھا لینا پڑے گا تب بیوی حاصل ہو سکتی ہے۔ ایسے نکاح کو ہلالہ کہتے ہیں۔
(آیت ۲۳۱) ۔ "جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت اپنے اوپر آپ ہی ظلم کرے گا" ایسا کرنا درست نہیں ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور عدت گزرنے سے پہلے محض اس لیے رجوع کر لے کہ اسے ستائے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے کہ رجوع کرتے ہو تو اس نیت سے کرو کہ اب حسن سلوک سے رہنا ہے۔ ورنہ بہتر یہ ہے کہ شریفانہ طریقے سے رخصت کر دو۔ زوجیت میں واپسی خانہ آبادی کے لیے ہونی چاہیے نہ کہ خانہ بربادی کے لیے۔
(آیت ۲۳۲) ۔ "جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں" یعنی اگر عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہو اور زمانہ عدت کے اندر اس سے رجوع نہ کیا ہو اور عدت گزرنے کے بعد وہ دونوں آپس میں نکاح کرنے پر رضا مند ہوں۔ یا عورت کسی اور شخص سے اپنی مرضی سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے رشتہ داروں یا پہلے خاوند کو اس نکاح میں مانع نہیں ہونا چاہیے۔ اگر عورت شریعت کی پابند ہوتے ہوئے پہلے خاوند سے نکاح پر رضا مند ہو تو اس کے رشتہ داروں کو مانع نہیں ہونا چاہیے۔ عورت اپنی مرضی سے جس کے ساتھ چاہے نکاح کر سکتی ہے اور ولی سے اجازت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔
(آیت ۲۳۴) ۔ "وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں" یہ عدت ان عورتوں کے لیے بھی ہے جن سے شوہروں کی خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو۔ البتہ حاملہ عورت اس سے مستثنیٰ ہے اس کی عدت وفات وضع حمل تک ہے۔ خواہ وضع حمل شوہر کی وفات کے بعد ہی ہو جائے یا اس میں کئی مہینے صرف ہوں۔ اپنے آپ کو روکے رکھیں سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ اس مدت میں نکاح نہ کریں بلکہ اپنے آپ کو زینت سے بھی روکے رکھنا ہے۔ احادیث میں واضح احکام ہیں کہ عدت میں عورت رنگین کپڑے، زیور، مہندی اور خوشبو وغیرہ لگانے سے پرہیز کرے۔ عورت کو اسی گھر میں رہنا چاہیے جہاں شوہر نے وفات پائی ہو۔ البتہ ضرورت کی بنا پر باہر جا سکتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عائشہؓ ابن عباسؓ " حضرت علیؓ حسن بصریؒ وغیرہ کی رائے ہے کہ عورت اپنی عدت کا زمانہ جہاں چاہے گزار سکتی ہے اور اس زمانہ میں سفر بھی کر سکتی ہے۔

۲۔ سورۃ النساء(آیت ۱۹ تا ۲۱) ۔ "تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو" اس سے مراد ہے کہ شوہر کے مرنے کے بعد اس کے خاندان والے اس کی بیوہ کو میراث سمجھ کر اس کے ولی وارث نہ بن بیٹھیں۔ عورت کا شوہر جب مر گیا تو وہ آزاد ہے۔ عدت گزار کر جہاں چاہے جائے اور جس سے چاہے نکاح کرے۔

"ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو" اگر عورت خوبصورت نہ ہو یا اس میں کوئی نقص ہو جس کی بنا پر وہ شوہر کو پسند نہ ہو تو یہ مناسب نہیں ہے کہ شوہر فوراً دل برداشتہ ہو کر اسے چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے۔ اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت خوبصورت نہیں ہے مگر اس میں بعض دوسری خوبیاں ایسی ہیں جو ازدواجی زندگی میں حسن سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ طلاق بالکل آخری چارہ کار ہے جس کو ناگزیر حالات میں استعمال کرنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طلاق اگرچہ جائز ہے مگر تمام جائز کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند اگر کوئی چیز ہے تو وہ طلاق ہے۔

"اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں" پختہ عہد سے مراد نکاح ہے جو حقیقت میں مضبوط پیمان وفا ہے جس کے استحکام پر بھروسہ کر کے ہی ایک عورت اپنے آپ کو ایک مرد کے حوالہ کرتی ہے۔ اگر مرد اپنی خواہش سے اس عہد کو توڑتا ہے تو اسے وہ معاوضہ واپس لینے کا حق نہیں ہے جو اس نے معاہدہ کرتے وقت پیش کیا تھا۔

(آیت ۲۲ تا ۲۵) ۔ "درحقیقت یہ ایک برا فعل ہے۔ ناپسندیدہ ہے اور برا چلن ہے" اسلامی قانون میں یہ فعل فوجداری جرم ہے اور قابل دست درازی پولیس ہے۔ نبی کریمؐ نے اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو موت کی سزا اور جائیداد ضبط کی ہے۔ رسول کریم کا ارشاد ہے کہ جو شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دو۔

Marfat.com

"البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں" جو عورتیں جنگ میں پکڑی ہوئی آئیں اور ان کے کافر شوہر دارالحرب میں موجود ہوں۔ وہ حرام نہیں ہیں۔ کیونکہ دارالحرب سے دارالسلام آنے کے بعد ان کے نکاح ٹوٹ گئے۔ ایسی عورتوں کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے۔ اگر میاں و بیوی دونوں گرفتار ہوں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کا نکاح باقی رہے گا۔

(آیت ۱۲۸ تا ۱۳۰) "صلح بہرحال بہتر ہے" یعنی صلح طلاق و جدائی سے بہتر ہے کہ اس طرح باہم مصالحت کرکے ایک عورت اسی شوہر کے ساتھ رہے جس کے ساتھ وہ عمر کا ایک حصہ گزار چکی ہے۔

"نفس تنگ دلی کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں" عورت کی طرف سے تنگ دلی یہ ہے کہ وہ اپنے اندر شوہر کے لئے بے رغبتی کے اسباب کو خود محسوس کرتی ہو اور پھر بھی وہ سلوک چاہے جو ایک مرغوب بیوی کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ اور مرد کی طرف سے تنگ دلی یہ ہے کہ جو عورت دل سے اتر جائے اور وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو اس کو وہ حد سے زیادہ دبانے کی کوشش کرے اور اس کے حقوق ناقابل برداشت حد تک گھٹا دے۔

"ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو"۔ مطلب ہے کہ آدمی تمام حالات میں تمام حیثیتوں سے دو یا زائد بیویوں کے ساتھ مساوات نہیں برت سکتا۔ ایک بیوی کی طرف کم رغبت اور دوسری کی طرف زیادہ رغبت ہوسکتی ہے۔ ایک خوش مزاج دوسری بد مزاج ہے۔ ایک خوش اخلاق ہے اور دوسری بد اخلاق ہے۔ ایک خوبصورت ہے اور دوسری بد صورت۔ ایک زیادہ خدمت کرتی ہے اور دوسری کم خدمت کرتی ہے۔ ان حالات میں قانون یہ مطالبہ نہیں کرتا ہے کہ محبت، رغبت اور جسمانی تعلق میں ضرور ہی دونوں کے ساتھ مساوات رکھی جائے بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جب تم بے رغبتی کے باوجود ایک عورت کو طلاق نہیں دیتے اور اسے اپنی بیوی بنائے رکھتے ہو تو اس سے کم از کم اس حد تک تعلق ضرور رکھو کہ وہ عملاً" بے شوہر ہو کر نہ رہ جائے ایسے حالات میں ایک بیوی کی بہ

Marfat.com

نسبت دوسری کی طرف میلان زیادہ ہونا ایک فطری امر ہے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ دوسری بیوی یوں معلق ہو جائے گویا کہ اس کا کوئی شوہر ہی نہیں ہے۔

۳۔ سورۃ المائدہ(آیت ۵) "اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا۔" اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دینے کے بعد یہ فقرہ اس لئے تنبیہہ کے طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اس اجازت سے فائدہ اٹھائے وہ اپنے ایمان و اخلاق کی طرف سے ہوشیار رہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کافر بیوی کے عشق میں مبتلا ہو کر یا اس کے عقائد اور اعمال سے متاثر ہو کر وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یا اخلاق و معاشرت میں ایسی روش پر چل پڑے جو ایمان کے منافی ہو۔

۴۔ سورۃ المجادلہ(آیت ۲ تا ۵)۔ "پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی" یعنی جس چیز کو آدمی نے ظہار کرکے اپنے لیے حرام کیا تھا اسے پلٹ کر اپنے لیے حلال کرنا چاہئے۔

"اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے" یہ حکم تمہاری تادیب کے لئے دیا جا رہا ہے کہ تم جاہلیت کی اس بری عادت کو چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی شخص اس بے ہودہ حرکت کا ارتکاب نہ کرے۔ اگر آدمی گھر بیٹھے چپکے سے بیوی سے ظہار کر بیٹھے اور پھر کفارہ ادا کئے بغیر میاں بیوی کے درمیان حسب سابق زوجیت کے تعلقات چلتے رہیں اور دنیا میں کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہو۔ اللہ کو تو بہرحال اس کی خبر ہوگی۔ اللہ کے مواخذہ سے نکلنا اس کے لیے کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

اسلام میں ظہار سے مندرجہ ذیل پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ (اول) ظہار سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ عورت بدستور شوہر کی بیوی رہتی ہے۔ (دوئم) ظہار سے عورت وقتی طور سے شوہر کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ (سوئم) یہ حرمت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک شوہر کفارہ ادا نہ کر دے اور یہ کہ صرف کفارہ ہی اس حرمت کو رفع کر سکتا ہے۔

"یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ" یہاں

Marfat.com

ایمان لانے سے مراد سچے اور مخلص مومن کا سا رویہ اختیار کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ آیت کے مخاطب کفار یا مشرک نہیں ہیں بلکہ مسلمان ہیں جو پہلے ہی ایمان لائے ہوئے ہیں۔ جو شخص خدا کے اس حکم کو سننے کے بعد بھی جاہلیت کے پرانے قانون کی پیروی کرتا رہے اس کا یہ طرز عمل ایمان کے منافی ہوگا۔ ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ اور اس کا رسول جب زندگی کے کسی معاملہ میں اس کے لیے ایک قانون مقرر کردے تو وہ اس کو چھوڑ کر دنیا کے کسی دوسرے قانون کی پیروی کرے۔ یا اپنے نفس کی خواہشات پر عمل کرتا رہے۔

۵۔ سورۃ النور (آیت ۳) زانی غیر تائب کے لیے اگر موزوں ہے تو زانیہ ہی موزوں ہے یا پھر مشرکہ۔ کسی مومنہ صالحہ کے لیے وہ موزوں نہیں ہے۔ اہل ایمان کے لیے حرام ہے کہ وہ جانتے بوجھتے اپنی لڑکیاں ایسے فاجروں کو دیں۔ اسی طرح زانیہ غیر تائبہ عورتوں کے لیے اگر موزوں ہیں تو انہی جیسے زانی یا پھر مشرک۔ کسی مومن صالح کے لئے وہ موزوں نہیں ہیں اور حرام ہے مومنوں کے لیے کہ جن عورتوں کی بدچلنی کا حال انہیں معلوم ہو ان سے وہ دانستہ نکاح کریں۔ جو لوگ توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیں ان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد زانی ہونے کی صفت ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی زنا ایسا قبیح فعل ہے کہ جو شخص مسلم ہوتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے وہ اس قابل نہیں رہتا کہ مسلم معاشرے کے پاک اور صالح لوگوں سے اس کا رشتہ ہو۔ اسے یا تو اپنے ہی جیسے زانیوں میں جانا چاہئے یا پھر ان مشرکوں میں جو احکام الٰہی پر اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔

(آیت ۳۲) ۔ "اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا" اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس کا بھی نکاح ہو جائے گا اللہ اس کو مال دار بنا دے گا بلکہ مدعا یہ ہے کہ لوگ اس معاملہ میں بہت زیادہ حسابی نہ بن جائیں۔ تھوڑی آمدنی بھی ہو تو اللہ کے بھروسے سے شادی کر ڈالنی چاہئے۔ بسا اوقات شادی ہی آدمی کے حالات درست ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بیوی کی مدد سے اخراجات قابو میں آجاتے ہیں۔ ذمہ داریاں سر پر آجانے سے آدمی پہلے کی نسبت زیادہ محنت سے معاش کمانے کی فکر

Marfat.com

کرنے لگتا ہے۔ بیوی بھی معاش کے کاموں میں ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کے لیے رزق مقرر کیا ہوا ہے۔ شادی کے بعد رزق میں برکت اور فراوانی ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

۶ ۔ سورۃ الاحزاب(آیت ۴ ۔ ۵) "منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے" اس حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے جو اصلاح نافذ کی گئی وہ یہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے کو اس کے باپ کے نام پر زید بن حارثہ کہنا شروع کردیا گیا۔ حضرت زید کو پہلے عام لوگ زید بن محمدؐ کہتے تھے۔ اس آیت کے نزول کے بعد یہ بات حرام قرار دیدی گئی کہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنا نسب منسوب کرے۔ یہ یقیناً قابل اعتراض ہے اور اس پر گرفت ہوگی اگر کوئی جان بوجھ کر کسی کا نسب اصل نسب سے ملانے کی بجائے کسی دوسرے سے نسب ملائے۔ کسی کو پیار اور محبت سے اپنا بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے۔

(آیت ۴۹ تا ۵۲) "لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو" اگر نکاح کے وقت مہر مقرر کیا گیا تھا اور پھر خلوت سے پہلے طلاق دیدی گئی تو اس صورت میں نصف مہر دینا واجب ہوگا۔ اس واجب سے کچھ زائد دینا لازم نہیں ہے مگر مستحب ہے مثلاً یہ بات پسندیدہ ہے کہ نصف مہر کے ساتھ مرد وہ جوڑا بھی عورت کے پاس ہی رہنے دے جو دلہن بننے کے لیے اسے بھیجا تھا اور اگر شادی کے موقع پر کچھ سامان دیا گیا تھا تو وہ واپس نہ لے لیکن اگر نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں عورت کو کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کرنا واجب ہے۔ اور یہ کچھ نہ کچھ آدمی کی حیثیت اور مقدرت کے مطابق ہونا چاہیے۔

"ہم نے تمہارے لئے حلال کر دیں تمہاری وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کئے ہیں" حضرت زینبؓ سے نکاح کے وقت نبی کریم کی چار بیویاں موجود تھیں۔ حضرت سودہؓ سے ۳ قبل ہجرت نکاح کیا تھا۔ حضرت عائشہ سے ۳ قبل ہجرت میں نکاح ہوا تھا لیکن رخصتی شوال ۱ھ میں ہوئی تھی حضرت حفصہؓ سے شعبان ۳ ہجری اور حضرت ام

Marfat.com

سلمہؓ سے شوال ۴ھ میں نکاح کیا تھا۔ اس طرح حضرت زینبؓ آپ کی پانچویں بیوی تھیں جس پر منافقین اور کفار اعتراض کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے عام مسلمانوں کے لیے چار بیویوں کی حد مقرر کی تھی لیکن نبی کریمؐ کو اس سے مستثنیٰ کردیا۔ پانچویں بیوی آپ کے لیے حلال کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے چند مزید اقسام کی عورتوں سے بھی نکاح کی اجازت دیدی۔ حضرت میمونہؓ نے اپنے آپ کو حضور کو ہبہ کردیا تھا۔ رشتہ دار مہاجر خواتین سے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح کی اجازت دیدی۔ اس اجازت کے مطابق حضرت ام حبیبہؓ سے ۷ھ میں آپ نے نکاح فرمایا۔ وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں مین حضور کے نکاح میں آئیں ان میں حضرت ریحانہ، حضرت جویریہ، حضرت صفیہ اور حضرت ماریہ شاہ مصر نے بھیجی تھیں۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو چار بیویوں کی حدود سے مستثنیٰ قرار دیا۔ جن عورتوں کے متعلق اجازت دی گئی ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے شادی پر آپ پر پابندی لگا دی گئی۔ جب آپ کی ازواج مطہرات اس بات کے لیے راضی ہوگئی ہیں کہ تنگی و ترشی میں آپ کا ساتھ دیں اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو انہوں نے ترجیح نہ دی اور اس پر بھی خوش ہیں کہ آپ جو برتاؤ بھی ان کے ساتھ چاہیں کریں تو اب آپ کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ ان میں سے کسی کو طلاق دے کر اس کی جگہ کوئی اور بیوی لے آئیں۔

۷۔ سورۃ الطلاق(آیت ۱) عورت کو اس وقت طلاق دو جس سے اس کی عدت شروع ہوتی ہو۔ جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت طلاق کے بعد تین مرتبہ حیض آنا ہے اس کے مطابق عورت کو حالت حیض میں طلاق نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس دوران عدت شروع نہیں ہوسکتی ہے۔ اس حکم کا تقاضا یہ بھی ہے کہ عورت کو اس طہر میں طلاق نہ دی جائے جس میں شوہر اس سے مباشرت کر چکا ہو کیونکہ اس صورت میں میاں بیوی کو یہ علم نہیں ہوسکتا کہ مباشرت کے نتیجہ میں حمل قرار پاگیا ہے کہ نہیں۔ حمل ہونے کی صورت میں عدت وضع حمل تک ہوتی ہے اور حیض کی صورت میں عدت تین حیضوں تک ہوتی ہے۔ اس لیے طلاق اس طہر میں دی جائے جس میں مباشرت نہ کی ہو یا پھر اس حالت میں دی جائے جبکہ عورت کا حاملہ ہونا

Marfat.com

معلوم ہو۔ طلاق کے معاملہ میں یہ پابندیاں لگانے میں بہت بڑی مصلحتیں ہیں۔ حیض کی حالت میں طلاق نہ دینے کی مصلحت یہ ہے کہ یہ وہ حالت ہوتی ہے جس میں عورت اور مرد کے درمیان مباشرت ممنوع ہونے کی وجہ سے ایک طرح کی دوری پیدا ہوتی ہے، اور طبی حیثیت سے بھی عورت کے مزاج میں چڑ چڑا پن اور تیزی ترشی آجاتی ہے اس حالت میں اگر دونوں کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو کئی قسم کی قباحتیں جنم لے سکتی ہیں۔ حیض سے فارغ ہونے پر اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ عورت کا مزاج بھی معمول پر آجائے اور دونوں کے درمیان فطرت نے جو طبعی کشش رکھی ہے وہ بھی اپنا کام کرکے دونوں کو پھر سے جوڑ دے اسی طرح جس طہر میں مباشرت کی جا چکی ہو اس میں طلاق کے ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں اگر حمل قرار پا جائے تو مرد اور عورت دونوں کو اس کا علم نہیں ہوسکتا۔ حمل ہوجانے کی صورت میں مرد بھی دس مرتبہ سوچے گا کہ جس عورت کے پیٹ میں اس کا بچہ پرورش پا رہا ہے اسے طلاق دے کہ نہ دے۔ اور عورت بھی اپنے بچے کی پرورش کے خیال سے ناراضگی کے اسباب کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرے گی۔ یہ تو ہے عدت کے لیے طلاق دینے کا پہلا مطلب۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ طلاق دینا ہو تو عدت کے لیے طلاق دو یعنی بیک وقت تین طلاقیں دے کر ہمیشہ کی علیحدگی کے لئے طلاق نہ دو۔ بلکہ ایک یا حد سے حد دو طلاقیں دے کر عدت تک انتظار کرو تاکہ اس مدت میں ہر وقت تمہارے لیے رجوع کی گنجائش باقی رہے۔ اس حکم کی رو سے کسی شخص کو بھی طلاق دے کر پچھتانا نہ پڑے کیونکہ اس طرح طلاق دینے سے عدت کے اندر رجوع بھی ہوسکتا ہے اور عدت گزر جانے کے بعد بھی یہ ممکن رہتا ہے کہ سابق میاں بیوی پھر باہم رشتہ جوڑنا چاہیں تو از سر نو نکاح کرلیں۔

اس آیت کے منشا کو بہترین طریقہ سے خود رسول کریمؐ نے اس موقع پر واضح فرمایا تھا جب حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس واقع کے متعلق حضور سے ذکر کیا۔ آپ سن کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ بیوی سے رجوع کر لے اور اسے اپنی زوجیت میں

Marfat.com

روکے رکھے یہاں تک کہ وہ طاہر ہو۔ پھر اسے حیض آئے اور اس سے بھی فارغ ہو کر وہ پاک ہوجائے۔ اس کے بعد اگر وہ اسے طلاق دینا چاہے تو طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر طلاق دے یہی وہ عدت ہے جس کے لے طلاق دینے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔ ایک روایت کے الفاضایہ ہیں کہ "یاتو طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر طلاق دے یا پھرایسی حالت میں دے جبکہ اس کا حمل ظاہر ہوچکا ہو"

اگر عورت ایسی مدخولہ ہو جسے حیض آنا بند ہوگیا ہو یا ابھی حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو تو اسے مباشرت کے بعد بھی طلاق دی جاسکتی ہے کیونکہ اس کے حاملہ ہونے کا امکان نہیں ہے اور عورت حاملہ ہو تو مباشرت کے بعد اسے بھی طلاق دی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا حاملہ ہونا پہلے ہی معلوم ہے حنفیہ کے نزدیک طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ احسن، حسن اور بدعی، احسن طلاق یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں جس کے اندر اس نے مجامعت نہ کی ہو۔ صرف ایک طلاق دے کر عدت گزر جانے دے۔ حسن یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک ایک طلاق دے۔ اس صورت میں تین طہروں میں تین طلاق دینا بھی سنت کے خلاف نہیں ہے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ ایک ہی طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے۔ اور طلاق بدعت یہ ہے کہ آدمی بیک وقت تین طلاق دیدے اور ایک ہی طہر میں الگ الگ وقت پر تین طلاق دے دینے۔ یا حیض کی حالت میں طلاق دے۔ یا ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وہ مباشرت کرچکا ہو ان میں سے جو فعل بھی وہ کرے گا گنہگار ہوگا۔ یہ تو ہے حکم ایسی مدخولہ عورت کا جسے حیض آتا ہو۔ رہی غیر مدخولہ عورت تو اسے سنت کے مطابق طہر اور حیض دونوں حالتوں میں طلاق دی جاسکتی ہے۔ لیکن ان تینوں قسم کی عورتوں کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک مہینہ بعد طلاق دی جائے اور احسن یہ ہے کہ صرف ایک طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے۔

جس شخص نے اپنی بیوی کو رجعی طلاق دی ہو وہ عدت ختم ہونے سے پہلے جب چاہے رجوع کرسکتا ہے۔ خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ شوہر عدت کے اندر بیوی کو لے لینے کا پوری طرح حق دار ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عدت گزرنے سے

Marfat.com

پہلے تک ان کی زوجیت برقرار رہتی ہے اور شوہر قطعی طور پر بیوی کو چھوڑ دینے سے پہلے واپس لے سکتا ہے۔ رجوع صرف قول سے ہی ہو سکتا ہے عمل سے نہیں۔ اگر آدمی زبان سے نہ کہے کہ میں نے رجوع کیا تو مباشرت یا اختلاط کا کوئی فعل خواہ رجوع کی نیت سے ہی کیا گیا ہو رجوع قرار نہیں دیا جائے گا۔

"الا یہ کہ وہ صریح برائی کی مرتکب ہوں" اس کے متعلق فقہاء کی رائے مختلف ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ اس سے مراد بدزبانی ہے یعنی وہ عدت کے زمانہ میں خاندان والوں سے جھگڑتی اور بد زبانی کرتی رہے۔ عدت کے زمانہ میں بھی وہ سرکشی سے باز نہ آئے اگر وہ بدچلنی یا بد زبانی یا نشوز کی مرتکب ہو تو اسے گھر سے نکال دینا جائز ہے۔

"اللہ موافقت کی کوئی صورت پیدا کر دے" سنت کے خلاف طلاق دینے سے واقعی کوئی نقصان ہو جس پر آدمی کو پچھتانا پڑے۔ اور تین طلاق بیک وقت دینے سے رجوع کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ اور جو طلاق رجعی ہو اس کے بعد لازماً" موافقت کی صورت باقی رہتی ہے۔ سورۃ البقرۃ میں طلاق کا نصاب تین بتایا ہے جن میں سے دو کے بعد رجوع کا حق اور عدت گزر جانے کے بعد بلا تحلیل دوبارہ نکاح کر لینے کا حق باقی رہتا ہے۔ اور تیسری طلاق دیدینے سے یہ دونوں حق ساقط ہو جاتے ہیں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ بیویوں کو طلاق دینے کے جو اختیارات مردوں کو دیئے گئے ہیں ان کے دانشمندانہ استعمال سے گھر بگڑنے سے بچ سکتا ہے۔ اور موافقت پیدا ہونے کا موقع باقی رہتا ہے۔

(آیت ۲) "روک رکھو یا بھلے طریقے پر ان سے جدا ہو جاؤ" یعنی ایک یا دو طلاق دینے کی صورت میں عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے فیصلہ کر لو کہ آیا عورت کو زوجیت میں رکھنا ہے کہ نہیں۔ رکھنا ہے تو نباہنے کی غرض سے رکھو۔ اس غرض سے نہ رکھو کہ اس کو ستانے کے لیے رجوع کر لو اور پھر طلاق دے کر اس کی عدت لمبی کرتے رہو اور اگر رخصت کرنا ہو تو شریف آدمیوں کی طرح کسی لڑائی جھگڑے کے بغیر رخصت کرو مہر یا اس کا کچھ حصہ باقی ہے تو ادا کر دو اور حسب توفیق کچھ نہ کچھ دے

Marfat.com

کر رخصت کرو۔

"دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں" اس سے مراد طلاق پر بھی گواہ بنانا ہے اور رجوع پر بھی۔ یہ حکم اس احتیاط کے لیے دیا گیا ہے کہ فریقین میں سے کوئی بعد میں کسی واقع کا انکار نہ کرسکے اور نزاع پیدا ہونے کی صورت میں باآسانی فیصلہ ہوسکے۔ اور شکوک و شبہات کا دروازہ بھی بند ہوجائے۔

"اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا" اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرنے کا مطلب سنت کے مطابق طلاق دینا عدت کا ٹھیک ٹھیک حساب رکھنا ۔ بیوی کو گھر سے نہ نکالنا۔ عدت کے اختتام پر عورت کو روکنا ہو تو نباہ کرنے کی نیت سے رجوع کرنا اور علیحدگی ہی کرنی ہو تو بھلے آدمیوں کی طرح اس کو رخصت کر دینا اور طلاق۔ رجوع یا مفارقت جو بھی ہو اس پر دو عادل آدمیوں کو گواہ بنا لینا ہے۔ جو اس طرح تقویٰ سے کام لے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ نکال دے گا۔

(آیت ۳)۔ "ایسے راستہ سے رزق دے گا جدھر سے اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو" عدت کے دوران میں مطلقہ بیوی کو گھر پر رکھنا اس کا خرچ برداشت کرنا اور رخصت کرتے ہوئے اس کو مہر یا متعہ طلاق دے کر رخصت کرنا بلاشبہ آدمی پر مالی بار ڈالتا ہے لیکن اللہ سے ڈرنے والے آدمی کو یہ سب کچھ برداشت کرنا چاہیے۔ اللہ کی ہدایت پر چل کر مال خرچ کرو گے تو وہ ایسے راستوں سے تمہیں رزق دے گا جدھر سے رزق ملنے کا تم گمان بھی نہیں کرسکتے۔

(آیت ۴) "تمہیں معلوم ہو کہ ان کی عدت تین مہینے ہے" جن عورتوں کو حیض آنا قطعی بند ہو چکا ہو ان کی عدت اس روز سے شمار ہوگی جس روز انہیں طلاق دی گئی ہو اور تین مہینوں سے مراد تین قمری مہینے ہیں۔ اگر قمری مہینہ کے آغاز میں طلاق دی گئی ہو تو بالاتفاق رویت ہلال کے لحاظ سے عدت شمار ہوگی۔ اور اگر مہینے کے بیچ میں کسی وقت طلاق دی گئی ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ۳۰ دن کا مہینہ قرار دے کر ۳ مہینے پورے کرنے ہوں گے۔

Marfat.com

"یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو" حیض خواہ کم سنی کی وجہ سے نہ آیا ہو یا اس وجہ سے کہ بعض عورتوں کو بہت دیر کے بعد حیض آنا شروع ہوتا ہے۔ اور شاذو نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی عورت کو عمر بھر حیض نہیں آتا اس صورت میں عورت کی عدت طلاق کے بعد تین مہینے ہے۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ عدت کا سوال اس عورت کے معاملہ میں پیدا ہوتا ہے جس سے شوہر خلوت کرچکا ہو۔ کیونکہ خلوت سے پہلے طلاق کی صورت میں سرے سے کوئی عدت ہے ہی نہیں۔ اس لیے ایسی لڑکیوں کی عدت بیان کرنا جنہیں حیض آنا شروع نہ ہوا ہو صریحاً" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس عمر میں نہ صرف لڑکی کا نکاح کردینا جائز ہے بلکہ شوہر کا اس کے ساتھ خلوت کرنا بھی جائز ہے جس لڑکی کو ایسی حالت میں طلاق دی گئی ہو کہ اسے ابھی حیض آنا شروع نہ ہوا ہو اور پھر عدت کے دوران میں اس کو حیض آجائے۔ تو وہ پھر اسی حیض سے اپنی عدت شروع کرے گی اور اس کی عدت حائضہ عورتوں جیسی ہوگی۔

"اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے" اس پر تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا یہی حکم اس عورت کا بھی ہے جس کا خاوند زمانہ حمل میں وفات پا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ میں اس عورت کی عدت چار ماہ دس دن بیان کی گئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سورۃ طلاق سورۃ البقرۃ کے بعد نازل ہوئی اس لیے بعد کے حکم نے پہلی آیت کے حکم کو غیر حاملہ بیوی کے لیے خاص کردیا ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل تک مقرر کر دی۔ خواہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ ہو۔ رسول کریم کے عہد مبارک میں ایک عورت سبیعہ اسلمیہ کا واقع پیش آیا۔ وہ بحالت حمل بیوہ ہوئی تھیں اور شوہر کی وفات کے چند روز بعد ان کا وضع حمل ہوگیا تھا۔ حضور سے ان کے معاملہ میں فتویٰ پوچھا گیا تو آپ نے ان کو نکاح کی اجازت دیدی۔ صحابہ کی کثیر تعداد نے یہی مسلک منقول کیا ہے۔

(آیت ۵) "اللہ اس کی برائیوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا" اس کا اطلاق انسانی زندگی کے تمام حالات پر ہوتا ہے۔ تمہارے اوپر خواہ کتنی ہی ذمہ

Marfat.com

داریوں کا بوجھ پڑتا ہو۔ بہرحال خدا سے ڈرتے ہوئے ان کی پیروی کرو۔ اللہ تمہارے کام آسان کر دے گا۔ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تمہیں بڑا اجر دے گا۔ طلاق کے بعد عورت کی عدت کے زمانہ میں سکونت۔ نان و نفقہ کی ذمہ داری وغیرہ میں گو ناقابل برداشت بار محسوس ہوگا۔ لیکن جو بار اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے احکام کی پیروی میں اٹھایا جائے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس کو ہلکا کر دے گا اور اس کی اتنی بھاری جزا دے گا جو بہت گراں قدر ہوگی۔

Marfat.com

یتیم

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۲۰
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۲ ـ ۳ ـ ۶ ـ ۱۰ـ ۱۲۷
(۳)	سورۃ الانعام	آیت ۱۵۲
(۴)	سورۃ الضحیٰ	آیت ۱ تا ۱۱

۱ـ سورۃ البقرۃ

پوچھتے ہیں۔ یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے ؟ جس طرز عمل میں ان کے لیے بھلائی ہو۔ وہی اختیار کرنا بہتر ہے۔ اگر تم اپنا اور ان کا خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ آخر وہ تمہارے بھائی بند ہی تو ہیں۔ برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے۔ دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔ اللہ چاہتا تو اس معاملے میں تم پر سختی کرتا۔ مگر وہ صاحب اختیار ہونے کے ساتھ صاحب حکمت بھی ہے۔

۲ـ سورۃ النساء

یتیموں کے مال ان کو واپس دو۔ اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو' تین تین' چار چار سے نکاح کرلو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا ان عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ زیادہ قرین صواب ہے۔

اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم ان کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ ایسا کبھی نہ کرنا کہ حد انصاف سے تجاوز کرکے اس خوف سے ان کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ یتیم کا جو سرپرست مال دار ہو

Marfat.com

وہ پرہیزگاری سے کام لے۔ اور جو غریب ہو وہ معروف طریقے سے کھائے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو۔ تو لوگوں کو اس پر گواہ بنا لو۔ اور حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں۔ درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں۔ اور وہ ضرور جہنم کی بڑھکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

وہ احکام جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو یا لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کرلینا چاہتے ہو اور وہ احکام جو ان بچوں کے متعلق ہیں جو بے چارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کے علم سے چھپی نہ رہ جائے گی۔

۳۔ سورۃ الانعام

یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے۔ شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔ اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔ اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔

۴۔ سورۃ الضحیٰ

قسم ہے روز روشن کی اور رات کی جب کہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔ اے نبیؐ تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔ اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہوجاؤ گے۔ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانہ فراہم کیا؟ اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی اور تمہیں نادار پایا اور پھر مالدار کردیا۔ لہٰذا یتیم پر سختی نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔

Marfat.com

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ۔ (آیت ۲۲۰) "جس طرز عمل میں ان کے لیے بھلائی ہو۔ وہی اختیار کرنا بہتر ہے" اس آیت کے نزول سے پہلے قرآن مجید میں یتیموں کے متعلق سخت احکام آچکے تھے کہ "ان کے مال کے پاس نہ پھٹکو" اس لیے وہ لوگ جن کی تربیت میں یتیم بچے تھے وہ بہت خوفزدہ تھے کہ ان سے یتیموں کے مال میں کوئی لاپرواہی نہ ہو جائے انہوں نے یتیموں کا کھانا پینا الگ کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ احکام نازل ہوئے کہ تم یتیموں کا خرچ اپنے خرچ کے ساتھ مشترک رکھ سکتے ہو۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۲۔ ۳) "یتیموں کے مال ان کو واپس دو۔ اچھے مال برے مال سے نہ بدل لو یعنی جب تک وہ بچے ہوں۔ ان کے مال انہی کے مفاد پر خرچ کرو۔ اور جب بڑے ہوجائیں تو جو ان کا حق ہے وہ انہیں واپس کر دو۔ یعنی جب وہ اس قابل ہو جائیں کہ وہ اچھے برے کی تمیز کر سکیں۔ یتیموں کا مال اچھا تصور کیا جاتا ہے اور اپنے برے مال کو اس مال سے بدل نہ لو۔

"جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرلو" حضرت عائشہؓ اس کی تفسیر یہ فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جو یتیم بچیاں لوگوں کی سرپرستی میں ہوتی تھیں ان کے مال اور ان کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ ان کا والی وارث کوئی نہیں ہوتا لوگ خیال کرتے تھے کہ جس طرح چاہیں وہ انہیں دبا کر رکھتے اور ان کے ساتھ خود نکاح کرلیتے تھے اور پھر ان پر ظلم کیا کرتے تھے۔ ان حالات میں یہ ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو دوسری عورتیں موجود ہیں تم ان میں سے جو پسند آئیں نکاح کرلو۔

"اگر اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو" اس آیت میں بیویوں کی تعداد چار مقرر کی گئی ہے۔ اس سے پہلے جن کی چار سے زائد بیویاں تھیں رسول کریم نے چار سے زائد بیویوں کو چھوڑنے کا حکم دیا طائف کا رئیس غیلان جب اسلام لایا تو اس کی نو بیویاں تھیں نوفل بن معاویہ کی پانچ بیویاں

Marfat.com

تھیں جو شخص بیویوں کے ساتھ عدل کرسکتا ہو اسے چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ جن کے پاس زیادہ بیویاں تھیں۔ چار روک کر باقی کو طلاق دیدی۔

"یا ان عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں" اس سے مراد لونڈیاں ہیں یعنی وہ عورتیں جو جنگ میں گرفتار ہو کر آئیں اور حکومت کی طرف سے لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں جو آزاد خاندانی بیوی کا بار برداشت نہ کرسکتا ہو وہ لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بیویوں کی ضرورت ہو اور آزاد خاندانی بیویوں میں عدل نہ رکھ سکتے ہو تو پھر لونڈیوں سے نکاح کی اجازت ہے کیونکہ لونڈی سے نکاح میں ذمہ داریوں کا بوجھ نسبتاً کم ہے۔

(آیت ۱۰) "جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے" حدیث میں ہے کہ جنگ احد کے بعد حضرت سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دو بچیوں کو لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوگئے ہیں اور ان کے چچا نے ان کی پوری جائیداد پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ان کے لیے ایک جبہ تک نہیں چھوڑا ہے اب بھلا ان بچیوں سے کون شادی کرے گا۔

(آیت ۱۲۷) "یا لالچ میں آکر تم خود اس سے نکاح کرلینا چاہتے ہو" حضرت عائشہؓ اس کی تشریح فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کی سرپرستی میں ایسی یتیم لڑکیاں ہوتی تھیں جن کے پاس والدین کی چھوڑی ہوئی کچھ دولت ہوتی تھی وہ ان لڑکیوں کے ساتھ مختلف طریقوں سے ظلم کرتے تھے۔ اگر لڑکی مالدار ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی ہوتی تو یہ لوگ چاہتے تھے کہ خود اس سے نکاح کرلیں اور مہر و نفقہ ادا کئے بغیر اس کے مال اور جمال سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اگر وہ بدصورت ہوتی تو یہ لوگ نہ اس سے خود نکاح کرتے اور نہ کسی دوسرے سے اس کا نکاح ہونے دیتے تھے تاکہ اس کا کوئی سردھر پیدا ہی نہ ہو جو کل اسے کے حق کا مطالبہ کرنے والا ہو۔

۳۔ سورۃ الانعام (آیت ۱۵۲)۔ "یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو" یعنی ایسا طریقہ جو زیادہ سے زیادہ بے غرضی۔ نیک نیتی اور یتیم کی خیر خواہی پر مبنی ہو اور جس پر خدا اور مخلوق کی طرف سے کسی قسم کا اعتراض نہ ہوسکتا

Marfat.com

ہو یتیم کی کسی قسم کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور جب وہ بالغ ہو جائے اور اپنی نیکی بدی کو سمجھنے کی اہلیت حاصل ہوجائے تو یتیم کا مال اس کے سپرد کر دو۔ یتیم کا مال ایک امانت سمجھ کر اس کی بھلائی اور بہتری کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی ذاتی فائدہ کا عنصر نہیں ہونا چاہیے اور اس کے بالغ ہونے پر اس کی امانت واپس لٹا دینی چاہیے۔

۴۔ سورۃ الضحیٰ یہ آیت مکی ہے۔ حضور کو وحی کا آنا کچھ عرصہ کے لیے رک گیا تھا اور کفار باتیں بنانے لگے کہ اللہ حضور سے ناراض ہوگیا ہے اور انہیں چھوڑ دیا ہے۔ ابولہب کی بیوی ام جمیل جو حضور کی چچی تھی اور جس کا مکان بھی حضور کے مکان کے ساتھ تھا ایسی باتیں بنانے میں پیش پیش تھی۔ اللہ تعالیٰ دن کی قسم کھاتا ہے جو روشن ہوتا ہے اور رات کی جس میں اندھیرا اور تاریکی ہوتی ہے اور جس میں سکون حاصل کیا جاتا ہے کہ اس نے تمہیں ہرگز نہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ وحی کے نزول کے شروع ایام کا واقعہ ہے۔ جس طرح دن کی روشنی اگر مسلسل رہے تو وہ آدمی کو تھکا دیتی ہے جس کے لیے رات کے اندھیرے کا آنا ضروری ہوتا ہے جس میں آدمی سکون اور آرام حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح وحی کی روشنی اگر تم پر پے در پے پڑتی رہے تو تمہارے اعصاب اس کو برداشت نہ کرسکیں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے وحی کے نزول میں جو رکاوٹ ڈالی ہے وہ مصلحت کی بنا پر کی گئی ہے۔ تاکہ وحی کے نزول سے جو بار تم پر پڑتا ہے اس کے اثرات زائل ہو جائیں اور تمہیں سکون حاصل ہوجائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ رسول کریم کو خوشخبری دیتا ہے کہ گو موجودہ دور میں تمہیں بے شمار مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن بعد کا ہر دور پہلے دور سے تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ میرے سامنے وہ تمام فتوحات پیش کی گئیں جو میرے بعد میری امت کو حاصل ہونے والی ہیں۔ اس پر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آخرت تمہارے لیے دنیا سے بھی بہتر ہے۔ رسول کریم کی زندگی میں سارا عرب جو پہلے جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ خلافت راشدہ کے زمانہ میں ایران' عراق' فلسطین' وسطی ایشیا' مصر اور افریقہ

Marfat.com

کے شمالی ممالک اسلامی مملکت کا حصہ بن گئے تھے۔ خلافت راشدہ کے بعد بھی اسلام دنیا کے اکثر ممالک میں پھیل گیا جن میں ہندوستان' افغانستان' انڈونیشیا' ملیشیا' ترکی' سپین اور یورپی ممالک اور افریقہ کے اکثر ممالک شامل ہیں۔ شروع میں مسلمانوں کی مالی حالت کافی کمزور تھی۔ لیکن بعد میں مختلف فتوحات کی وجہ سے مسلمان بہت خوشحال ہوگئے۔

رسول کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خود یتیم پیدا ہوئے تھے۔ تمہاری پیدائش سے پہلے تمہارے والد انتقال کر گئے تھے۔ چھ سال کی عمر میں والدہ بھی فوت ہوگئیں۔ تم اپنے دادا عبدالمطلب کی زیر نگرانی پرورش پا رہے تھے کہ نبوت کے آٹھ سال بعد وہ بھی انتقال کر گئے۔ ان دنوں کفار بڑے زور و شور سے آپ کی مخالفت کر رہے تھے۔ آپ کے حقیقی چچا ابو طالب ہر معاملہ میں آپ کی مدد کرتے اور کفار کا سختی سے مقابلہ کرتے۔ نبوت کے دس سال بعد ان کا بھی انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شروع میں دین کے پھیلانے کی تمہیں کوئی واقفیت نہ تھی اور میں نے تمہاری ہر میدان میں رہبری و راہنمائی کی۔ شروع میں تمہاری مالی حالت بھی کمزور تھی۔ تمہارے والد نے وراثت میں صرف ایک اونٹنی اور ایک لونڈی چھوڑی تھی۔ تمہارے لیے ایسے حالات پیدا کیے گئے کہ تمہیں غربت اور ناداری سے نکال کر مالدار بنا دیا۔ حضرت خدیجہؓ سے شادی ہوئی جو مکہ کی امیر ترین عورت تھیں۔ تمہیں کاروبار میں بھی کافی منافع ہوتا رہا۔ یہ سب احسانات اور کرامات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے اور یہ احسان دلاتا ہے کہ تم نے یتیمی کی زندگی خود گزاری ہے اور تمہیں اچھی طرح علم ہے کہ یتیم سے عموماً بہتر سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اس لیے یتیم کو ہرگز نہ جھڑکا جائے اور اس سے بہتر سلوک کیا جائے۔ رسول کریم کی حدیث ہے کہ جس گھر میں یتیم سے بہتر سلوک کیا جاتا ہے وہ جنت کے مستحق ہیں اور جس گھر میں یتیم سے برا سلوک کیا جاتا ہے وہ دوزخ کے مستحق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سائل کے لیے حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو جھڑکو نہیں۔ اگر تم ابھی اس قابل نہیں ہو کہ سائل کی حاجت پوری کرسکو تو تمہیں نرمی سے اس کو جواب دیدینا چاہیے۔ سائل

Marfat.com

خواہ کتنے ہی اجڈ طریقہ سے یا نا معقول طریقے سے سوال کرے یا اپنے ذہن کی الجھن پیش کرے۔ ہر حالت میں تم اسے شفقت سے جواب دو اور بدمزاج لوگوں کی طرح اسے جھڑک نہ دو۔ اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کا شکریہ ادا کرو۔ شکریہ زبانی بھی ہوتا ہے اور مالی طور پر اور جسمانی طور پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ تم کہو جو مال و دولت تمہیں دیا گیا ہے تم اپنی عقل اور بصیرت کی بنا پر اس کے حقدار ہوئے ہو۔ اللہ کی راہ میں حقدار کی مالی مدد کرنے سے اس کے مال کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔ اور کسی حاجت مند یا ضرورت مند کی جسمانی طور پر مدد کرنے سے تمہارے جسم کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔ کسی کو اچھی رائے یا مشورہ دینے سے تمہارے دماغ اور عقل کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔ نعمت ہدایت کا شکریہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو سیدھا راستہ دکھایا جائے۔ یتیمی میں دستگیری کا جو احسان اللہ نے کیا ہے اس کا شکریہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ یتیموں کی مدد اور نگہداشت اچھی طرح کی جائے تاکہ انہیں اپنی یتیمی کا احساس نہ ہو۔ ان کی تعلیم و تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ اپنی زندگی ایک اچھے مسلمان کی حیثیت سے گزار سکیں۔ ان کی عادات و اطوار کا اچھی طرح خیال رکھا جائے کہ وہ معاشرہ میں بلند مقام حاصل کرسکیں اور ایک اچھے شہری بن سکیں۔ غرضیکہ جس طرح اپنے بچوں کی نگہداشت کی جاتی ہے۔ یتیم کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو لاوارث یتیموں کے کفیل ہوئے ان کو اپنے برابر جگہ دی۔ آپ نے فرمایا "میں اور کسی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے"۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو کسی یتیم بچے کو اپنے گھر بلا کر لائے اور اس کو کھلائے پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو بخشش کے لائق نہ ہو۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کا سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بھلائی کی جا رہی ہو اور سب سے بدتر وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی

Marfat.com

کی جاتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا کہ اہل عرب جو دنیا میں اپنی بے راہ روی اور پسماندگی کی وجہ سے مشہور تھے اس قلیل عرصہ میں ان کے حسن اخلاق ' جوانمردی اور بلند حوصلگی کے چرچے ہونے لگے۔ وہی دل جو یتیموں اور بے کسوں کے لیے پتھر سے زیادہ سخت تھے وہ موم سے زیادہ نرم ہوگئے۔ ہر صحابی کا گھر ایک یتیم خانہ بن گیا۔ ایک ایک یتیم کے لیے کئی کئی ہاتھ ایک ساتھ بڑھنے لگے۔ ہر ایک اس کی کفالت اور پرورش کے لیے اپنے آغوش محبت کو پیش کرنے لگا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے خاندان اور انصار کی یتیم لڑکیوں کو اپنے گھر لے جا کر دل و جان سے پالتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ حال تھا کہ وہ کسی یتیم بچے کو ساتھ لیے بغیر کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ اسلام نے یتیموں کے حقوق کی حفاظت کی اور جہاں جہاں مسلمانوں نے حکومت کی وہاں ان کے لیے امن و راحت کے گھر بنائے۔ ان کے وظائف مقرر کئے مکتب قائم کئے اور ان کی ہر طرح سے دیکھ بھال کا انتظام کیا۔

Marfat.com

قرض

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۰۔ ۲۸۲

ا۔ سورۃ البقرۃ

تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو۔ اور جو صدقہ کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو۔

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ فریقین کے درمیان انصاف کے ساتھ ایک شخص دستاویز تحریر کرے۔ جسے اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت بخشی ہو۔ اسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہئے۔ وہ لکھے اور املا وہ شخص کرائے جس پر حق آتا ہے یعنی قرض لینے والا۔ اور اسے اللہ اپنے رب سے ڈرنا چاہئے کہ جو معاملہ طے ہوا ہو اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے۔ لیکن اگر قرض لینے والا خود نادان یا ضعیف ہو یا املا نہ کراسکتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے پھر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرالو اور اگر دو مرد نہ ہوں ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہیں جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو۔ گواہوں کو جب گواہ بننے کے لیے کہا جائے تو انہیں انکار نہ کرنا چاہئے معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معیاد کی تعین کے ساتھ اس کی دستاویز لکھوا لینے میں تساہل نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ طریقہ تمہارے لیے زیادہ مبنی بر انصاف ہے۔ اس سے شہادت قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے۔ اور تمہارے شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے۔ ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ آپس میں کرتے ہو۔ اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کرلیا کرو۔ کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے۔ ایسا کرو گے تو گناہ کا ارتکاب کرو گے اللہ کے غضب سے بچو۔ وہ تم کو صحیح طریق عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔

Marfat.com

اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور دستاویز لکھنے کے لیے کوئی کاتب نہ ملے۔ تو رہن بالقبض پر معاملہ کرو۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ۔ (آیت ۲۸۰)۔ "اور صدقہ کر دو۔ تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو" اس آیت سے شریعت نے یہ حکم نکالا ہے کہ جو شخص ادائے قرض سے عاجز آگیا ہو اسلامی عدالت اس کے قرض خواہ کو مجبور کرے گی کہ اسے مہلت دے اور بعض حالات میں قرض کا حصہ یا پورا قرض معاف بھی کرانے کی مجاز ہوگی۔ فقہاء نے تشریح کی ہے کہ مقروض کا رہنے کا مکان' کھانے کے برتن' پہننے کے کپڑے اور روزی کمانے کے آلات کسی حالت میں قرق نہیں کئے جاسکتے۔

(آیت ۲۸۲) "آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو" عموماً دوستوں اور عزیزوں کے درمیان قرض کے معاملات میں دستاویز لکھنے اور گواہیاں لینے کو معیوب سمجھا جاتا ہے جو بعد میں کئی قسم کی پیچیدگیوں کا باعث بن جاتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ قرض اور تجارتی قراردادوں کو تحریر میں لانا چاہیے اور اس پر شہادت ثبت کرا لینی چاہئے تاکہ لوگوں کے درمیان معاملات درست رہیں۔ گواہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ مسلمان مردوں میں سے ہوں۔ ہر کس و ناکس گواہ بننے کے قابل نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو گواہ بنایا جائے جو اپنے اخلاق و دیانت کے لحاظ سے بالعموم لوگوں کے درمیان قابل اعتماد سمجھے جاتے ہوں کسی شخص کو دستاویز لکھنے یا اس پر گواہ بننے کے لیے مجبور نہ کیا جائے اور یہ کہ کوئی فریق کاتب یا گواہ کو اس بنا پر نہ ستائے کہ وہ اس کے مفاد کے خلاف صحیح شہادت دیتا ہے رہن بالقبض کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کو اپنے قرض کی واپسی کا اطمینان ہو جائے۔ اسے اپنے مال کے معاوضے میں شے مرہونہ سے فائدہ اٹھانے کا حق نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص رہن لیے ہوئے مکان میں خود رہتا ہے یا اس کا کرایہ وصول کرتا ہے تو دراصل وہ سود کھاتا ہے۔ قرض پر براہ راست سود لینے اور رہن لی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے میں اصولاً کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اگر جانور رہن کیا گیا ہو تو اس کا دودھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اس سے باربرداری

Marfat.com

و سواری کی خدمت بھی لی جاسکتی ہے کیونکہ یہ دراصل اس چارے کا معاوضہ ہے جو مرتہن اس جانور کو کھلاتا ہے۔

۲۔ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے کیا اس نے قرض ادا کرنے کو کچھ زیادہ مال (جو تجہیز و تکفین سے بچ رہے) چھوڑا ہے۔ اگر لوگ کہتے ہاں تب تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت دینا شروع کی تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہوں۔ جو کوئی مسلمان مرجائے اور قرض دار مرے تو اس کا قرض مجھ پر ہے اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا۔ اگر کوئی مسلمان اس کے قرض کا ضامن ہو جاتا پھر بھی آپ نماز جنازہ پڑھا دیا کرتے۔

Marfat.com

رہن بیع اور امانت

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۳

اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور دستاویز لکھنے کے لیے کاتب نہ ملے تو رہن بالقبض پر معاملہ کرو۔

اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے پر بھروسہ کرکے اس کے ساتھ کوئی معاملہ کرے۔ تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ امانت ادا کرے اور اللہ اپنے رب سے ڈرے۔

تشریح

۱۔ بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملائمت کرتا رہے۔

۲۔ جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کے متعلق بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا۔ پھر جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو۔ شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے۔ آخر جب وہ مرگیا تو اللہ نے اسے بخش دیا۔

۳۔ بخاری شریف میں حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں پھیر دینے کا اختیار ہے۔ پھر اگر وہ سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہو وہ صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت نہ رہے گی۔

۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم کو ملی جلی کھجور

Marfat.com

ملا کرتی اور ہم اس کے دو صاع دے کر ایک صاع اچھی کھجور لیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوصاع ایک صاع کھجور کے عوض بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے عوض۔ اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ ایک ہی قسم کی دو چیزیں بیچنے کے لیے اس کے وزن میں کمی بیشی کرنا درست نہیں۔ ہر قسم کی قیمت علیحدہ مقرر کرنی چاہیئے اور اس کے بعد ان کی قیمتوں کا حساب کرنا ہوگا۔ ایسا کرنے سے کسی فریق کی حق تلفی نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ایک شخص نے بازار میں اپنا اسباب رکھا اور لگا خدا کی قسم کھانے۔ مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی اور میں نے نہیں دی۔ وہ چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے اس وقت آل عمران کی یہ آیت ۷۷ اتری۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں۔ تو ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ ان کے لیے تو سخت دردناک عذاب ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ ہو۔ حضور کا فرمان ہے کہ اناج کو ماپا کرو اس میں تم کو برکت ہوگی۔ (بخاری شریف)

۶۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کا میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور کھجور کے بیچنے سے بھی منع فرمایا جب تک زہو نہ ہو۔ لوگوں نے انسؓ سے پوچھا زہو کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔ (بخاری شریف) جو لوگ باغ کا پھل لگنے سے پہلے یا پھل کا بور نکلنے پر بیچ دیتے ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ یہی صورت دوسری فصلوں کی بھی ہے۔ جو چیز فروخت کرنی ہو وہ بالکل ظاہر ہو اور پکی ہوئی ہونی چاہیئے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اس کو نہ بیچے۔ اناج جب مہنگا

Marfat.com

ہو خرید کر جمع کر کے رکھنا کہ جب مزید مہنگا ہوگا تو زیادہ نفع پر فروخت کرنے کا خیال ہو۔ یہ منع ہے۔ البتہ اناج جب سستا ہو یا مہنگا ہو اپنے گھریلو استعمال کے لیے خرید کر جمع کر کے رکھنے کی اجازت ہے۔

Marfat.com

گواہی دینا

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۱۴۰۔ ۲۸۳
(۲)	سورۃ النساء	آیت ۱۳۵
(۳)	سورۃ الانعام	آیت ۱۹
(۴)	سورۃ المائدہ	آیت ۸

۱۔ سورۃ البقرۃ

یا پھر تمہارا یہ کہنا ہے کہ ابراہیم' اسماعیل۔ اسحاق' یعقوب اور اولاد یعقوب سب کے سب یہودی تھے یا نصرانی تھے۔ کہو۔ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے؟ تمہاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔

اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو شہادت چھپاتا ہے۔ اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

۲۔ سورۃ النساء

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔ اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب۔ اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے۔

۳۔ سورۃ الانعام

ان سے پوچھو۔ کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے ؟ کہو۔ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے۔ اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے۔ سب کو متنبہ کر دوں۔ کیا واقعی تم لوگ یہ شہادت دے سکتے

Marfat.com

ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں کہو۔ میں تو اس کی شہادت ہرگز نہیں دے سکتا۔ کہو ' خدا تو وہی ایک ہے اور میں اس شرک سے قطعی بیزار ہوں جس میں تم مبتلا ہو۔

۴۔ سورۃ المائدہ

اے لوگو ۔ جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو۔ یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۴۰) "کہو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ" یہ خطاب یہودی اور نصاریٰ سے ہے جو یہ سمجھتے تھے کہ سب جلیل القدر انبیاء یہودی و عیسائی تھے۔

یہود و عیسائی علماء اس حقیقت سے ناواقف تھے کہ یہودیت و عیسائیت اپنی موجودہ خصوصیات کے ساتھ بہت بعد میں پیدا ہوئی ہے اس کے باوجود وہ حق کو اپنے ہی فرقوں میں محدود سمجھتے تھے۔ اور عوام کو بھی اس غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا تھا۔ کہ ان کے عقیدے اور ضابطے اور قاعدے جو ان کے فقہاء اور متکلمین نے وضع کیے انہیں کی پیروی سے انسان کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ ابراہیم۔ اسماعیل اسحاق و یعقوب اور دوسرے انبیاء کرام ان کے کس فرقے سے تعلق رکھتے تھے تو وہ اس کا جواب دینے سے گریز کرتے تھے۔

۲۔ سورۃ النساء (آیت ۱۳۵) "انصاف کے علمبردار بنو اور خدا واسطے کے گواہ بنو" تمہارا کام صرف انصاف کرنا ہی نہیں ہے بلکہ انصاف کا جھنڈا لے کر اٹھنا ہے۔ تمہیں اس بات پر کمربستہ ہونا چاہئے کہ ظلم کی جگہ عدل و راستی قائم ہو۔ عدل کو جس سہارے کی ضرورت ہو وہ سہارا تم بنو۔ تمہاری گواہی محض خدا کے لیے ہونی چاہئے کسی کی رو رعایت اس میں نہ ہو۔ کوئی ذاتی مفاد یا خدا کے سوا کسی کی خوشنودی تمہارے مدنظر نہ ہو۔

Marfat.com

۳۔ سورۃ الانعام (آیت ۱۹) اللہ اس بات میں گواہ ہے کہ میں اس کی طرف سے مامور ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اسی کے حکم سے کہہ رہا ہوں۔ کسی چیز کی شہادت دینے کے لیے محض قیاس یا گمان کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لیے علم ہونا ضروری ہے۔ جس کی بنا پر آدمی یقین کے ساتھ کہہ سکے کہ ایسا ہے۔ کیا واقعی تمہیں یہ علم ہے کہ اس جہان و ہست و بود میں خدا کے سوا اور بھی کوئی کارفرما حاکم ذی اختیار موجود ہے جو بندگی و پرستش کا مستحق ہو۔ اگر تم علم کے بغیر محض جھوٹی شہادت دینا چاہتے ہو تو دو۔ میں تو ایسی شہادت ہرگز نہیں دے سکتا۔

۴۔ سورۃ المائدہ (آیت ۸) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ انہیں اللہ کی خاطر اور انصاف قائم کرنے کے لیے صحیح گواہی دینی چاہیے۔ کہیں اپنی ذات یا کسی عزیز رشتہ دار یا دوست کی خوشنودی کے لیے سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے۔

بخاری شریف میں باب الشہادت میں درج ہے کہ مدعی کو اپنے دعوئی کی صداقت کے لیے گواہ لانا لازم ہے۔ گواہ عادل ہونا چاہیے۔ عادل سے مراد ہے کہ مسلمان آزاد اور عاقل ہو اور بالغ اور نیک ہو۔ کافر یا غلام' مجنوں' نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی کے ذریعہ بعض لوگوں کے دل کی بات اللہ تعالیٰ بتلا دیا کرتا تھا۔ لیکن اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال سے پکڑیں گے۔ جو کوئی ظاہر میں اچھا کام کرے گا اس پر ہم بھروسا کریں گے اور اس کے دل کی کیفیت سے ہمیں غرض نہیں اور جو کوئی ظاہر میں برے کام کرے گا نہ ہم اس پر بھروسا کریں گے اور نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ دعوئی کرے کہ میرا باطن اچھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے قاعدہ بیان فرمایا کہ ظاہر کی رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں اس کو برا سمجھو۔ بالفرض اگر اس کا دل اچھا ہوگا تو ہم پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے بعد اگر دو' تین یا چار آدمی اس کے نیک ہونے کی گواہی دے دیں تو وہ شخص اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بڑے بڑے گناہ کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کیساتھ کسی کو شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا بے شک مرد کی آدھی گواہی کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کے برابر قرار دیا۔ عورت کے دماغی اور جسمانی قوئ مرد سے عموماً کمزور ہوتے ہیں۔ اگر شاذ و نادر کوئی عورت ایسی نکل آئی جس کی دماغی اور جسمانی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تو اس سے اکثریت کے فطری قاعدے میں کوئی خلل نہیں آسکتا۔ مفکرین کا اس پر اتفاق ہے کہ اموال کے دعوؤں میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اموال اور حقوق کے دعوؤں میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت پر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ لیکن حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں۔

قرآن مجید میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ معاملہ کرتے وقت مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ کرلیں۔ دو عورتیں اس لیے رکھیں کہ وہ ناقص العقل اور ناقص الحفظ ہوتی ہیں۔ ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے اور یہ ظاہر ہے کہ مدعی سے جو قسم لی جاتی ہے وہ اسی وقت ہے جب نصاب شہادت کا پورا نہ ہو۔ اگر ایک مرد اور دو عورتیں یا دو مرد موجود ہوں تو مدعی سے قسم لینے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

قسم کھانا

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۲۴ تا ۲۲۶
(۲)	سورۃ المائدہ	آیت ۸۹
(۳)	سورۃ النحل	آیت ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۴۔ ۹۵
(۴)	سورۃ التحریم	آیت ۲

۱۔ سورۃ البقرۃ

اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لیے استعمال نہ کرو۔ جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ' اور بندگان خدا کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو۔ اللہ تمہاری ساری باتیں سن رہا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو بے معنی قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو۔ ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا۔ مگر جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو۔ ان کی باز پرس وہ ضرور کرے گا۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں۔ ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اگر انہوں نے رجوع کرلیا تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو جانتے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

۲۔ سورۃ المائدہ

تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا۔ مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔ ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجہ کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو۔ یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو۔ اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

Marfat.com

۳۔ سورۃ النحل

اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔ تمہاری حالت اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکرو فریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے حالانکہ اللہ اس عہد و پیان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔

اے مسلمانو ۔ تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنا لینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے اور تم اس جرم کی پاداش میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا برا نتیجہ دیکھو اور سخت سزا بھگتو ۔ اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے نہ بیچ ڈالو جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔

۴۔ سورۃ التحریم

اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کردیا ہے۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہی علیم و حکیم ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۲۴ تا ۲۲۶) ''بندگان خدا کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو'' حدیث میں ہے کہ جس شخص نے کسی بات پر قسم کھائی ہو اور بعد میں اس پر واضح ہوجائے کہ اس قسم کو توڑ دینے ہی میں خیر اور بھلائی ہے۔ تو اسے قسم توڑ دینی چاہئے اور کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ جو قسمیں بلا ارادہ زبان سے نکل جاتی ہیں ایسی قسموں پر نہ کفارہ ہے اور نہ ان پر مواخذہ ہوگا۔

Marfat.com

جو لوگ میاں بیوی کے درمیان تعلقات منقطع کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں اس کو ایلا کہتے ہیں۔ اس بگاڑ کے لیے اللہ تعالیٰ نے چار ماہ کی مدت مقرر کی ہے۔ قسم کھا کر تعلقات منقطع کرنے کا مطلب ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تعلقات زن و شوہر نہ ہوں گے صرف ایسے تعلقات میں اس حکم کا اطلاق ہوگا۔ اگر قسم توڑلی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر قسم نہ توڑی تو چار ماہ کے بعد میاں بیوی کے تعلقات منقطع ہوجائیں گے۔ اس لیے چار ماہ کی مدت گزرتے ہی خود بخود طلاق ہو جائے گی اور وہ طلاق بائن ہوگی یعنی دوران عدت شوہر کو رجوع کا حق نہ ہوگا البتہ اگر دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور زہری کا خیال ہے کہ چار ماہ گزرنے پر خود بخود طلاق واقع ہوجائے گی مگر وہ طلاق رجعی ہوگی۔ یعنی دوران عدت میں شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہوگا اور رجوع نہ کریں تو عدت گزر جانے کے بعد دونوں اگر چاہیں تو نکاح کرسکتے ہیں۔

۲۔ سورۃ المائدہ۔ (آیت ۸۹) ''اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو'' قسم کو فضول باتوں اور معصیت کے کاموں میں استعمال نہ کیا جائے اور جب کسی بات پر قسم کھائے تو اسے یاد رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت کی وجہ سے اسے بھول جائے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے۔ اگر کسی صحیح معاملہ میں ارادہ کے ساتھ قسم کھائی جائے تو اسے پورا کیا جائے اور اگر خلاف ورزی ہو تو پھر کفارہ دیا جائے۔

۳۔ سورۃ النحل (آیت ۹۲) یہاں تین قسم کے عہدوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک عہد جو انسان خدا کے ساتھ باندھتا ہے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ دوسرا عہد جو انسان دوسرے انسان یا گروہ کے ساتھ باندھتا ہے اور اس پر اللہ کی قسم کھائی ہو یا اللہ کا نام لے کر عہد کی پختگی کا یقین دلایا ہو۔ یہ بھی کافی اہم ہے۔ تیسرے وہ عہد جو اللہ کا نام لیے بغیر کیا گیا ہو۔ اس کی اہمیت دونوں عہدوں سے کم ہے۔ لیکن پابندی ان سب کی ضروری ہے اور خلاف ورزی ان میں سے کسی کی بھی جائز نہیں ہے۔

جہاں ایک قوم دوسری قوم سے کوئی عہد و پیمان کرتی ہے تو یہ معاہدہ کرنے والے شخص اور قوم کے اخلاق و دیانت کی آزمائش ہے جو لوگ اس آزمائش میں

Marfat.com

ناکام ہوں گے وہ اللہ کی عدالت میں مواخذہ سے نہ بچ سکیں گے۔

''قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا'' یہ قیامت کے دن ہی فیصلہ ہوگا کہ جن اختلافات کی بنا پر تمہارے درمیان کشمکش ہے ان میں برسر حق کون ہے۔ اور برسر باطل کون۔ لیکن بہرحال خواہ کوئی سراسر حق پر ہی کیوں نہ ہو اور اس کا حریف بالکل گمراہ اور باطل پرست ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے گمراہ حریف کے مقابلے میں عہد شکنی کذب اور مکرو فریب سے کام لے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو قیامت کے روز اللہ کے امتحان میں ناکام ثابت ہوگا۔ کیونکہ حق پرستی صرف نظریے اور مقصد ہی میں صداقت کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ طریق کار اور ذرائع میں بھی صداقت چاہتی ہے۔

(آیت ۹۴) ''ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے'' یعنی کوئی شخص اسلام کی صداقت کا قائل ہوجانے کے بعد محض تمہاری بد اخلاقی دیکھ کر اس دین سے برگشتہ ہوجائے اور اس وجہ سے وہ اہل ایمان کے گروہ میں شامل ہونے سے رک جائے کہ اس گروہ کے جن لوگوں سے اس کا سابقہ پڑا ان کو اخلاق اور معاملات میں اس نے کفار سے بھی مختلف نہ پایا۔

''اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے نہ بیچ ڈالو'' دنیا کا جو فائدہ بھی ہے وہ اللہ کے عہد کی قیمت کے مقابلے میں تھوڑا ہے۔ اس لیے اس بیش بہا چیز کو معمولی فائدہ کے عوض بیچنا سراسر خسارے کا سودا ہے۔

۴۔ سورۃ التحریم۔ (آیت ۲) ''اپنی قسموں کی پابندی کا طریقہ مقرر کردیا ہے'' قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا ہے اس کے مطابق عمل کرکے آپ اس عہد کو توڑ دیں جو آپ نے ایک حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کے لیے کیا ہے۔ یہاں ایک فقہی مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ حکم اس صورت میں ہے جب آدمی نے قسم کھا کر حلال کو حرام کر لیا ہو یا بجائے خود تحریم ہی قسم کے ہم معنی ہے خواہ قسم کے الفاظ استعمال کیے گئے ہوں یا نہ کیے گئے ہوں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ صرف تحریم قسم نہیں ہے۔ اگر آدمی کسی چیز کو خواہ وہ بیوی

Marfat.com

یا کوئی دوسری حلال چیز ہو قسم کھائے بغیر اپنے اوپر حرام کرلیا ہو تو یہ ایک لغو بات ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے۔ بلکہ آدمی کفارہ کے بغیر ہی وہ چیز استعمال کرسکتا ہے۔ تحریم صرف اس صورت میں قسم ہے جب کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے ہوئے قسم بھی کھائی ہو ۔ اس کا استدلال یہ ہے کہ رسول کریم نے چونکہ حلال چیز کو اپنے لیے حرام کرنے کے ساتھ قسم بھی کھائی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور سے فرمایا کہ ہم نے قسموں کی پابندی سے نکلنے کا جو طریقہ مقرر کردیا ہے اس پر عمل کریں۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ تحریم بجائے خود قسم ہے خواہ قسم کے الفاظ استعمال نہ کیے گئے ہوں۔ یہ رائے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ حضرت عمرؓ و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہے۔ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو حرام کیا ہو تو اس سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ قسم ہے اور اس پر کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اگر لوگوں نے اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کیا ہو جسے اللہ نے حلال کیا ہے تو ان پر لازم ہے کہ اپنی قسموں کا کفارہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تحریم کو قسم قرار دیا ہے اور تحریم کا لفظ اپنے مفہوم اور شریعت میں قسم کا ہم معنی ہے۔

۵۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ۔ جس شخص کو قسم کھانا منظور ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

Marfat.com

نیکی اور بدی کی جزا

(۱)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۶۱
(۲)	سورۃ الانعام	آیت ۱۶۰
(۳)	سورۃ السبا	آیت ۳۷
(۴)	سورۃ الشوریٰ	آیت ۲۳
(۵)	سورۃ الحدید	آیت ۱۱۔ ۱۸
(۶)	سورۃ التغابن	آیت ۱۷
(۷)	سورۃ یونس	آیت ۲۶
(۸)	سورۃ الزلزال	آیت ۷ ۔ ۸

۱۔ سورۃ البقرۃ

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔

۲۔ سورۃ الانعام

جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے۔ اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

۳۔ سورۃ السبا

یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہو۔ ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے عمل کی دہری جزا ہے۔ اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔ رہے وہ لوگ

Marfat.com

جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ تو وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۴۔ سورۃ الشوریٰ

جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کے لیے اس بھلائی میں خوبی کا اضافہ کر دیں گے۔ بے شک اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور قدر دان ہے۔

۵۔ سورۃ الحدید

کون ہے جو اللہ کو قرض دے ؟ اچھا قرض۔ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لیے بہترین اجر ہے۔

مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے۔ ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے بہترین اجر ہے۔

۶۔ سورۃ التغابن

اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گناہ بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ بڑا قدر دان اور بردبار ہے۔

۷۔ سورۃ یونس۔

(آیت ۲۶) "جن لوگوں نے نیک عمل کئے ہیں ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی۔ اور ان کے چہروں پر نہ کدورت چھائے گی اور نہ ذلت۔ یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

۸۔ سورۃ الزلزال

(آیت ۷ ۔ ۸) "پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

تشریح

ا۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۶۱) "جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں" مال

Marfat.com

کا خرچ خواہ اپنی ضروریات کے لیے ہو۔ یا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے میں یا اپنے عزیزو اقربا کی خبر گیری یا محتاجوں کی اعانت میں یا رفاہ عام کے کاموں یا اشاعت اسلام اور جہاد کے مقاصد کے لیے بہرحال اگر وہ قانون الٰہی کے مطابق اور خدا کی رضا کے لیے ہو تو اس کا شمار اللہ کی راہ میں ہوگا جس قدر خلوص اور جتنے گہرے جذبے کے ساتھ انسان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے گا اتنا ہی اللہ کی طرف سے اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ جو خدا ایک دانہ میں اتنی برکت ڈالتا ہے وہ تمہاری خیرات کو بھی اس طرح نشوونما بخشے گا۔ خدا نے اپنی صفت بیان کی ہے کہ وہ فراخ دست بھی ہے اور علم بھی رکھتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ نیک کام کا اجر بڑی فراخدلی سے دے گا اس کو پورا علم ہے کہ آدمی جو مال راہ خدا میں خرچ کر رہا ہے اس کی نیت کیا ہے اور کس جذبہ سے وہ مال خرچ کر رہا ہے۔

۲۔ سورۃ الانعام یہاں بڑے واضح الفاظ میں خداوند تعالیٰ بیان کر رہا ہے کہ نیکی کا بدلہ دس گنا دیا جائے گا۔ اور اس کے مقابلہ میں جو برائی کرے گا اس کا بدلہ اتنا ہی دیا جائے گا۔ جتنا اس کا قصور اس برا کام کرنے میں ہے۔ اس میں پورا انصاف کیا جائے گا۔

۳۔ سورۃ السبا (آیت ۳۷) "ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے" اللہ سے قریب کرنے والی چیز مال اور اولاد نہیں ہے بلکہ ایمان و عمل صالح سے آدمی خدا کا قرب حاصل کرتا ہے۔

اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ مال اور اولاد صرف اس مومن و صالح انسان کے لیے ذریعہ تقرب بن سکتے ہیں۔ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے خداشناس اور نیک کردار بنانے کی کوشش کرے۔

"اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے" نیک عمل کرنے والوں کو لازوال نعمت سے نوازا جائے گا۔ کیونکہ دنیا کی نعمت تو زوال پذیر ہوتی ہے لیکن ایسے لوگوں کو جنت الفردوس میں بلند و بالا محلات رہائش کے لیے دے جائیں گے جہاں انہیں ہر طرح کی آسائش اور سہولت میسر ہوگی جو دائمی ہوگی اور کبھی نہ ختم ہونے

Marfat.com

والی ہوگی۔
۴۔ سورۃ الشوریٰ (آیت ۲۳) نیکی کی کوشش کرنے والے بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ جتنی کوشش وہ اپنی طرف سے نیک بننے کی کرتے ہیں اللہ اس سے زیادہ نیک بنا دیتا ہے۔ ان کے کام میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں یا نیک بننے کی کوشش کے باوجود جو گناہ ان سے سرزد ہوجاتے ہیں۔ اللہ ان سے چشم پوشی کرتا ہے اور انہیں زیادہ اجر دیتا ہے۔

۵۔ سورۃ الحدید۔ (آیت ۱۱) "اور اس کے لیے بہترین اجر ہے" یہ اللہ کی شان کریمی ہے کہ آدمی اگر اس کے بخشے ہوئے مال کو اسی کی راہ میں صرف کرے تو اسے وہ اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے بشرطیکہ وہ قرض حسن یعنی اچھا قرض ہو۔ خالص نیت کے ساتھ اور ذاتی اغراض کے بغیر دیا گیا ہو اس میں کسی قسم کی ریاکاری یا ذاتی شہرت شامل نہ ہو۔ اسے دیکر کسی پر احسان نہ جتائے۔ اور صرف اللہ کی رضا کے لیے دیا جائے۔ اللہ نے دو وعدے کئے ہیں ایک یہ کہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس دے گا اور اس کے علاوہ اپنی طرف سے بہترین اجر بھی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو حضرت ابوالدحداحؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے حضور نے فرمایا ہاں اس پر انہوں نے حضور کا ہاتھ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر کہا کہ "میں نے اپنا باغ رب کو قرض دیدیا" اس باغ میں ۶۰۰ کھجور کے درخت اور ان کا اپنا گھر بھی تھا۔ ان کی بیوی نے کہا تم نے بہت نفع کا سودا کیا ہے۔

(آیت ۱۸) "مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں" صدقہ اس عطیّہ کو کہتے ہیں جو سچے دل اور خالص نیت کے ساتھ اللہ کی خوشنودی کے لیے دیا جائے جس میں کوئی ریا کاری نہ ہو۔ کسی پر احسان نہ جتایا جائے۔ دینے والا اس لیے دے کہ وہ اپنے رب کے لیے عبودیت کا جذبہ رکھتا ہے یہ لفظ صدق سے نکلا ہے

Marfat.com

اس لیے اس کی حقیقت میں صداقت شامل ہے۔ کوئی مال صدقہ نہیں ہو سکتا جب تک اس کے دینے میں خالص اور بے کھوٹ جذبہ اللہ کے لیے دینے کا موجود نہ ہو۔ جو لوگ خداوند تعالیٰ کو اس کی خوشنودی اور رضا کے لیے مال خرچ کرتے ہیں خداوند تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں کئی گناہ بڑھا کر واپس کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں اس نیک عمل کا اجر بھی بڑا دے گا یہ کوئی معمولی ہستی کا وعدہ نہیں ہے یہ وعدہ اس برگزیدہ ہستی کا ہے جو احکم الحاکمین ہے اور دنیا اور آسمانوں اور ان میں سب مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے۔

۶۔ سورۃ التغابن (آیت ۱۷)۔ ''تم جو کوئی چیز راہ خدا میں دو گے اللہ اس کا اجر دے گا'' تمہارا مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنا گویا خدا کو قرض دینا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو ایسے (یعنی اللہ) کو قرض دے جو نہ ظالم ہے۔ نہ مفلس ہے۔ نہ نادہندہ۔ پس فرماتا ہے وہ تمہیں بہت کچھ بڑھا چڑھا کر پھیر دے گا۔ ساتھ ہی خیرات سے تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اللہ بڑا قدر دان ہے۔ تھوڑی سی نیکی کا بہت بڑا اجر دیتا ہے۔ وہ بردبار ہے۔ درگزر کرتا ہے۔ وہ گناہوں سے بخش دیتا ہے اور لغزشوں سے چشم پوشی کرلیتا ہے۔ خطاؤں اور برائیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

۷۔ سورۃ یونس (آیت ۲۶)۔ مزید برآں کا مطلب ہے کچھ اور زیادہ بھی یعنی کم از کم دس گناہ ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ یہ ثواب سات سو گناہ تک ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس سے بھی زیادہ ملے گا۔ جنت میں حور و قصور اور خدا کی خوشنودی اور ایسا ایسا سرور قلب جو اس سے اب تک پوشیدہ ہے وہاں حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت سے اپنے نیک بندوں کو ہر طرح کے انعام و اکرام سے نوازے گا۔ ان سب عنایات سے بڑھ کر نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ یہ سارے لطف و کرم سے بڑھ کر اللہ کا کرم ہوگا کہ بندہ کو یہ سب انعامات اور عنایات اپنے اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں ہوں گے بلکہ انعام و اکرام اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و رحمت کی وجہ سے ہوں گے۔

Marfat.com

۸۔ سورۃ الزلزال (آیت ۷ ۔ ۸) تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ قیامت کے دن کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن لوگوں نے جیسے جیسے اعمال دنیا میں کئے ہوں گے سب انہیں دکھا دیئے جائیں گے۔ اس دن کوئی ایسا عمل نہیں ہوگا جو پوشیدہ رکھا جائے ۔ یہ سورۃ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی موجودگی میں نازل ہوئی تھی۔ آپ اسے سن کر بہت روئے۔ حضور نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا مجھے یہ سورۃ رلا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم خطا اور گناہ نہ کرتے کہ تمہیں بخشا جائے اور معاف کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کسی اور امت کو پیدا کر دیتا جو خطا اور گناہ کرتی اور خدا انہیں بخشتا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضور سے پوچھا کہ مجھے اپنے سب اعمال دیکھنے پڑیں گے۔ آپ نے فرمایا' ہاں' پوچھا بڑے بڑے۔ فرمایا' ہاں' پوچھا اور چھوٹے چھوٹے بھی۔ فرمایا' ہاں' میں نے کہا۔ ہائے افسوس۔ آپ نے فرمایا۔ ابوسعید خوش ہوجاؤ۔ نیکی تو دس گنا سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک خدا جسے چاہے ثواب دے گا۔ البتہ گناہ اسی کے مثل ہوں گے۔ یا اللہ تعالیٰ اسے بھی بخش دے گا۔ سنو۔ کسی شخص کو صرف اس کے اعمال نجات نہ دے سکیں گے۔ میں نے کہا۔ حضور کیا آپ بھی نہیں ؟ فرمایا نہ مجھے بھی مگر یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

Marfat.com

سود

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵ تا ۲۷۹
(۲) سورۃ آل عمران آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲
(۳) سورۃ الروم آیت ۳۹

سورۃ البقرۃ

مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہو۔ اور اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں " تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے " حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خواری سے باز آ جائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا۔ سو کھا چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔ اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشو و نما دیتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے انسان کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کرلو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کا تم حق دار ہو۔ نہ تم ظلم کرو۔ نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اس کو مہلت دو۔ تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

۲۔ سورۃ آل عمران

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے

Marfat.com

ڈرو۔ امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے مہیا کی گئی ہے۔
اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

۳۔ سورۃ الروم

جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے۔ اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو۔ اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔

تشریح

۱۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۷۵) "جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔" سود خوار کو مخبوط الحواس شخص سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی جس طرح وہ شخص عقل سے خارج ہو کر غیر معتدل حرکات کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح سود خوار بھی روپے کے پیچھے دیوانہ ہو جاتا ہے اور اپنی خود غرضی کے جنون میں کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی سود خواری سے کس کس طرح انسانی محبت ' اخوت اور ہمدردی کی جڑیں کٹ رہی ہیں۔ اجتماعی فلاح و بہبود پر کس قدر تباہ کن اثر پڑ رہا ہے اور کتنے لوگوں کی بدحالی سے وہ اپنی خوشحالی کا سامان کر رہا ہے۔ یہ اس کی دیوانگی کا حال اس دنیا میں ہے اور چونکہ آخرت میں انسان اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت پر اس نے دنیا میں جان دی ہے۔ اس لئے سود خوار آدمی قیامت کے روز ایک باؤلے 'مخبوط الحواس انسان کی صورت میں اٹھے گا۔

"تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے" تجارت اور سود میں فرق بہت واضح ہے۔ تجارت میں اصل لاگت پر منافع لیا جاتا ہے جس میں نفع کے ساتھ ساتھ نقصان کا بھی بہت احتمال ہوتا ہے جس کا شروع شروع میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس کے برعکس سود میں جنس جس سے کاروبار ہوتا ہے وہ نقد روپیہ ہوتا ہے کوئی دوسری جنس نہیں ہوتی۔ اس میں روپیہ دیتے وقت سود کی شرح کا تعین کیا جاتا ہے۔ نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں سود کی رقم بڑھتی رہتی ہے۔ خواہ کسی کو وہ روپیہ کاروبار میں لگانے سے نقصان ہوگیا ہو لیکن اسے سود ادا کرنا پڑے

Marfat.com

د۔ کاروبار میں نقصان کا Risk ہوتا ہے یہ سوچنے کی بات ہے کہ جو آدمی کاروبار کرتا ہے وہ اس میں اپنی محنت ' قابلیت ' وقت اور سرمایہ لگاتا ہے۔ لیکن اس کو منافع یا نقصان کے متعلق پورا یقین نہیں ہوتا اور اس کے لئے منافع کی ضمانت بھی نہیں ہوتی۔ دوسری طرف آدمی جو روپیہ سود پر دیتا ہے وہ روپیہ دیتے وقت ہی منافع کا تعین کرلیتا ہے اور نقصان کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوتا۔

" تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام " ۔ ان میں جو فرق ہے اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :۔

(الف) تجارت میں بائع اور مشتری کے درمیان منافع کا تبادلہ مساویانہ ہوتا ہے کیونکہ مشتری نے جو چیز بائع سے خریدی ہے اس میں نفع کماتا ہے اور بائع اپنی اس محنت ' ذہانت اور وقت کی اجرت لیتا ہے جس کو اس نے مشتری کے لئے وہ چیز حاصل کرنے میں صرف کیا۔ بخلاف اس کے سودی لین دین میں منافع کا تبادلہ برابری کے ساتھ نہیں ہوتا۔ سود لینے والا تو مال کی ایک مقررہ مقدار لے لیتا ہے جو اس کے لئے نفع بخش ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں سود دینے والے کو نفع حاصل کرنے کے لئے پہلے ہی تعین کرنا پڑتا ہے۔ خواہ اس کو جس کاروبار میں وہ روپیہ لگایا ہے اس میں نقصان ہو ۔ خواہ وہ روپیہ لے کر اس نے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ہی خرچ کر دیا ہو لیکن اس کو مقررہ شرح کے حساب سے سود ادا کرنا پڑے گا۔

(ب) تجارت میں بائع مشتری سے خواہ کتنا ہی زیادہ نفع لے صرف ایک بار ہی لیتا ہے لیکن سود میں مال دینے والا اپنے مال پر مسلسل منافع لیتا رہتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ منافع بڑھتا ہی رہتا ہے۔

(ج) تجارت میں شے اور اس کی قیمت کا تبادلہ ہونے کے ساتھ ہی معاملہ ختم ہو جاتا ہے اور بائع اور مشتری کا بعد میں لین دین کا کوئی رشتہ نہیں رہتا۔ لیکن سود کے معاملہ میں روپیہ دینے والے کا رشتہ روپیہ لینے والے کے ساتھ اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک اصل روپیہ بمعہ سود کے ادا نہیں کر دیا جاتا۔

(د) تجارت میں آدمی اپنی محنت ' ذہانت ' قابلیت اور وقت صرف کرکے فائدہ حاصل

Marfat.com

کرتا ہے جس میں نقصان کا احتمال بھی ہوتا ہے لیکن سودی کاروبار کرنے والا اپنا فالتو روپیہ سود پر دے کر بغیر کسی محنت ' قابلیت ' اور وقت صرف کئے اس میں مقرر کردہ نفع جس میں نقصان نہیں ہوتا۔ کا مالک بن جاتا ہے اور جب تک اصل روپیہ واپس نہ ہو اس کا سود بڑھتا ہی رہتا ہے۔

(ر) تجارت میں سرمایہ کئی ہاتھوں میں تقسیم ہوتا ہے جس سے متعلقہ افراد کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے لیکن سودی کاروبار میں صرف ایک آدمی ہی نفع حاصل کرتا ہے۔ جو امیر سے امیر تر ہوتا جاتا ہے۔ اس نفع میں نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ محنت کوئی کرے اور فائدہ سودی کاروبار کرنے والا اٹھائے۔ روپیہ کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سود خوار کی سزا جنہم ہے وہ جہنم جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ قیامت میں سود خوار کا بدحواس ہو کر اٹھنا اس کی دنیاوی بدحواسی کی پوری تمثیل ہوگی۔ دنیا میں سود خوار کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ دن رات دوسروں کا مال و دولت چھیننے اور اپنی دولت کو بڑھانے کی فکر میں مشغول رہتا ہے۔ اس کو کسی کار خیر کا خیال نہیں آتا۔ قیامت میں بھی وہ ایسا ہی اپنے حواس کھوئے ہوئے اٹھے گا۔ اس گناہ میں وہ لوگ بھی شریک ہیں جو سودی روپیہ دلوانے یا گواہی دینے کے ذمہ دار ہوں۔ اس لئے رسول کریم نے سود لینے والے دینے والے سود پر گواہ ہونے والے اور سودی دستاویز لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ قبیلہ بنو عمرو اور قبیلہ بنو مغیرہ میں جہالت کے زمانہ میں آپس میں سودی کاروبار تھے۔ یہ لوگ اجتماعی طور پر کاروبار کرتے تھے جس کے لئے سود لیا کرتے تھے۔ جیسے آجکل کاروباری فرمیں یا کمپنیاں کاروبار کے لئے بینک سے قرض لیتی ہیں۔ اسلام لانے کے بعد بنو عمرو نے بنو مغیرہ سے اپنا سود طلب کیا اور انہوں نے کہا کہ اب ہم اسے اسلام لانے کے بعد ادا نہ کریں گے۔ آخر جھگڑا بڑھا۔ حضرت عتاب بن اسیدؓ جو مکہ شریف کے نائب تھے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا۔ اس پر سورۃ البقرۃ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

Marfat.com

آیت لکھوا کر بھیج دی اور انہیں چڑھا ہوا سود لینا حرام قرار دیا۔ چنانچہ وہ تائب ہوئے اور اپنا سود بالکل چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس؇ فرماتے ہیں سود خوار سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اپنے ہتھیار لے لے اور اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لیے تیار ہوجا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس کے خلاف جنگ کا اعلان ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ امام وقت پر فرض ہے کہ سود خوار لوگ اگر سود نہ چھوڑیں تو ان سے توبہ کرائے اور اگر نہ کریں تو ان کی گردن مار دے۔ نبی کریم نے حجتہ الوداع کے خطبے میں فرمایا۔ جاہلیت کے تمام سود میں برباد کرتا ہوں۔ اصل رقم لے لو۔ نہ سود لے کر کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تمہارا مال مار کر تم پر زیادتی کرے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب؇ کا تمام سود میں برباد کرتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر تنگی والا شخص ہو اور اس کے پاس تمہارے قرض کی ادائیگی کے قابل مال نہ ہو تو اسے مہلت دو کہ کچھ اور مدت بعد ادا کر دے۔ یہ نہ کرو کہ سود در سود لگائے چلے جاؤ کہ مدت گزر گئی اب اتنا سود لیں گے۔ بلکہ بہتر بات تو یہ ہے کہ ایسے غرباء کو اپنا قرض معاف کر دو۔ حضرت ابوقتادہؓ کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کرنے کو آتے لیکن یہ چھپ رہتے اور نہ ملتے۔ ایک دن آئے گھر سے ایک بچہ نکلا آپ نے اس سے پوچھا۔ اس نے کہا گھر پر موجود ہیں۔ کھانا کھا رہے ہیں۔ اب حضرت قتادہؓ نے اونچی آواز میں انہیں پکارا اور فرمایا مجھے معلوم ہوگیا کہ تم گھر میں موجود ہو۔ باہر آؤ۔ جواب دو۔ وہ بے چارے باہر نکلے۔ آپ نے کہا کیوں چھپ رہے ہو۔ کہا حضرت بات یہ ہے کہ میں مفلس ہوں اس وقت میرے پاس رقم نہیں۔ بوجہ شرمندگی کے آپ سے نہیں ملتا۔ آپ نے کہا۔ قسم کھاؤ۔ اس نے قسم کھائی۔ آپ رو دیئے اور فرمانے لگے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص نادار قرض دار کو ڈھیل دے یا اپنا قرض معاف کر دے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ جو شخص کسی مفلس شخص پر رحم کرکے اپنے قرض کی وصولی میں اس پر سختی نہ کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کے گناہوں پر اسے نہیں پکڑتا یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نصیحت کرتا ہے اور انہیں دنیا کے زوال اور مال کی فنا اور

Marfat.com

آخرت کا آنا اور اللہ کی طرف لوٹنا اور اللہ کو اپنے اعمال کا حساب دینا اور ان تمام اعمال پر جزا و سزا کا ملنا یاد دلاتا ہے۔ اور اپنے عذابوں سے ڈراتا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ قرآن مجید کی سب سے آخری سورۃ البقرۃ کی یہی آیات ہیں۔ ان کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نو دن زندہ رہے اور ربیع الاول کو پیر کے دن آپ نے انتقال فرمایا۔

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو سودی لین دین اور سود خواری سے روک رہا ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ سودی قرضہ دیتے تھے۔ مدت مقرر ہوتی تھی اگر اس مدت میں روپیہ وصول نہ ہوتا تو مدت بڑھا کر سود پر سود بڑھا دیا کرتے تھے۔ اس طرح سود در سود مل ملا کر اصل رقم کئی گنا بڑھ جاتی۔ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو اس طرح ناحق لوگوں کے مال برباد کرنے سے روک رہا ہے اور تقویٰ کا حکم دے کر اس پر نجات کا وعدہ کر رہا ہے۔ پھر عذاب سے ڈراتا ہے اور پھر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت پر آمادہ کرتا ہے۔ اور رحم و کرم کا وعدہ کر کے سعادت دارین کے حصول کے لیے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے کو فرماتا ہے اور جنت کی بشارت دیتا ہے۔

Marfat.com

وراثت

(۱)	سورۃ النساء	آیت ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۷۶
(۲)	سورۃ الانفال	آیت ۷۵
(۳)	سورۃ الاحزاب	آیت ۴ ۔ ۵ ۔ ۳۷۔ ۳۸

۱۔ سورۃ النساء

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ :۔

مرد کا حصہ دو مردوں کے برابر ہے۔

اگر میت کی وارث دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دوتہائی دیا جائے۔

اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا ۱/۶ حصہ ملنا چاہیے۔

اور اگر میت صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو ۱/۳ حصہ دیا جائے۔

اور اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں ۱/۶ حصہ کی حقدار ہوگی۔

یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اس پر ہو ادا کر دیا جائے۔

تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

(آیت ۱۲) اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا ۱/۲ حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں۔ ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکہ کا ۱/۴ حصہ تمہارا ہے۔ جبکہ وصیت جو انہوں نے کی ہو پوری کر دی جائے۔ اور قرض جو انہوں نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے۔ اگر تم بے اولاد ہو تو بیوی کو تمہارے ترکہ سے ۱/۴ حصہ ملے گا اور

Marfat.com

اولاد ہونے کی صورت میں بیوی کو ۸؍ا حصہ ملے گا۔ بعد اس کے کہ جو وصیت تم نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور قرض جو تم نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے۔

اور اگر وہ مرد یا عورت (جس کی میراث تقسیم طلب ہو) بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو ۶؍ا حصہ ملے گا۔ اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ۳؍ا میں وہ سب شریک ہوں گے۔ جبکہ وصیت جو کی گئی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔ یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا و بینا اور نرم خو ہے۔

(آیت ۱۷۶)۔ لوگ تم سے کلالہ کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو۔ اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں سے ۲؍ا حصہ پائے گی اور اگر بہن بے اولاد مرے تو بھائی اس کا وارث ہوگا اگر میت کی وارث دو بہنیں ہوں تو وہ ترکے میں سے ۳؍۲ حصہ کی حقدار ہوں گی اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصہ ہوگا اللہ تمہارے لیے احکام کی توضیح کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (جو لاولد ہو اور باپ اور دادا زندہ نہ ہوں اس کو کلالہ کہتے ہیں)

۲۔ سورۃ الانفال

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے۔ وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں۔ مگر اللہ کی کتاب میں خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

۳۔ سورۃ الاحزاب

(آیت ۴۔۵) اللہ نے کسی شخص کے دھڑ میں دو دل نہیں رکھے ہیں۔ نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے۔ اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو۔ مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو مبنی بر حقیقت ہے اور

Marfat.com

وہی صحیح طریقے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔ نادانستہ جو بات کہو۔ اس کے لیے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔ اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

(آیت ۳۷۔ ۳۸) ۔ اے نبیؐ یاد کرو وہ موقع جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے۔ جس پر اللہ نے اور تم نے احسان کیا تھا کہ "اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر" ۔ اس وقت تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا۔ تم لوگوں سے ڈر رہے تھے۔ حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ پھر جب زیدؓ اس سے اپنی حاجت پوری کرچکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا تم سے نکاح کر دیا۔ تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کرچکے ہوں۔ اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی چاہئے تھا نبی پر کسی ایسے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے جو اللہ نے اس کے لیے مقرر کر دیا ہو۔ یہی اللہ کی سنت ان سب انبیاء کے معاملہ میں رہی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔ اور اللہ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔

تشریح

۱۔ سورۃ النساء (آیت ۱۱) "مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے" میراث کے معاملہ میں یہ اولین اصولی ہدایت ہے کہ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہے۔ خاندانی زندگی میں مرد زیادہ معاشی ذمہ داریوں کو برداشت کرتا ہے اور عورت کو بہت سی معاشی ذمہ داریوں کے بارے سے سبکدوش رکھا ہے۔ لہٰذا انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ میراث میں عورت کا حصہ مرد کی بہ نسبت کم رکھا جائے۔

"اگر دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا ۲/۳ حصہ دیا جائے" یہی حکم دو لڑکیوں کا بھی ہے۔ اگر کسی شخص نے لڑکا نہ چھوڑا ہو اور اس کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں تو خواہ دو ہوں یا دو سے زائد بہرحال اس کے کل ترکہ کا ۲/۳

Marfat.com

حصہ لڑکیوں میں تقسیم ہوگا۔ اور باقی ۳؍۱ حصہ دوسرے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ لیکن اگر میت کا صرف ایک لڑکا ہو تو دوسرے وارثوں کی غیر موجودگی میں وہ کل مال کا وارث ہوگا۔ اور اگر دوسرے وارث موجود ہوں تو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی مال سب اسے ملے گا۔

" اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا ۶؍۱ حصہ ملنا چاہئے " یعنی ماں کو ۶؍۱ اور باپ کو ۶؍۱ = کل ۳؍۱ حصہ والدین کا باقی ۳؍۲ حصہ میں باقی وارث شریک ہوں گے۔

" اگر صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو ۳؍۱ حصہ دیا جائے " یعنی ماں کو ۳؍۱ دے کر باقی باپ کا ۳؍۲ ہوگا۔ اور اگر دوسرے وارث ہوں تو ان کو اور باپ کو ۳؍۲ حصہ ملے گا۔ ماں کا حصہ ۳؍۱ ہی رہے گا۔

" اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں ۶؍۱ حصہ کی حقدار ہوگی" ماں کا بقایا ۶؍۱ حصہ باپ کو ملے گا "

" ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں ان کا حصہ ۸؍۱ ہوگا " خواہ ایک بیوی ہو یا زیادہ بیویاں سب کو ۸؍۱ حصہ ملے گا جو ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ان میں برابر تقسیم ہوگا " بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو " ایسے طور پر وصیت کی جائے جس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں اور قرض میں ضرر رسانی یہ ہے کہ محض حقداروں کو محروم کرنے کے لئے آدمی خوامخواہ اپنے اوپر ایسے قرض کا اقرار کرے جو اس نے فی الواقع نہ لیا ہو۔ یا اور کوئی ایسی چال چلے جس سے مقصود یہ ہو کہ حقدار میراث سے محروم ہو جائیں۔

۲۔ سورۃ الاحزاب۔ (آیت ۴ ۔ ۵) " نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے " قدیم زمانہ میں عرب کے لوگ جب کبھی بیوی سے لڑ پڑتے تھے تو کہہ دیتے تھے کہ تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ جیسی ہے۔ اس طرح ان کی بیوی ان کے لیے حرام ہو جاتی تھی۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیوی کو ماں کہنے یا ماں کے ساتھ تشبیہ دے دینے سے ماں نہیں بن جاتی۔ ماں تو

Marfat.com

وہی ہے جس نے آدمی کو جنا ہے۔ محض زبان سے ماں کہہ دینے سے بیوی ماں نہیں بن جایا کرتی۔ اس کے متعلق سورۃ المجادلہ (آیت۔ ۲ ـ ۴) میں حکم ہے کہ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جو اس پر بھی قادر نہ ہوں وہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(آیت ۳۷۔ ۳۸) " جس پر اللہ نے اور تم نے احسان کیا تھا " حضرت زیدؓ ایک شخص حارثہ ابن شراجیل کے بیٹے تھے۔ یہ آٹھ سال کے تھے کہ ان کی ماں اپنے میکے لے گئیں رستہ میں ان کے پڑاؤ پر حملہ ہوا اور وہ حضرت زید کو پکڑ کر لے گئے پکڑنے والوں نے انہیں حکم بن حزام کے ہاتھ فروخت کر دیا جو حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے ۔ رسول کریم کا جب حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوا تو انہوں نے ان کی عادات و اطوار کو پسند کیا رسول کریم نے انہیں حضرت خدیجہؓ سے مانگ لیا۔ جب ان کی عمر ۱۵ سال تھی کہ ان کے باپ اور چچا تلاش کرتے کرتے نبی کریم کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جو فدیہ چاہیں دینے کو تیار ہیں۔ آپ ہمارا بچہ ہمیں دیدیں۔ رسول کریم نے فرمایا کہ وہ بچے کو بلاتے ہیں اور اگر وہ جانا چاہے تو وہ جاسکتا ہے اور میں کوئی فدیہ نہ لوں گا۔ حضور نے زیدؓ کو بلایا اور پوچھا کہ تمہیں پوری آزادی ہے اگر تم ان کے ساتھ جانا چاہتے ہو تو جاسکتے ہو۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ میں آپ کو چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جانا چاہتا۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا تو چار ہستیاں ایسی ہیں جنہوں نے بغیر کسی تردد کے رسول کریم کی نبوت پر ایمان لایا۔ اول حضرت خدیجہ۔ دوسرے حضرت زید۔ تیسرے حضرتؑ علی اور چوتھے حضرت ابوبکر۔ اس وقت حضرت زیدؓ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ ہجرت کے بعد ۴ ہجری میں حضرت زینبؓ جو رسول کریم کی پھوپھی زاد تھیں سے حضرت زیدؓ نے نکاح کیا۔ رسول کریم نے اپنی طرف سے ان کا مہر ادا کیا اور گھر بسانے کے لیے ضروری سامان عنایت فرمایا۔

" اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر " حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے

Marfat.com

آپس کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہوگئے۔ حضرت زید نے بار بار نبی کریم کے پاس شکایت کی اور عرض کیا کہ وہ حضرت زینبؓ کو طلاق دینا چاہتے ہیں۔ حضرت زینبؓ نے اگرچہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مان کر نکاح میں جانا قبول کرلیا تھا لیکن وہ اپنے دل سے یہ احساس نہ مٹا سکیں کہ زیدؓ ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ اس احساس کی وجہ سے انہوں نے حضرت زیدؓ کو اپنے برابر کا نہ سمجھا کہ ایک سال کے بعد نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔

"حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو" ۔ یہ تاثر غلط ہے کہ معاذ اللہ آپ نے زیدؓ کو اوپری دل سے منع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "تم دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا" حالانکہ اصل بات اس کے بالکل برعکس ہے جس زمانہ میں حضرت زید اور حضرت زینب کے درمیان تلخی بڑھتی جا رہی تھی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کو اشارہ دیدیا تھا کہ حضرت زیدؓ جب طلاق دیں تو حضرت زینبؓ سے آپ کو نکاح کرنا ہوگا۔ حضور حضرت زیدؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا کہہ چکے تھے اور عرب میں اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ رسول کریم کا خیال تھا کہ ایسی صورت میں عرب کے لوگ ان پر اعتراضات کریں گے۔ اس لیے نبی کریم نے حضرت زیدؓ کو کہا تھا کہ بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر۔ نبی کریم کا خیال تھا کہ زید طلاق نہ دیں تو وہ اپنے خلاف الزام تراشی سے بچ جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو الوالعزمی کے بلند مرتبہ پر دیکھنا چاہتا تھا۔ اللہ ایک بڑی مصلحت کی خاطر آپ سے یہ کام لینا چاہتا تھا۔

"ہم نے اس کا تم سے نکاح کر دیا" حضرت زیدؓ نے جب طلاق دیدی اور عدت پوری ہوگئی۔ تو یہ حکم نازل ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح خود اپنی خواہش کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بنا پر کیا تھا۔ اللہ نے یہ کام ایک ایسی ضرورت اور مصلحت کی بنا پر کرایا جو اس تدبیر کے سوا کسی دوسرے ذریعہ سے پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ عرب میں منہ بولے رشتوں کے بارے میں غلط رسوم رائج ہوگئی تھیں ان کو توڑنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہ تھی کہ رسول خود آگے بڑھ کر ان کو توڑ ڈالے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ نکاح اس ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر کرایا۔

Marfat.com

وصیت

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲۔ ۲۴۰ تا ۲۴۲

(۲) سورۃ المائدہ آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸

(۳) سورۃ النساء آیت ۱۱

ا۔ سورۃ البقرۃ

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو۔ تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے سے وصیت کرے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ پھر جنہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اسے بدل ڈالا۔ تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہوگا۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ البتہ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے نادانستہ یا قصداً" حق تلفی کی ہے اور پھر معاملے سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان وہ اصلاح کرے۔ تو اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

تم میں سے جو لوگ وفات پائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں۔ ان کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کے حق میں یہ وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو نان و نفقہ دیا جائے۔ اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں۔ تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے وہ جو کچھ بھی کریں۔ اس کی کوئی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ اللہ سب پر غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ اسی طرح جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو۔ انہیں بھی مناسب طور پر کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کیا جائے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہیں صاف صاف بتاتا ہے امید ہے تم سمجھ بوجھ کر کام کرو گے۔

۲۔ سورۃ المائدہ

اے ایمان لانے والو۔ جب تم میں سے کسی کا موت کا وقت آجائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کے لیے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو

Marfat.com

صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں۔ یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آجائے تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لیے جائیں۔ پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو مسجد میں روک لیا جائے اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں۔ اور خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور نہ خدا واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو گناہ گاروں میں شمار ہوں گے" لیکن اگر پتہ چل جائے کہ ان دونوں نے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص جو ان کی بہ نسبت شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے" اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک شہادت دیں گے۔ یا کم از کم اس بات ہی کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہوجائے۔ اللہ سے ڈرو اور سنو۔ اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

۳۔ سورۃ النساء

یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اس پر ہو ادا کر دیا جائے۔

تشریح

سورۃ البقرۃ (آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲) "یہ حق ہے متقی لوگوں پر" یہ حکم اس زمانے میں دیا گیا تھا جبکہ وراثت کی تقسیم کے لیے ابھی کوئی قانون مقرر نہیں ہوا تھا۔ اس وقت ہر شخص پر لازم تھا کہ وہ اپنے وارثوں کے حصے بذریعہ وصیت مقرر کرجائے تاکہ اس کے مرنے کے بعد نہ خاندان میں جھگڑے ہوں اور نہ کسی حقدار کی حق تلفی ہو۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے وراثت کے لیے خود ضابطہ بنا دیا تو نبی کریم نے احکام وصیت اور احکام میراث کی توضیح میں حسب ذیل دو قائدے بیان فرمائے۔

Marfat.com

(۱) کہ اب کوئی شخص کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں کرسکتا۔ یعنی جن رشتہ داروں کے حصے قرآن میں مقرر کر دیئے گئے ہیں ان کے حصوں میں نہ تو وصیت کے ذریعے سے کوئی کمی یا بیشی کی جاسکتی ہے۔ نہ کسی وارث کو میراث سے محروم کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی وارث کو اس کے قانونی حصہ کے علاوہ کوئی چیز بذریعہ وصیت دی جاسکتی ہے۔

(۲) کہ وصیت کل جائیداد کے صرف ایک تہائی حصے کی حد تک کی جاسکتی ہے۔ ان ہدایات کی رو سے آدمی اپنا کم از کم دو تہائی مال اس لیے چھوڑ دے کہ اس کے مرنے کے بعد حسب قاعدہ اس کے وارثوں میں تقسیم ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال کی حد تک اسے اپنے ان غیر وارث رشتہ داروں کے حق میں وصیت کرنی چاہیے جو اس کے اپنے گھر میں یا اس کے خاندان میں مدد کے مستحق ہوں۔ یا جنہیں وہ خاندان کے باہر محتاج اعانت پاتا ہو۔ یا رفاہ عامہ کے کاموں میں سے جس کی وہ مدد کرنا چاہے۔وصیت کے ذریعہ آدمی ان پوتوں اور نواسوں کو دے سکتا ہے جن کے ماں باپ۔دادا اور نانا کی زندگی میں مرجاتے ہیں۔

سورۃ المائدہ (آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸) " تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لیے جائیں " اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے معاملات میں غیر مسلم گواہ بنانا اس حالت میں درست ہے جبکہ کوئی مسلمان گواہ بننے کے لیے میسر نہ آسکے۔

سورۃ النساء (آیت ۱۱) " جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اس پر ہو ادا کر دیا جائے " قرض وصیت پر مقدم ہے۔ یعنی اگر میت کے ذمہ قرض ہو تو سب سے پہلے وہ میت کے ترکہ سے ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے۔ اس کے بعد وراثت تقسیم ہوگی۔ آدمی کو اپنے کل مال کے ۱/۳ حصہ کی حد تک وصیت کرنے کا اختیار ہے۔ اور یہ وصیت کا قاعدہ اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ قانون وراثت کی رو سے جن عزیزوں کو میراث میں سے حصہ نہیں پہنچتا ان میں سے جس کو یا جس جس کو آدمی مدد کا مستحق پاتا ہو اس کے لیے اپنے اختیار تمیزی سے حصہ مقرر کر دے۔ مثلاً کوئی یتیم پوتا یا پوتی موجود ہو یا کسی بیٹے کی بیوہ ہو یا کوئی

Marfat.com

یا بہن یا بھاوج یا بھتیجا یا بھانجا یا اور کوئی عزیز ایسا ہو جو سہارے کا محتاج نظر آتا ہو تو اس کے حق میں وصیت کے ذریعہ حصہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اگر رشتہ داروں میں کوئی ایسا نہیں ہے تو دوسرے مستحقین کے لیے یا رفاعہ عامہ کے کام میں صرف کرنے کے لیے وصیت کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی وصیت میں ظلم کرے یا اپنے اختیار تمیزی کو غلط طور پر اس طرح استعمال کرے جس سے کسی کے جائز حقوق متاثر ہوتے ہوں تو اس کے لیے یہ چارہ کار رکھ دیا گیا ہے کہ خاندان کے لوگ باہمی رضا مندی سے اس کی اصلاح کریں یا قاضی شرعی سے مداخلت کی درخواست کی جائے اور وہ وصیت کو درست کر دے۔

Marfat.com

قرآنی دعائیں

(۱)	سورۃ فاتحہ	آیت ۴ تا ۷
(۲)	سورۃ البقرہ	آیت ۱۲۸۔ ۲۸۶
(۳)	سورۃ آل عمران	آیت ۸ ۔ ۹ ۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۱۴۷۔ ۱۹۱ تا ۱۹۴
(۴)	سورۃ ابراہیم	آیت ۴۰۔ ۴۱
(۵)	سورۃ بنی اسرائیل	آیت ۸۰
(۶)	سورۃ طٰہٰ	آیت ۲۵ تا ۲۹۔ ۱۱۴
(۷)	سورۃ المومنون	آیت ۲۹۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۱۱۸
(۸)	سورۃ الممتحنہ	آیت ۵
(۹)	سورۃ نوح	آیت ۲۸
(۱۰)	سورۃ الفلق	آیت ۱ تا ۵
(۱۱)	سورۃ الناس	آیت ۱ تا ۶
(۱۲)	سورۃ البقرۃ	آیت ۲۵۵ (آیت الکرسی) ۱۸۶
(۱۳)	سورۃ حشر	آیت ۲۲ تا ۲۴
(۱۴)	سورۃ نصر	آیت ۱ تا ۳
(۱۵)	سورۃ اخلاص	آیت ۱ تا ۴

۱۔ سورۃ فاتحہ

اے پروردگار۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ جو معتوب نہیں ہوئے جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

۲۔ سورۃ البقرۃ

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل جب خانہ کعبہ تعمیر کر رہے تھے یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ " اے ہمارے رب ' ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے۔ تو سب کی سننے

Marfat.com

اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے رب۔ ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا۔ ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا جو تیری مسلم ہو۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور اے رب۔ ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو۔ جو انہیں تیری آیات سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔ اے ہمارے رب۔ ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر۔ مالک ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال۔ جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار جس بار کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ وہ ہم پر نہ رکھ ہمارے ساتھ نرمی کر۔ ہم سے درگزر فرما۔ ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔

۳۔ سورۃ آل عمران

اے پروردگار۔ جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے۔ تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیئو۔ ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔ پروردگار۔ تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے۔ جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے تو ہرگز اپنے وعدہ سے ٹلنے والا نہیں ہے۔ کہو خدایا۔ ملک کے مالک۔ تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزّت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے۔ اور دن کو رات میں۔ بے جان میں سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار میں سے بے جان کو۔ اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ جنگ احد کے موقع پر ان کی بس یہ دعا تھی۔ " اے ہمارے رب۔ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔ آخر کار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اوراس سے بہتر ثواب آخرت بھی عطا کیا۔ اللہ کو ایسے ہی نیک عمل لوگ پسند ہیں۔

اے پروردگار۔ یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ تو پاک

Marfat.com

ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب۔ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اسے درحقیقت بڑی ذلت اور رسوائی میں ڈال دیا۔ اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مدد گار نہ ہوگا۔ مالک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کرلی۔ پس۔ اے ہمارے آقا۔ جو قصور ہم سے ہوئے ہیں۔ ان سے درگزر فرما۔ جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر خداوندا۔ جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کئے ہیں۔ ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے۔"

۴۔ سورۃ ابراہیم

اے میرے پروردگار۔ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں۔ پروردگار میری دعا قبول کر۔ پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہوگا۔

۵۔ سورۃ بنی اسرائیل

اور دعا کرو کہ پروردگار مجھے جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا۔ اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مدد گار بنا دے ۔ اور اعلان کر دو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔

۶۔ سورۃ طٰہٰ

موسیٰ نے عرض کیا " پروردگار۔ میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ سلجھا دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے لئے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے۔ ہارون جو میرا بھائی ہے اس کے ذریعہ سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کردے۔ تاکہ ہم خوب تیری پاکی بیان کریں اور خوب تیرا چرچا کریں۔ تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا

Marfat.com

ہے۔ پس بالا و برتر ہے بادشاہ حقیقی۔ اور دیکھو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تمہاری طرف اس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر۔

۷۔ سورۃ المومنون

پھر جب تو اپنے ساتھیوں سمیت کشتی پر سوار ہو جائے تو کہہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی اور کہ پروردگار مجھ کو برکت والی جگہ اتار اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے اور دعا کرو کہ "پروردگار میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں بلکہ اے میرے رب میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اے نبیؐ کہو میرے رب درگزر فرما اور رحم کر۔ تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔

۸۔ سورۃ الممتحنہ

ابراہیم اور اصحاب ابراہیم کی دعا یہ تھی کہ " اے خدا ہمارے رب۔ تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسا کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کرلیا۔ اور تیرے ہی حضور ہم نے پلٹنا ہے۔ اے ہمارے رب۔ کافروں کے لیے ہمیں فتنہ نہ بنا دے۔ اور اے ہمارے رب ہمارے قصوروں سے درگزر فرما۔ بے شک تو ہی زبردست اور دانا ہے۔

۹۔ سورۃ نوح

حضرت نوح نے دعا کی۔ میرے رب۔ مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہے اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے۔ اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

۱۰۔ سورۃ الفلق

کہو۔ میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے [illegible] ہے۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے

Marfat.com

والوں۔ (یا والیوں) کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

۱۱۔ سورۃ الناس

کہو۔ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب۔ انسانوں کے بادشاہ۔ انسانوں کے حقیقی معبود کی اس وسوسے ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

۱۲۔ سورۃ البقرۃ

(آیت الکرسی) "اللہ وہ زندہ جاوید ہستی۔ جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے۔ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے۔ اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔"

تشریح۔ ترمذی میں ہے کہ قرآن حکیم کی بلندی سورۃ البقرۃ ہے اور اس میں آیت الکرسی سب آیتوں کی سردار ہے۔ حضرت عمرؓ کے سوال پر کہ قرآن میں سب سے بزرگ آیت کون سی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول کریم سے سنا ہے کہ وہ آیت آیت الکرسی ہے۔ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ ایک تو آیت الکرسی ہے اور دوسری سورۃ آل عمران کی آیت ایک اور دو۔ "**الم۔ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم**" حدیث میں ہے کہ اسم اعظم کی برکت سے جو دعا خدا تعالیٰ سے مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے۔

البقرۃ (آیت ۱۸۶)۔ "اے نبیؐ۔ میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں

Marfat.com

تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ للہذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ یہ بات تم انہیں سنا دو۔ شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔"

تشریح ۔ خداوند تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں اپنے بندے سے بالکل قریب ہی ہوں۔ جب وہ چاہے مجھ سے اپنی خواہش بیان کرسکتا ہے۔ جو بات اس کے دل میں ہوتی ہے میں وہ بھی جانتا ہوں اور صرف سنتا ہی نہیں اس کا جواب بھی دیتا ہوں۔ مجھ سے درخواست اور عرضداشت پیش کرنے کے لئے کسی واسطے ' وسیلے یا سفارش کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ میں براہ راست تمہاری درخواست وصول کرتا ہوں۔ ابن کثیر میں ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے فرمایا کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ بلند کرکے دعا مانگتا ہے تو وہ الرحم الراحمین اس کے ہاتھوں کو خالی پھیرتے ہوئے شرماتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ رسول کریم کا ارشاد ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا مانگتا ہے جس میں نہ گناہ ہو نہ رشتے ناتے ٹوٹتے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے۔ یا تو اس کی دعا قبول فرما کر اس کی مراد پوری کرتا ہے۔ یا اسے ذخیرہ کرکے رکھ چھوڑتا ہے اور آخرت میں عطا فرماتا ہے یا اسی کی وجہ سے کوئی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ لوگوں نے یہ سن کر کہا کہ حضور۔ پھر تو ہم بکثرت دعا مانگا کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کے ہاں کیا کمی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے دعا کی خدایا عائشہ کے سوال کا جواب دے۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ جو نیک اعمال کرنے والا سچی اور نیک نیت سے مجھے پکارے تو میں لبیک کہہ کر اس کی حاجت ضرور پوری کرتا ہوں۔

۱۳۔ سورۃ حشر۔ (آیت ۲۲ تا ۲۴)

" وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا۔ وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے نہایت

Marfat.com

مقدس ، سراسر سلامتی ، امن دینے والا ، نگہبان ، سب پر غالب ، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا۔ اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا۔ پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کے لئے بہترین نام ہیں۔ ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے۔ اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔"

تشریح ۔ ان آیات میں خداوند تعالیٰ کی حاکمیت اور بزرگی بیان کی گئی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوق جن میں انسان ، جن ، حیوان ، پرند ، چرند ، درخت ، پہاڑ غرضیکہ ہر وہ چیز جو یہاں موجود ہے۔ خداوند تعالیٰ کی بزرگی کی تسبیح کر رہی ہے۔ یہ بہت عظمت والی آیات ہیں۔ مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم** پڑھ کر سورۃ حشر کی یہ تین آیات پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور اگر اسی دن اس کا انتقال ہو جائے تو شہادت کا مرتبہ پاتا ہے ۔ اور جو شخص ان کی تلاوت شام کو کرے تو ساری رات فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

۱۴۔ سورۃ نصر (آیت ۱ تا ۳)

" جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہو جائے اور تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے "

تشریح ۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اس سورۃ نازل ہونے پر رسول کریم نے فرمایا تھا کہ میرے انتقال کی خبر دی گئی ہے اور اسی سال میرا انتقال ہوگا۔ فتح سے مراد ہے جب مکمل طور پر اسلام کا غلبہ ہو جائے۔ سورتوں میں پوری سورۃ نازل ہونے والی یہ آخری سورۃ ہے۔ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں ان کلمات کا ورد کیا کرتے تھے۔ **سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ۔** خدا کی ذات پاک ہے اسی کے لئے سب تعریفیں سزاوار ہیں۔ میں خدا سے استغفار کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور آخری عمر میں اٹھتے بیٹھتے

Marfat.com

چلتے پھرتے آتے جاتے **سبحان اللہ و بحمدہ** پڑھا کرتے تھے

۱۵۔ سورۃ اخلاص۔ (آیت ا تا ۴)

"کہو وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔"

تشریح۔ صمد کے معنی ہیں جو نہ پیدا ہوا ہو نہ اس کی اولاد ہو۔ کیونکہ جو پیدا ہوا ہو وہ ایک وقت مرے گا بھی۔ اللہ عز و جل نہ مرے نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ اس جیسا اور اس کی جنس کا کوئی نہیں۔ نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔ جو سب مخلوق کے فنا ہوجانے کے بعد بھی باقی رہے جس کی ذات لازوال اور غیرفانی ہو۔ جو ہمیشہ باقی رہنے والا اور سب کی حفاظت کرنے والا ہو۔ اس سورۃ میں خداوند عز وجل کی وحدانیت بیان کی گئی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضرت ایوب انصاری نے صحابہ سے پوچھا کیا تم میں کسی کو اتنی طاقت ہے کہ ہر رات تیسرا حصہ قرآن کا پڑھ لیا کرے۔ صحابہ کہنے لگے یہ کس سے ہوسکے گا۔ اتنے میں رسول کریم تشریف لائے آپ نے سن لیا اور صحابہ سے فرمایا کہ جمع ہو جاؤ۔ میں تمہیں آج تہائی قرآن سناؤں۔ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ گھر سے تشریف لائے۔ سورۃ قل ھو اللہ پڑھی اور پھر گھر تشریف لے گئے۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول کریم نے فرمایا جو شخص اس پوری سورۃ کو دس مرتبہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ پھر تو ہم بہت سے محل بنوا لیں گے۔ آپ نے فرمایا خدا اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھا دینے والا ہے۔

Marfat.com

متفرق احکامات

ا۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو۔ وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔ اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان دنیا میں ان کے پیچھے رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں۔ ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں و فرحاں ہیں اور ان کو معلوم ہوچکا ہے۔ کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

۲۔ سورۃ المائدہ (آیت ۳۶ تا ۳۷)

خوب جان لو کہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے۔ اگر ان کے قبضہ میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ۔ اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ میں دے کر روز قیامت کے عذاب سے بچ جائیں۔ تب بھی وہ ان سے قبول نہ کی جائے گی اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی۔ وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں مگر نہ نکل سکیں گے اور انہیں قائم رہنے والا عذاب دیا جائے گا۔

۳۔ سورۃ الاعراف (آیت ۲۵۔ ۳۱)

اے اولاد آدم۔ ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔

اے بنی آدم۔ ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو اور کھاؤ پیؤ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کی پسند نہیں کرتا۔

۴۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۲۸)

عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں۔ جیسے مردوں کے

Marfat.com

حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔

۵۔ سورۃ الشعراء (آیت ۲۱۳ تا ۲۱۶)

پس اے نبیؐ۔ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہوجاؤ گے۔ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ اور ایمان لانے والوں میں سے جو لوگ تمہاری پیروی اختیار کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔ لیکن اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری الزمہ ہوں۔

تشریح۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کا کوئی خطرہ تھا اور اس بنا پر آپ کو روکا گیا۔ دراصل اس سے مقصود کفار و مشرکین کو متنبہ کرنا ہے۔ خدا کے اس دین میں جس طرح نبیؐ کی ذات کے لیے کوئی رعایت نہیں اسی طرح نبیؐ کے خاندان اور آپ کے قریب ترین رشتہ داروں کے لیے بھی کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے کسی کا نسب اور کسی کے ساتھ آدمی کا تعلق کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ یہاں صرف اور صرف انسان کے عمل اس کے کام آئیں گے۔

۶۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۳۶۔ ۴۰۔ ۵۶)

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کردے تو پھر اسے اپنے اس معاملہ میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑگیا۔

لوگو۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

Marfat.com

۷۔ سورۃ المومن (آیت ۶۰)

تمہارا رب کہتا ہے " مجھے پکارو۔ میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں۔ ضرور وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

تشریح ۔ خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنا بھی عین عبادت اور جان عبادت ہے۔ جو منہ موڑتے ہیں وہ تکبر اور غرور کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

۸۔ سوررۃ حمہ السجدہ (آیت ۶ ۔ ۷)

اے نبیؐ۔ ان سے کہو میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا۔ مجھے وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا تو بس ایک ہی خدا ہے۔ لہٰذا تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو۔ تباہی ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

۹۔ سورۃ الشوریٰ (آیت ۱۳)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور جسے اے محمدؐ۔ اب تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور اس کی ہدایت ہم ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دے چکے ہیں۔ اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور اس سے متفرق نہ ہو جاؤ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے۔ جس کی طرف اے محمدؐ تم انہیں دعوت دے رہے ہو اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کرلیتا ہے۔ اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔

۱۰۔ سورۃ الحجرات (آیت ۲ ۔ ۳)

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت

Marfat.com

وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے اور ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم۔

۱۱۔ سورۃ الواقعہ (آیت ۷۷ تا ۸۲)

یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔ ایک محفوظ کتاب میں ثبت جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو۔ اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو۔

۱۲۔ سورۃ الحدید۔ (آیت ۲۰۔ ۲۱)

خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہر ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہوگئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے۔ جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک دھوکہ کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔ دوڑو۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے۔ جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

۱۳۔ سورۃ الممتحنہ (آیت ۱۲)

اے نبیؐ۔ جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی۔ زنا نہ کریں گی۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔ تو ان سے

Marfat.com

بیعت لے لو۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔ یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا ہے۔

۱۴۔ سورۃ الحجرات (آیت ۱۱۔ ۱۳)

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔

لوگو۔ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

۱۵۔ سورۃ المدثر (آیت ۳۸ تا ۴۸)

ہر شخص اپنے کسب کے بدلے رہن ہے۔ دائیں بازو والوں کے سوا جو جنتوں میں ہوں گے۔ وہ مجرموں سے پوچھیں گے "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟" وہ کہیں گے۔ "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے۔ اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا۔" اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔

۱۶۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۸۶)

اے نبیؐ۔ میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں۔ تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ یہ

Marfat.com

بات تم انہیں سنا دو شاید کہ راہ راست پالیں۔

۱۷۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۱۴۲۔ ۱۴۳)

نادان لوگ ضرور کہیں گے۔ انہیں کیا ہوا ہے کہ پہلے جس قبلے کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ اس سے یکایک پھر گئے۔ اے نبیؐ۔ ان سے کہو۔ "مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے۔ سیدھی راہ دکھا دیتا ہے" اور اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک "امت وسط" بنایا ہے۔ تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

تشریح۔ امت وسط سے مراد جو عدل و انصاف اور توسط کی روش پر قائم ہو۔ جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثیت رکھتی ہو جس کا تعلق سب سے یکساں حق اور راستی کا تعلق ہو۔ آخرت کے دن جب سب سے حساب لیا جاوے گا اس وقت رسول کریم ہمارے نمائندے کی حیثیت سے گواہی دیں گے کہ انہیں اللہ نے جو تعلیم دی تھی وہ انہوں نے صحیح اور پوری کی پوری پہنچا دی۔ اس کے بعد مسلمان امت کو شہادت دینی ہوگی کہ رسول نے جو پیغام پہنچایا تھا وہ ہم نے سب انسانوں کو پہنچا دیا تھا۔

۱۸۔ سورۃ البقرۃ (آیت ۲۱۹)

پوچھتے ہیں۔ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو۔ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہے۔ مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

۱۹۔ سورۃ النساء (آیت ۳۱)

اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ لین دین ہونا چاہئے آپس کی رضامندی سے۔ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو۔ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

تشریح۔ اگر اعمال نامہ گناہ کبیرہ سے خالی ہوگا تو چھوٹی موٹی خطاؤں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور فرد جرم لگائی ہی نہ جائے گی۔ البتہ اگر بڑے گناہ کا ارتکاب کرکے آؤ گے تو پھر مقدمہ قائم کیا جائے گا اور چھوٹی خطائیں بھی گرفت میں آجائیں گی۔ یہ تین چیزیں کسی فعل کو بڑا گناہ بناتی ہیں۔

(الف) کسی کی حق تلفی۔ خواہ وہ خدا ہو جس کا حق تلف کیا گیا ہو یا والدین یا دوسرے انسان یا خود اپنا نفس۔ پھر جس کا حق زیادہ ہے اسی قدر اس کے حق کو تلف کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اسی بنا پر گناہ کو ظلم بھی کہا جاتا ہے اور اسی لیے شرک کو قرآن میں ظلم عظیم کہا گیا ہے۔

(ب) اللہ سے بے خوفی اور اس کے مقابلہ میں استکبار۔ جس کی بنا پر آدمی اللہ کے امرونہی کی پرواہ نہ کرے اور نافرمانی کے ارادے سے قصداً وہ کام کرے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اور عمداً ان کاموں کو نہ کرے جس کا اس نے حکم دیا ہے۔ یہ نافرمانی جس قدر ڈھٹائی اور جسارت سے ہوگی اسی قدر گناہ بھی شدید ہوگا۔

(ج) ان روابط کو توڑنا اور ان تعلقات کو بگاڑنا جن کے وصل و استحکام اور درستی پر انسانی زندگی کا امن منحصر ہے خواہ یہ روابط بندے اور خدا کے درمیان ہوں یا بندے اور بندے کے درمیان۔ پھر جو روابط جتنا زیادہ اہم ہے اور جس کے کٹنے سے امن کو جتنا زیادہ نقصان پہنچتا ہے اسی قدر اس کو توڑنے اور خراب کرنے کا گناہ زیادہ بڑا ہے۔ مثلاً زنا۔ یہ فعل تمدن کو خراب کرنے والا ہے۔ یہ بجائے خود ایک بڑا گناہ ہے۔ شادی شدہ کا زنا کرنا بن بیاہے کی بہ نسبت زیادہ سخت گناہ ہے۔ منکوحہ عورت سے زنا کرنا غیر منکوحہ سے کرنے کی بہ نسبت قبیح تر ہے۔ مسجد میں زنا کرنا کسی اور جگہ کرنے سے زیادہ اشد ہے ان مثالوں میں ایک ہی فعل کی مختلف صورتوں کے درمیان گناہ ہونے کی حیثیت سے مدارج کا فرق واضح ہے۔

۲۰۔ سورۃ آل عمران (آیت ۱۹۶)

Marfat.com

اے نبیؐ دنیا کے ملکوں میں خدا کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ سامان ضیافت ہے ان کے لیے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔

۲۱۔ سورۃ الانعام (آیت ۱۵۱ تا ۱۵۳)

اے محمدؐ۔ ان سے کہو۔ آؤ میں تم کو سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔

۱۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ (یعنی اس کی صفات میں نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں)۔

۲۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ (قرآن میں خدا کے بعد بندوں کے حقوق میں سب سے مقدم والدین کا حق ہے)۔

۳۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی رزق دیں گے۔

۴۔ اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔ (فواحش میں زنا۔ عمل قوم لوط۔ برہنگی۔ جھوٹی تہمت۔ چوری۔ شراب نوشی۔ جواء وغیرہ)

۵۔ اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو۔ مگر حق کے ساتھ (حق کے ساتھ کا مفہوم ہے (i) انسان کسی دوسرے انسان کے قتل عمد کا مجرم ہو اور اس پر قصاص کا حق قائم ہوگیا ہو۔ (ii) دین حق کی راہ میں مزاحم ہو اور اس سے جنگ کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (iii) دارالسلام کی حدود میں بدامنی پھیلائے یا اسلامی حکومت کو الٹنے کی کوشش کرے۔ (iv) شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ (v) ارتداد اور خروج از جماعت کا مرتکب ہو۔

۶۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ سن

رشد کو پہنچ جائے۔
۷۔ ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ (بھول چوک یا دانستہ کمی بیشی ہوجانے پر اس سے باز پرس نہ ہوگی)
۸۔ جو بات کہو۔ انصاف کی کہو۔ خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار کا کیوں نہ ہو۔
۹۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو۔
۱۰۔ نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستہ سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے کہ تم کج روی سے بچو۔

۲۲۔ سورۃ التوبہ (آیت ۸۰)

جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں چھانٹتے ہیں اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس راہ خدا میں دینے کے لیے اس کے سوا کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کرکے دیتے ہیں۔ (غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم نے چندے کی اپیل کی تو منافقین باتیں بناتے تھے) اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ اور ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ اے نبیؐ۔ تم خواہ ایسے لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔

۲۳۔ سورۃ التوبہ (آیت ۸۴۔ ۸۵)

اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔ ان کی مال داری اور ان کی کثرت اولاد تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اللہ نے تو ارادہ کرلیا ہے کہ اس مال و اولاد کے ذریعہ سے ان کو اسی دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

Marfat.com

تشریح۔ جنگ تبوک سے واپسی پر عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین مرگیا تھا اس کا لڑکا عبداللہ مخلص مسلمانوں میں سے تھا۔ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کفن کو لگانے کو آپ کا کرتا مانگا جو آپ نے دیدیا۔ پھر درخواست کی کہ نماز جنازہ بھی آپ پڑھائیں۔ آپ اس کے لیے تیار ہوگئے۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی۔

۲۴۔ سورۃ التوبہ (آیت ۱۱ تا ۱۱۴)

اللہ سے بڑھ کر اور کون ہے اپنے عہد کا پورا کرنے والا۔ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے۔ اس کی بندگی بجا لانے والے۔ اس کی تعریف کے گن گانے والے۔ اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے۔ اس کے آگے رکوع و سجود کرنے والے۔ نیکی کا حکم دینے والے۔ بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے خرید و فروخت کا یہ معاملہ طے کرتے ہیں) اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوشخبری دے دو۔ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جنہم کے مستحق ہیں۔ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی وہ تو اس وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا۔ مگر جب اس پر یہ بات کھل گئی کہ اس کا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے زار ہوگیا۔ حق یہ ہے کہ ابراہیم بڑا رقیق القلب و خدا ترس اور برد بار آدمی تھا۔

۲۵۔ سورۃ النحل (آیت ۶۹)

اور دیکھو۔ تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر بات وحی کر دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے یقیناً اس میں ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

۲۶۔ سورۃ النحل (آیت ۴۹۔ ۵۰)

اور کیا یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کو بھی نہیں دیکھتے کہ اس کا سایہ کس طرح اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں گرتا ہے سب کے سب اس طرح اظہار عجز کر رہے ہیں۔ زمین اور آسمان میں جس قدر جاندار مخلوقات ہیں اور جتنے ملا ئکہ ہیں۔ سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں۔ وہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق کام کرتے ہیں۔

۲۷۔ سورۃ الکھف (آیت ۲۳۔ ۲۴)

اور دیکھو کسی چیز کے بارے میں کبھی یہ نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کام کر دوں گا۔ (تم کچھ نہیں کرسکتے) الا یہ کہ اللہ چاہے۔ اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو۔ " امید ہے کہ میرا رب اس معاملہ میں رشد سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا"

۲۸۔ سورۃ حمٰ السجدہ (آیت ۳۴ تا ۳۶)

اے نبیؐ۔ نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔ اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔ اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

۲۹۔ سورۃ حمٰ السجدہ (آیت ۵۱)

انسان کو جب ہم نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیرتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ اور جب اسے کوئی آفت چھو جاتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

Marfat.com

۳۰۔ سورۃ الشوریٰ (آیت ۲۷)

اگر اللہ اپنے بندوں کو کھلا رزق دیدیتا تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے۔ مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے۔

۳۱۔ سورۃ الملک (آیت ۱۲ تا ۱۴)

جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا اجر۔ تم خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے اللہ کے لئے یکساں ہے۔ وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے حالانکہ وہ باریک بیں اور باخبر ہے۔

۳۲۔ سورۃ الحشر (آیت ۸ تا ۱۰)

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جن صحابہ نے ایران ، عراق ، فلسطین اور مصر کے ممالک فتح کئے تھے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان ممالک کی زمین انہیں دیدی جائے۔ مدینہ منورہ میں مجلس مشاورت کا بھی یہی فیصلہ تھا لیکن حضرت عمرؓ اس سے متفق نہیں تھے۔ کئی دنوں کی بحث کے بعد حضرت عمرؓ نے سورۃ الحشر سے دلالت لی کہ زمین آنے والی نسلوں کا بھی حصہ ہے۔ مجلس مشاورت نے یہ فیصلہ تسلیم کرلیا۔ (الفاروق صفحہ ۲۰۶)

۳۳۔ سورۃ الفتح (آیت ۲۹)

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں۔ جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت توراۃ میں اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی۔ پھر وہ گدرائی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔ تاکہ کفار اس کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں

Marfat.com

اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں۔ اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

۳۴۔ سورۃ المائدہ (آیت ۸۹)

تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا۔ مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔ ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجہ کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو۔ اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے۔ شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

Marfat.com

ازواج مطہرات

(۱)	سورۃ الاحزاب	آیت ۴ تا ۶ ۔ ۳۰ تا ۳۴ ۔ ۵۰ تا ۵۵ ۔ ۵۹
(۲)	سورۃ النور	آیت ۱۱ تا ۲۰
(۳)	سورۃ الممتحنہ	آیت ۱۲
(۴)	سورۃ التحریم	آیت ۱ تا ۵

۱۔ سورۃ الاحزاب

(آیت ۴ تا ۶) اللہ نے کسی شخص کے دھڑ میں دو دل نہیں رکھے ہیں نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے۔ اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے یہ تو وہ باتیں ہیں۔ جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو۔ مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو مبنی برحقیقت ہے۔ اور وہی صحیح طریقے کی طرف رہنمائی کرتا ہے منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لیے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔ اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے۔ اور نبیؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی بھلائی کرنا چاہو تو کرسکتے ہو۔ یہ حکم کتاب الٰہی میں لکھا ہوا ہے۔

(آیت ۳۱ تا ۳۴) نبیؐ کی بیویو۔ تم میں سے جو کسی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ اللہ کے لیے یہ بہت آسان کام ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لیے رزق کریم مہیا کر رکھا ہے۔

Marfat.com

نبیؐ کی بیویو۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔ اپنے گھر میں ٹک کر رہو اور سابق دور جہالت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبیؐ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔ یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں۔ بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے۔

(آیت ۵۰ تا ۵۵) اے نبیؐ۔ ہم نے تمہارے لیے حلال کر دیں تمہاری وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کئے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔ اور تمہاری وہ چچا زاد اور پھوپھی زاد اور ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہے۔ اور وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو نبیؐ کی لیے ہبہ کیا ہو اگر نبی اسے نکاح میں لینا چاہے۔ یہ رعایت خالصتہً تمہارے لیے ہے دوسرے مومنوں کے لیے نہیں ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ عام مومنوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں ہم نے کیا حدود عائد کئے ہیں۔ تمہیں ان حدود سے ہم نے اس لیے مستثنیٰ کیا ہے تاکہ تمہارے اوپر کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ تم کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو اپنے سے الگ رکھو۔ جسے چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جسے چاہو الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بلا لو۔ اس معاملہ میں تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس طرح زیادہ متوقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ بھی تم ان کو دو گے اس پر وہ سب راضی رہیں گی۔ اللہ جانتا ہے کہ جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے۔ اور اللہ علیم و حلیم ہے۔ اس کے بعد تمہارے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں۔ اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔ البتہ لونڈیوں کی تمہیں اجازت ہے۔ اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

Marfat.com

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔ نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور جاؤ۔ مگر کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔ تمہاری یہ حرکتیں نبیؐ کو تکلیف دیتی ہیں۔ مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔ اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔

نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف دو۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے تم خواہ کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

ازواج نبیؐ کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ان کے باپ ان کے بیٹے ان کے بھائی۔ ان کے بھتیجے ان کے بھانجے ان کے میل جول کی عورتیں اور ان کے مملوک گھروں میں آئیں۔ اے عورتو۔ تمہیں اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرنا چاہیے اور اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

(آیت ۵۹) اے نبیؐ ۔ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

۲۔ سورۃ النور

(آیت ۱۱ تا ۲۰) جو لوگ بہتان گھڑ لائے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں اس واقعے کو حق میں شر نہ سمجھو۔ بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا۔ اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذاب عظیم ہے۔ جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا اسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ وہ لوگ اپنے الزام کے ثبوت میں

Marfat.com

چار گواہ کیوں نہ لائے اب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم و کرم نہ ہوتا تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے ان کی پاداش میں بڑا عذاب تمہیں آلیتا۔ ذرا غور تو کرو اس وقت تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے۔ جبکہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی چلی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے۔ کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ "ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا۔ سبحان اللہ۔ یہ تو ایک بہتان عظیم ہے" اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔ اللہ تمہیں صاف صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے تو یہ چیز جو ابھی تمہارے اندر پھیلائی گئی تھی بدترین نتائج دکھا دیتی۔

۳۔ سورۃ الممتحنہ

(آیت ۱۲) اے نبیؐ۔ جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی۔ اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔ تو ان سے بیعت لے لو۔ اور ان کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کرو۔ یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۔ سورۃ التحریم

(آیت ۱ تا ۵) اے نبیؐ۔ تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے۔ کیا اس لیے کہ تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو۔ اللہ معاف کرنے والا

Marfat.com

اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہی علیم و حکیم ہے۔ اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ نبیؐ نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی۔ پھر جب اس بیوی نے کسی اور پر وہ راز ظاہر کر دیا۔ اور اللہ نے نبیؐ کو اس افشائے راز کی اطلاع دے دی تو نبی نے اس پر کسی حد تک اس بیوی کو خبردار کیا اور کسی حد تک اس سے درگزر کیا۔ پھر جب نبی نے اسے افشائے راز کی یہ بات بتائی تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی کس نے خبر دی؟ نبیؐ نے کہا "مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے۔ اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ اور اگر نبیؐ کے مقابلے میں تم نے باہم جتھ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبرئیل اور تمام صالح اہل ایمان او ر سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مدد گار ہیں۔ بعید نہیں کہ اگر نبی سب بیویوں کو طلاق دیدے تو اللہ اسے ایسی بیویاں تمہارے بدلے میں عطا فرما دے جو تم سے بہتر ہوں۔ سچی مسلمان۔ با ایمان اطاعت گزار۔ توبہ گزار۔ عبادت گزار اور روزہ دار خواہ شوہر دیدہ ہوں یا باکرہ۔

تشریح

۱۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۴ تا ۶) "اللہ نے کسی شخص کے جسم میں دو دل نہیں رکھے ہیں" ایک وقت میں آدمی کی ایک ہی حیثیت ہوسکتی ہے۔ یا تو وہ مومن ہوگا یا منافق۔ یا تو وہ کافر ہوگا یا مسلم۔ ایک آدمی بیک وقت مومن اور منافق' سچا اور جھوٹا' بدکار اور نیکو کار نہیں ہوسکتا۔ اس کے سینے میں دو دل نہیں ہیں۔ کہ ایک دل میں اخلاص ہو اور دوسرے میں خدا سے بے خوفی۔

"ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا دیا ہے" ۔ عرب میں جاہلیت کے دنوں میں بیوی سے لڑتے ہوئے کہہ دیتے تھے کہ "تیری پیٹھ میرے لیے میری ماں کی پیٹھ جیسی ہے" اور اس کے بعد وہ عورت اس پر حرام سمجھی جاتی تھی کیونکہ وہ اسے ماں سے تشبیہ دے چکا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بیوی کو ماں کہہ دینے

Marfat.com

سے وہ ماں نہیں بن جاتی۔ ماں تو اصل میں وہی ہے جس نے آدمی کو جنا ہو۔ "یہ اللہ کے لیے زیادہ منصفانہ بات ہے" اس حکم کے بعد رسول کریم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کو زید بن محمدؐ کہنے کی بجائے زید بن حارث کہنا شروع کر دیا گیا تھا۔ یہ بات حرام قرار دی گئی کہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے۔ حضرت سعد بن وقاصؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا "جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا۔ در آنحا لیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے۔ اس پر جنت حرام ہے۔

(آیت ۳۰ تا ۳۴) "اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا" اس کا مطلب نعوذ باللہ نبی کریم کی ازواج مطہرات سے کسی فحش حرکت کا اندیشہ تھا۔ بلکہ اس سے مقصود انہیں یہ احساس دلانا تھا کہ معاشرہ میں ان کا مقام جس قدر بلند ہے۔ اسی کے لحاظ سے ان کی ذمہ داریاں بھی بہت سخت ہیں۔ اس لیے ان کا اخلاقی رویہ نہایت پاکیزہ ہونا چاہیے۔ "تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے" دوہرے عذاب اور دوہرے اجر کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالٰی معاشرے میں کسی بلند مرتبہ پر سرفراز فرماتا ہے تو بالعموم بندگان خدا ان کی بڑی تعداد میں برائی یا بھلائی میں پیروی کرتے ہیں۔ ان کی برائی قوم کے بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے اور ان کی بھلائی قوم کی بہتری کا موجب بنتی ہے۔ اس لیے ایسے لوگوں کو دوہرا عذاب یا دوہرا اجر ملے گا۔

"نبیؐ کی بیویو۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو" گو خطاب نبی کریم کی بیویوں سے کیا گیا ہے مگر مقصود تمام مسلمان گھروں میں ان اصلاحات کا نفاذ کرنا ہے۔ اس خطاب کا مقصد یہ ہے کہ جب نبی کریم کے گھر سے اس پاکیزہ طرز زندگی کی ابتداء ہوگی تو باقی سارے مسلمان گھرانوں میں خواتین خود اس کی تقلید کریں گی۔ کیونکہ ان کے لیے رسول کریم کا گھرانہ ایک نمونہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ فقرہ کہ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اس کا مطلب انہیں احساس دلانا ہے کہ معاشرہ میں تمہارا رتبہ اور مقام بہت بلند ہے اور تمہیں ویسی ہی ذمہ داری کا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

Marfat.com

"بلکہ صاف سیدھی بات کرو" ضرورت پیش آنے پر کسی مرد سے بات کرنے میں مضائقہ نہیں ہے لیکن ایسے مواقع پر عورت کا لہجہ اور انداز گفتگو ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال نہ گزرے کہ اس عورت سے کوئی اور توقع بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کے لہجہ میں کوئی لوچ نہ ہو کوئی لگاوٹ نہ ہو۔ دانستہ کوئی شرینی گھلی ہوئی نہ ہو کہ سننے والے مرد کے جذبات میں انگیخت پیدا کرے۔ اس طرز گفتگو کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کسی ایسی عورت کو زیب نہیں دیتا جس کے دل میں خدا کا خوف اور بدی سے پرہیز کا جذبہ ہو۔

"اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو" عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے۔ اسے اسی دائرے میں رہ کر اپنے فرائض انجام دینے چاہیں۔ اور گھر سے باہر صرف ضرورت ہی سے نکلنا چاہیے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عورتوں نے حضور سے عرض کیا کہ ساری نضیلت تو مرد لوٹ لے گئے۔ وہ جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے۔ حضور نے فرمایا کہ "جو تم میں سے گھر بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی" مجاہد اس وقت دل جمی کے ساتھ راہ خدا میں لڑ سکتا ہے جب اسے اپنے گھر کی طرف سے پورا اطمینان ہوگا۔ جو عورت اپنے خاوند کو یہ اطمینان فراہم کرے گی وہ گھر بیٹھے اس کے ساتھ جہاد میں برابر کی حصہ دار ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جس طرز عمل سے عورتوں کو روکنا چاہتا ہے وہ ان کا اپنے حسن کی نمائش کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں ٹک کر رہیں کہ ان کا اصل کام گھر میں ہے اور اگر باہر نکلنے کی ضرورت ہو تو اس شان کے ساتھ نہ نکلو۔ جس طرح جہالت کے زمانہ میں عورتیں بن ٹھن کر چہرے اور جسم کو زیب و زینت سے چست لباس یا عریانی سے نمایاں کرکے نکلا کرتی تھیں۔ چال ڈھال بھی شریفانہ ہو۔ تاکہ عام لوگوں کی طرف کشش کا موجب نہ بنے۔

"تم اہل بیت سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کردے" اہل

Marfat.com

بیعت سے مراد ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد ہے۔ یہاں ہدایت کی جا رہی ہے کہ تم فلاں کام کرو اور فلاں کام نہ کرو اس لیے کہ اللہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ باالفاظ دیگر کہ تم فلاں رویہ اختیار کرو گے تو پاکیزگی کی نعمت تمہیں نصیب ہوگی ورنہ نہیں۔

اے نبی کی بیویو۔ تم کبھی اس بات کو فراموش نہ کرنا کہ تمہارا گھر وہ ہے جہاں سے دنیا کے لیے دانائی و حکمت اور آیات الٰہی کی تعلیم دی جاتی ہے اس لیے تمہاری ذمہ داری بڑی سخت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی گھر میں لوگ جاہلیت کے نمونے دیکھنے لگیں۔ آیات سے مراد قرآن کی آیات ہی ہیں اور حکمت کا مطلب تمام دانائی کی باتیں جو نبی کریم لوگوں کو سکھاتے تھے۔ قرآن مجید کی آیات سنانے کے علاوہ جس حکمت کی تعلیم نبی کریم اپنی سیرت پاک سے اور اپنے ارشادات سے دیتے تھے۔

"بے شک اللہ لطیف اور باخبر" ہے کا مطلب ہے کہ اللہ کو مخفی سے مخفی باتوں کا اس کو علم ہوتا ہے اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی۔

(آیت ۵۰) "تمہارے لیے حلال کر دیں وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کیے ہیں" در اصل یہ اس اعتراض کا جواب ہے جو لوگ کرتے تھے کہ عام لوگوں کے لیے چار بیویوں سے زیادہ رکھنا ممنوع ہے لیکن جب رسول کریم نے حضرت زینبؓ سے خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطابق شادی کی تو یہ ان کی پانچویں بیوی تھیں۔ حضرت سودہؓ سے ۳ قبل ہجرت شادی کی تھی۔ حضرت عائشہؓ سے بھی ۳ قبل ہجری نکاح ہوا تھا لیکن رخصتی چار سال بعد شوال ۱ھ میں ہوئی تھی۔ حضرت حفصہؓ سے شعبان ۳ ہجری کو شادی کی اور حضرت ام سلمہؓ کو شوال ۴ھ میں زوجیت کا شرف فرمایا۔ اس طرح حضرت زینبؓ پانچویں بیوی تھیں۔ کفار و منافقین کے اعتراض پر اللہ تعالیٰ یہ جواب دے رہا ہے کہ اے نبی۔ تمہاری یہ پانچوں بیویاں جنہیں مہر دے کر تم اپنے نکاح میں لائے ہو۔ ہم نے تمہیں حلال کی ہیں۔ اس سے منافقین کو مطمئن کرنے کا مقصد نہیں تھا بلکہ ان مسلمانوں کو مطمئن کرنا تھا جن کے دلوں میں منافقین اسلام وسوسے ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کیا ہو۔ اگر نبی اسے

Marfat.com

نکاح میں لینا چاہے یہ رعایت خالصتہً تمہارے لیے ہے" اللہ تعالیٰ نے ان پانچ بیویوں کے علاوہ مندرجہ ذیل اقسام کی عورتوں سے بھی نکاح کی اجازت فرمائی۔

(الف) وہ عورتیں جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے آپ کی ملکیت میں آئیں۔ اس کے مطابق غزوہ بنو قریظہ میں حضرت ریحانہؓ۔ غزوہ بنی المصطلق میں حضرت جویریہؓ۔ غزوہ خیبر میں حضرت صفیہؓ اور شاہ مصر کی بھیجی ہوئی حضرت ماریہؓ کو آپ نے اپنے لیے مخصوص فرمایا۔

ان میں سے پہلی تین کو آزاد کر کے نکاح کیا اور حضرت ماریہؓ کو بر بنائے ملک یمین تمتع فرما کر نکاح فرمایا۔

(ب) اپنے چچا زاد' ماموں زاد' پھوپھی زاد اور خالہ زاد بہنوں میں سے جن خواتین نے ہجرت میں آپ کا ساتھ دیا ان میں سے ۷ ھ کو حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح فرمایا۔

(ج) وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو حضور کے لیے ہبہ کیا وہ حضرت میمونہؓ ہیں جن سے ۷ ھ کو نکاح کیا۔ آپ نے ان کا مہر مقرر کر کے ادا کیا۔ گو انہوں نے اپنے آپ کو ہبہ کیا تھا یعنی وہ مہر طلب نہ کریں گی۔

"تاکہ تمہارے اوپر کوئی تنگی نہ رہے" حضور نے پہلی شادی ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجتہ الکبریٰؓ سے کی تھی جو دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ اور ان کی عمر ۴۰ سال تھی۔ "تنگی نہ رہے" کا مطلب سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کار عظیم کو نگاہ میں رکھا جائے جس کی ذمہ داری خدا نے آپ پر ڈالی تھی اور دوسری طرف ان حالات کو مدنظر رکھیں جن میں یہ کار عظیم انجام دینے کے لیے آپ کو مامور کیا گیا تھا۔ تعصب سے ذہن کو پاک کر کے جو شخص بھی ان دونوں حقیقتوں کو سمجھ لے گا وہ بخوبی جان لے گا کہ بیویوں کے معاملہ میں آپ کو کھلی اجازت دینا کیوں ضروری تھا اور چار بیویوں کی قید میں آپ کے لیے کیا تنگی تھی۔ حضور کے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ ایک اجڈ قوم کو جو اسلامی نقطہ نظر سے ہی نہیں بلکہ عام تہذیب و تمدن کے نقطہ نظر سے بھی ناتراشیدہ تھی اسے ہر شعبہ زندگی میں تعلیم و تربیت دے کر ایک اعلیٰ درجہ کی مہذب و شائستہ اور پاکیزہ قوم بنائیں۔ اس غرض کے لیے صرف مردوں کو تعلیم و

Marfat.com

تربیت دینا ہی کافی نہ تھا بلکہ عورتوں کی تربیت بھی اتنی ہی ضروری تھی۔ مگر جو اصول تمدن و تہذیب سکھانے کے لیے آپ مامور کیے گئے تھے ان کی رو سے مردوں اور عورتوں کا آزادانہ میل جول ممنوع تھا اور اس قاعدے کو توڑے بغیر آپ کے لیے عورتوں کو براہ راست خود تربیت دینا ممکن نہ تھا۔ اس بنا پر عورتوں میں کام کرنے کی صرف یہی ایک صورت آپ کے لیے ممکن تھی کہ مختلف عمروں اور ذہنی صلاحیتوں کی خواتین سے آپ نکاح کریں۔ ان کو براہ راست خود تعلیم و تربیت دے کر اپنی مدد کے لیے تیار کریں اور پھر ان سے ہر طبقہ یعنی شہری' بدوی' جوان اور بوڑھی ہر قسم کی عورتوں کو دین سکھانے کا کام لیں۔

اس کے علاوہ نبی کریم نے پرانے جاہلی نظام زندگی کو ختم کرکے اس کی جگہ اسلامی نظام زندگی عملاً قائم کرنا تھا۔ یہاں قبائلی طرز زندگی اپنی مخصوص روایات کے ساتھ رائج تھا۔ ان حالات میں آپکے لیے ضروری تھا کہ آپ مختلف قبائل کے خاندانوں میں نکاح کرکے بہت سی دوستیوں کو پختہ اور بہت سی عداوتوں کو ختم کردیں۔ چنانچہ جن خواتین سے آپ نے شادیاں کیں ان کے انتخاب میں ان کی ذاتی اوصاف کے علاوہ یہ مصلحت بھی شامل تھی۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے ساتھ نکاح کرکے آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مستحکم کیا۔ حضرت ام سلمہؓ اس خاندان کی بیٹی تھیں جس سے ابوجہل اور خالد بن ولیدؓ کا تعلق تھا۔ حضرت ام حبیبہؓ کی شادی کے بعد ابوسفیان کبھی حضور کے مقابلہ میں نہ آیا۔ حضرت صفیہؓ ' جویریہؓ اور ریحانہؓ یہودی سرداران کی بیٹیاں تھیں انہیں آزاد کرکے جب حضور نے ان سے نکاح کیا تو آپ کے خلاف یہودیوں کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئیں۔ کیونکہ عرب روایات کے مطابق جس شخص سے کسی قبیلے کی بیٹی بیاہی جاتی تھی وہ صرف لڑکی کے خاندان کا ہی نہیں بلکہ پورے قبیلے کا داماد سمجھا جاتا تھا۔ اور داماد سے لڑنا بہت عیوب تصور ہوتا تھا۔

معاشرے کی عملی اصلاح اور اس کی جاہلانہ رسوم کو توڑنا بھی آپ کے فرائض منصبی میں داخل تھا۔ چنانچہ آپ کو حضرت زینبؓ جنہیں حضرت زید بن حارث نے

Marfat.com

طلاق دیدی تھی سے نکاح کرنا پڑا۔ حضرت زید کو رسول کریم نے اپنا منہ بولا بیٹا کہا ہوا تھا اور عرب معاشرہ میں اس کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنا بہت معیوب تصور ہوتا تھا۔

یہ مصلحتیں اس بات کا تقاضا کرتی تھیں کہ نبی کریم کے لیے نکاح کے معاملے میں کوئی تنگی باقی نہ رکھی جائے تاکہ جو کار عظیم آپ کے سپرد کیا گیا تھا اس کی ضروریات کے لحاظ سے آپ جتنے نکاح کرنا چاہیں کر ڈالیں۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ رسول کریم نے زیادہ شادیاں اپنی ۵۵ سال کی عمر کے بعد کیں۔ نبی کریم نے ایک سے زاید شادیاں کیں ان کی وجہ یہ نہ تھی کہ بیوی بیمار تھی۔ یا بانجھ تھی' یا اولاد نرینہ نہ تھی یا کچھ یتیموں کی پرورش کا مسئلہ درپیش تھا۔ ان محدود شخصی ضروریات کے بغیر آپ نے تمام نکاح یا تو تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لیے کئے یا اصلاح معاشرہ کے لیے کئے یا سیاسی و اجتماعی مقاصد کے لیے جن کے لیے خداوند تعالیٰ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

(آیت ۵۱) "اور جو کچھ بھی تم ان کو دو گے اس پر وہ سب راضی رہیں گی" اس آیت کا مقصد نبی کریم کو خانگی زندگی کی الجھنوں سے نجات دلانا تھا تاکہ آپ پورے سکون کے ساتھ اپنا کام کرسکیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں حضور کو پورے اختیارات دے دیئے کہ ازواج مطہرات میں سے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں کریں تو اس بات کا کوئی امکان نہ رہا کہ یہ مومن خواتین آپ کو کسی طرح پریشان کرتیں یا آپس میں رقابت کے جھگڑے پیدا کرکے الجھنیں پیدا کرتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ اختیارات حاصل کر لینے کے بعد حضور نے تمام ازواج کے درمیان پورا پورا عدل فرمایا کسی کو کسی پر ترجیح نہ دی اور باقاعدہ باری مقرر کرکے آپ سب کے ہاں تشریف لے جاتے۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باریوں کی تقسیم میں ہم میں سے کسی کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ اگرچہ کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ آپ کسی روز اپنی سب بیویوں کے ہاں نہ جاتے ہوں۔ مگر جس بیوی کی باری کا دن ہوتا تھا اس کے سوا کسی دوسری بیوی کو چھوتے تک نہ تھے" یہ روایت بھی حضرت عائشہؓ کی ہے کہ جب حضور اپنی آخری بیماری میں

Marfat.com

مبتلا ہوئے اور نقل و حرکت مشکل ہوگئی تو آپ نے سب بیویوں سے اجازت طلب کی کہ مجھے عائشہ کے ہاں رہنے دو۔ اور جب سب نے اجازت دے دی تب آپ نے آخری زمانہ حضرت عائشہؓ کے ہاں گزارا حضور کا کسی بیوی کو باری سے محروم کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ حضرت سودہؓ نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی۔ کیونکہ وہ بہت عمر رسیدہ ہوچکی تھیں۔ ازواج مطہرات کے لیے یہ ایک بہت بڑا شرف تھا کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بزرگ ترین ہستی کی زوجیت حاصل تھی اور اس کی بدولت ان کو یہ موقع نصیب ہوا کہ دعوت و اصلاح کے اس عظیم الشان کام میں آپ کی رفیق کار بنیں جو رہتی دنیا تک انسانیت کی فلاح کا ذریعہ بننے والا تھا۔ اس مقصد کے لیے جس طرح نبی کریم غیر معمولی ایثار و قربانی سے کام لے رہے تھے اور تمام صحابہ کرام اپنی حد استطاعت تک قربانیاں کر رہے تھے اسی طرح ازواج مطہرات کا بھی یہ فرض تھا کہ ایثار سے کام لیں اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو تمام ازواج رسول نے بخوشی قبول کیا۔

(آیت ۵۳) "مگر جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو"۔ یہ ان دنوں عام رواج تھا کہ لوگ بن بلائے آجاتے اور بیٹھے رہتے یہاں تک کہ کھانے کا وقت ہوجاتا اور میزبان کے ہاں سے کھانا کھا کر جاتے۔ اس طرح نہ انہیں کہا جاسکتا کہ آپ تشریف لے جائیں اور نہ ہی کھانا کھلانے سے انکار کیا جاسکتا۔ ناشائستہ لوگ اپنی اس عادت سے رسول کریم کو بھی تنگ کرتے رہتے تھے اور آپ اپنے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اس کو برداشت کرتے رہتے تھے آخر کار حضرت زینبؓ کے ولیمہ کے روز یہ حرکت اذیت رسانی کی حد تک گزر گئی۔ حضور کے خادم حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رات کے وقت ولیمہ کی دعوت تھی۔ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر جا چکے تھے لیکن چند حضرات کھانے کے بعد باتوں میں کافی دیر تک مشغول رہے۔ حضور نے تنگ آکر ازواج مطہرات کے ہاں ایک چکر لگایا۔ واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ حضرات بیٹھے ہیں۔ آپ پھر پلٹ گئے اور حضرت عائشہ کے حجرے میں جا بیٹھے۔ اچھی خاصی رات کو جب معلوم ہوا کہ وہ حضرات چلے گئے پھر آپ حضرت زینبؓ کے مکان

Marfat.com

پر تشریف لائے اس کے بعد ناگزیر ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو تنبیہہ فرمائے۔ یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی۔

(آیت ۵۹) "تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں" اس سے مراد ہے کہ ان کو اس سادہ اور حیا دار لباس میں دیکھ کر ہر دیکھنے والا جان لے کہ وہ شریف اور باعصمت عورتیں ہیں۔ آوارہ نہیں ہیں کہ کوئی بدکردار انسان ان سے اپنی دل کی تمنا پوری کرنے کی امید کرسکے۔ اس سے پہلے سورۃ النور میں یہ حکم آچکا تھا کہ عورتیں اپنی آرائش و زیبائش کو فلاں فلاں قسم کے مردوں اور عورتوں کے سوا کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔ اور زمین پر پاؤں مارتی ہوئی بھی نہ چلیں کہ لوگوں کو اس زینت کا علم ہو جو انہوں نے چھپا رکھی ہے۔ اصل مقصد اجنبیوں سے زینت چھپانا ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ اپنا جسم اور چہرہ چادر میں چھپایا جائے جو سادہ ہو اور مزین و جاذب نظر نہ ہو کیونکہ یہ منشا الٹا فوت ہوجائے گا۔ خداوند تعالیٰ دیکھنے والوں کی حریص نگاہوں سے بچنے کے لیے عورتوں کو ہدایت فرما رہا ہے کہ تم جب گھر سے باہر نکلو تو مناسب ترین طریقہ یہ ہے کہ تم ایک سادہ چادر سے اپنی ساری آرائش و زیبائش کو چھپا کر نکلو۔ اپنے چہرے پر گھونگھٹ ڈالو اور اس طرح چلو کہ زیور کی جھنکار لوگوں کو تمہاری طرف متوجہ نہ کرے۔ عورت کو گھر سے باہر جاتے ہوئے خوشبو بھی نہیں لگانی چاہیے جس سے ان احکام کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔

۲۔ سورۃ النور (آیت ۱۱ تا ۲۰) "جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہے" روایات میں چند آدمیوں کے نام ملتے ہیں۔ جو یہ افواہیں پھیلا رہے تھے عبداللہ بن ابی۔زید بن رفاعہ' مسطح بن اثاثہ' حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش ان میں پہلے دو منافق تھے اور باقی تین مومن تھے جو غلطی اور کمزوری سے فتنے میں پڑ گئے تھے۔

"اس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو۔ بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے" خداوند تعالیٰ فرما رہا ہے کہ گھبراؤ نہیں۔ منافقین نے تو اپنی دانست میں بڑے زور کا وار تم پر کیا ہے مگر انشاء اللہ یہ انہیں پر الٹا پڑے گا اور تمہارے لیے مفید ثابت

Marfat.com

ہوگا۔ منافقین نے یہ شوشہ اس لیے چھوڑا تھا کہ مسلمانوں کو جو اخلاق میں فائق ہونے کی وجہ سے ہر میدان میں اپنے حریفوں سے بازی لے جا رہے تھے انہیں نیچا دکھایا جائے۔ جاں نثارانِ رسول کریم ان کے ایک اشارے سے ان منافقین کی گردنیں اڑا سکتے تھے جنہوں نے آپ کی عزت پر حملہ کیا تھا لیکن مہینہ بھر آپ صبر سے سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ اور جب اللہ کا حکم آگیا تو ان تین مسلمانوں کو جن پر جرم قذف ثابت تھا ۔ حد لگوا دی اور منافقین کو پھر بھی کچھ نہ کہا۔ مسطح بن اثاثہ جو حضرت ابوبکر صدیق کے نزدیکی رشتہ دار تھے نے ان کی مالی مدد بند کرنے کی قسم کھائی تھی لیکن جب اللہ کا حکم آیا ان کی مالی امداد میں اضافہ کردیا اور ساری زندگی انہیں افسوس رہا کہ انہوں نے کیوں مدد بند کرنے کی قسم کھائی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شرافت نفس کا یہ حال تھا کہ گو حسان بن ثابت اس میں ملوث رہے تھے لیکن وہ ہمیشہ ان کے ساتھ عزت اور تواضع کے ساتھ پیش آتی رہیں۔ اس طرح منافقین جو کچھ چاہتے تھے نتیجہ اس کے بالکل برعکس نکلا۔ اس واقعہ سے اسلام کے قوانین و احکام اور تمدنی ضوابط میں بڑا اہم اضافہ ہوا۔ اس کی بدولت مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہدایات حاصل ہوئیں جن پر عمل کرکے مسلم معاشرے کو ہمیشہ کے لیے برائیوں کی پیداوار اور ان کی اشاعت سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

"اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذاب عظیم ہے" اس بہتان اور فتنے کا بانی عبداللہ بن ابی جو رئیس المنافقین تھا۔

"اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے" یعنی یہ بات تو قابل غور تک نہ تھی۔ اسے تو سنتے ہی ہر مسلمان کو سراسر جھوٹ اور کذب و افتراع کہہ دینا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کہ کوئی یہ سوال کرے کہ جب یہ بات تھی تو رسول کریم اور حضرت ابوبکر صدیق نے اسے کیوں نہ اول روز ہی جھٹلا دیا اور کیوں نہ اسے اتنی اہمیت دی گئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اور والد کی پوزیشن عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اگرچہ شوہر سے بڑھ کر ایک آدمی اپنی بیوی کو کوئی نہیں جان سکتا اور ایک شریف اور صالح بیوی کے متعلق کوئی صحیح الدماغ شوہر لوگوں کے بہتانوں پر فی الواقع

Marfat.com

بدگمان نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر اس کی بیوی پر الزام لگا دیا جائے تو وہ اس مشکل میں پڑ جاتا ہے اسے بہتان کہہ کر رد کر بھی دے تو کہنے والوں کی زبان نہ رکے گی۔ بلکہ وہ اس پر ایک اور پھبتی لگائیں گے کہ بیوی نے میاں کی عقل پر کیسا پردہ ڈال رکھا ہے۔ سب کچھ کر رہی ہے اور میاں سمجھتے ہیں کہ میری بیوی بالکل پاک دامن ہے۔ ایسی ہی مشکل ماں باپ کو پیش آتی ہے۔ وہ غریب اپنی بیٹی کی عصمت پر صریح جھوٹے الزام کی تردید میں زبان کھولیں بھی تو بیٹی کی پوزیشن صاف نہیں ہوتی۔ کہنے والے یہی کہیں گے کہ ماں باپ اپنی بیٹی کی حمایت نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے۔ یہی چیز تھی جو رسول کریم۔ حضرت ابوبکر صدیق اور ام رومان کو اندر ہی اندر غم سے کھائے جا رہی تھی۔ ورنہ حقیقت میں انہیں کوئی شک لاحق نہیں تھا۔ رسول کریم نے تو خطبے ہی میں صاف فرما دیا تھا کہ میں نے نہ اپنی بیوی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں جس کے متعلق الزام لگایا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خود معتبر روایات کی رو سے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ جب آپ سفر پر جانے لگتے تو قرعہ ڈال کر فیصلہ فرماتے کہ آپ کی بیویوں میں سے کون آپ کے ساتھ جائے۔ غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر قرعہ میرے نام پر نکلا اور میں آپ کے ساتھ گئی۔ واپسی پر جب ہم مدینہ کے قریب تھے ایک منزل پر رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا کہ کوچ کی تیاری شروع ہوگئی۔ میں اٹھ کر رفع حاجت کے لیے گئی۔ اور جب پلٹنے لگی تو پڑاؤ کے نزدیک پہنچ کر محسوس ہوا کہ گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے میں اسے تلاش کرنے میں لگ گئی اتنے میں قافلہ روانہ ہوگیا۔ قاعدہ یہ تھا کہ روانگی کے وقت میں اپنے ہودے میں بیٹھ جاتی اور چار آدمی اسے اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے ہم عورتیں اس زمانے غذا کی کمی کی وجہ سے ہلکی تھیں۔ میرا ہودہ اٹھاتے وقت انہوں نے محسوس ہی نہ کیا کہ میں اس میں نہیں ہوں۔ میں آخر اپنی چادر اوڑھ کر لیٹ گئی اور خیال کیا کہ یہ لوگ مجھے نہ پا کر ڈھونڈنے آئیں گے۔ اسی حالت میں مجھے نیند آگئی۔ صبح کے وقت صفوان بن معطل سلمی اس

Marfat.com

جگہ سے گزرے جہاں میں سو رہی تھی۔ اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے وہ مجھے بار ہا دیکھ چکے تھے۔ یہ بدری صحابی تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ روک لیا اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا **انا للہ وانا الیہ راجعون** ۔ رسول کی بیوی یہیں رہ گئیں۔ اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے اٹھ کر اپنے منہ پر چادر لے لی۔ انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی۔ اپنا اونٹ میرے پاس بٹھا دیا اور الگ ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔ میں اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ نکیل پکڑ کر روانہ ہوگئے۔ دوپہر کے قریب ہم نے لشکر کو جالیا لشکر والوں کو ابھی پتہ نہ چلا تھا کہ میں پیچھے رہ گئی ہوں۔ اس پر بہتان اٹھانے والوں نے بہتان اٹھا دیئے اور ان میں پیش پیش عبداللہ بن ابی تھا۔ مگر میں اس سے بے خبر تھی۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار ہوگئی اور ایک مہینے کے قریب پلنگ پر پڑی رہی۔ شہر میں اس بہتان کی خبریں پھیل رہی تھیں۔ رسول اللہ کے کانوں تک بھی پہنچ چکی تھیں۔ مگر مجھے کچھ پتہ نہ تھا البتہ جو چیز مجھے کھٹکتی تھی وہ یہ کہ رسول اللہ کی وہ توجہ میری طرف نہ تھی جو بیماری کے دنوں میں ہوا کرتی تھی۔ جب گھر تشریف لاتے تو یہ کہتے کہ کیسی ہو۔ مجھ سے کوئی کلام نہ کرتے۔ اس سے مجھے شبہ ہوتا کہ کوئی بات ہے ضرور۔ آخر آپ سے اجازت لے کر اپنی ماں کے ہاں چلی گئی تاکہ وہ میری تیمار داری اچھی طرح سے کرسکیں۔

ایک روز رات کے وقت میں رفع حاجت کے لیے گھر سے باہر گئی۔ میرے ساتھ مسطح بن اثاثہ کی ماں تھیں جو میرے والد کی خالہ زاد بہن تھیں۔ راستے میں ان کو ٹھوکر لگی اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا۔ غارت ہو مسطح میں نے کہا اچھی ماں ہو بیٹے کو کوستی ہو۔ اس نے کہا تمہیں اس بات کی خبر نہیں۔ پھر اس نے سارا قصہ سنایا۔ کہ افترا پرداز لوگ میرے متعلق کیا باتیں کر رہے ہیں۔ یہ سن کر میرا خون خشک ہوگیا اور میں رات بھر روتی رہی۔ میرے پیچھے رسول کریم نے حضرت علیؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلایا اور ان سے مشورہ طلب کیا اسامہ نے میرے حق میں کلمہ خیر کہا اور عرض کیا آپ کی بیوی میں ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں پائی ہے یہ سب کچھ کذب اور جھوٹ ہے۔ جو اڑایا جا رہا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کمی نہیں ہے۔

Marfat.com

آپ اس کی جگہ دوسری بیوی کرسکتے ہیں۔ اور تحقیق کرنا چاہیں تو خدمت گار لونڈی کو بلا کر دریافت فرمائیں ۔ چنانچہ اسے بلایا گیا اور پوچھ گچھ کی گئی۔ اس نے کہا۔

"اس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے۔ بس اتنا عیب ہے کہ میں آٹا گوندھ کر کسی کام جاتی ہوں تو کہہ جاتی ہوں بیوی ذرا آٹا کا خیال رکھنا مگر وہ سو جاتی ہیں اور بکری آٹا کھا جاتی ہے" میرے والدین نہایت پریشان اور رنج و غم میں مبتلا رہے۔ آخر کار رسول کریم ایک روز تشریف لائے اور میرے پاس بیٹھے۔ اس پوری مدت میں آپ میرے پاس نہ بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر اور میری والدہ نے محسوس کیا کہ آج کوئی فیصلہ کن بات ہونے والی ہے۔ اس لیے وہ دونوں بھی پاس بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا۔ عائشہ مجھے تمہارے متعلق یہ خبریں پہنچی ہیں۔ اگر تم بے گناہ ہو تو امید ہے اللہ تمہاری برائت فرمائے گا۔ اور اگر واقعی تم کسی گناہ میں مبتلا ہوئی ہو تو اللہ سے توبہ کرو اور معافی مانگو۔ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور توبہ کرے تو خدا معاف کردیتا ہے۔ یہ بات سن کر میں نے اپنے والد سے عرض کیا آپ رسول اللہ کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا بیٹی میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ ہی کچھ کہیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں۔ اس پر میں بولی۔ آپ لوگوں کے کانوں میں ایک بات پڑ گئی ہے اور دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اگر میں کہوں کہ میں بے گناہ ہوں۔ اور اللہ گواہ ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ تو آپ لوگ نہ مانیں گے اور اگر خدانخواستہ اس بات کا اعتراف کروں جو میں نے نہیں کی۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کی۔ تو آپ لوگ مان لیں گے۔ یہ کہہ کر میں لیٹ گئی اور دوسری طرف کروٹ لے لی۔ میں دل میں کہہ رہی تھی کہ اللہ میری بے گناہی سے واقف ہے اور وہ ضرور حقیقت کھول دے گا۔ اگرچہ یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ میرے حق میں وحی نازل ہوگی جو قیامت تک پڑھی جائے گی۔ میرا خیال تھا کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ میری برائت ظاہر کردے گا۔ اتنے میں یکایک حضور پر وہ کیفیت طاری ہوگئی جو وحی نازل ہونے پر ہوتی ہے۔ ہم سب خاموش

Marfat.com

تھے میں تو بالکل بے خوف تھی۔ مگر میرے والدین کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو جسم میں خون نہیں۔ وہ ڈر رہے تھے دیکھئے خدا کیا حقیقت کھولتا ہے۔ جب وہ کیفیت دور ہوئی تو حضور بہت خوش تھے۔ آپ نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی کہ مبارک ہو عائشہ۔ اللہ نے تمہاری برائت نازل فرما دی۔ اس کے بعد حضور نے وہ آئتیں سنائیں۔ میری والدہ نے کہا۔ اٹھو اور رسول اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا کہ میں ان کا شکریہ ادا نہ کروں گی اور نہ آپ دونوں کا۔ بلکہ اللہ کا شکر کرتی ہوں جس نے میری برائت نازل فرمائی۔ آپ لوگوں نے تو اس بہتان کا انکار تک نہ کیا۔

۳۔ سورۃ الممتحنہ (آیت ۱۲) ''اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں'' اس سے مراد دو قسم کے بہتان ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی عورت دوسری عورت پر غیر مردوں سے آشنائی کی تہمتیں لگائے اور اس طرح کے قصے لوگوں میں پھیلائے۔ کیونکہ عورتوں میں خاص طور پر ان باتوں کے چرچے کرنے کی بیماری پائی جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ عورت بچہ تو کسی کا جنے اور شوہر کو یقین دلائے کہ یہ تیرا ہی ہے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ''جو عورت کسی خاندان میں کوئی ایسا بچہ گھسا لائے جو اس خاندان کا نہیں۔ اس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور اللہ اسے کبھی جنت میں داخل نہ کرے گا۔''

''اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں'' اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہاری نافرمانی نہ کریں بلکہ فرمایا یہ ہے کہ وہ معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی تک کی اطاعت کو اس شرط سے مشروط کیا تو کسی اور شخص کے لیے یہ کیسے سزاوار ہو سکتا ہے کہ معروف کے سوا کسی معاملہ میں اس کی اطاعت کی جائے۔ اللہ کو معلوم تھا کہ اس کا نبی کبھی معروف کے سوا کسی چیز کا حکم نہیں دیتا۔ پھر بھی اس نے اپنے نبی کی نافرمانی سے منع کرتے ہوئے معروف کی شرط لگا دی تاکہ کوئی شخص کبھی اس امر کی گنجائش نہ نکال سکے کہ ایسی حالت میں سلاطین کی اطاعت کی جائے جب کہ ان کا حکم اللہ کی اطاعت میں نہ ہو۔

درحقیقت یہ ارشاد اسلام میں قانون کی حکم رانی کا سنگ بنیاد ہے۔ اصولی بات یہ

Marfat.com

ہے کہ ہر کام جو اسلامی قانون کے خلاف ہو۔ جرم ہے اور کوئی شخص یہ حق نہیں رکھتا کہ ایسے کام کا کسی کو حکم دے۔ جو شخص بھی خلاف قانون حکم دیتا ہے وہ خود مجرم ہے اور جو شخص اس حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ بھی مجرم ہے۔ کوئی ماتحت اس عذر کی بنا پر سزا سے بچ نہیں سکتا کہ اس کے افسر بالا نے اسے ایک ایسے فعل کا حکم دیا تھا جو قانون میں جرم ہے۔ رسول اللہ نے عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان بہت سی برائیوں کو چھوڑنے کا عہد لیا جو اس وقت عرب معاشرے میں عورتوں میں پھیلی ہوئی تھیں اور متعدد ایسے احکام دیئے جن کا ذکر قرآن مجید میں واضح طور پر نہیں کیا گیا ہے۔

رسول کریم مردوں سے بیعت لیتے وقت ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر عہد لیتے تھے لیکن عورتوں کے معاملہ میں انہوں نے کبھی عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ "خدا کی قسم بیعت میں حضور کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے چھوا تک نہیں ہے۔ آپ عورت سے بیعت لیتے وقت بس زبان مبارک سے فرمایا کرتے کہ میں نے تجھ سے بیعت لی" ابوداؤد کی روایت ہے کہ عورتوں سے بیعت لیتے وقت ایک چادر حضور کی طرف بڑھائی گئی۔ آپ نے بس اسے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضور پانی کے ایک برتن میں ہاتھ ڈال دیتے تھے۔ اور پھر اسی برتن میں عورت بھی اپنا ہاتھ ڈال دیتی تھی۔

۴۔ سورۃ التحریم (آیت ۱ تا ۲) رسول کریم نے اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کا جو فعل کیا تھا وہ خدا کو ناپسند ہوا اور اس پر متنبہ کیا گیا۔ حضور نے تحریم کا یہ فعل اپنی کسی خواہش کی بنا پر نہیں کیا تھا بلکہ آپ کی بیویوں نے یہ چاہا تھا کہ آپ ایسا کریں اور آپ نے محض ان کو خوش کرنے کے لیے ایک حلال چیز کو اپنے لئے حرام کرلیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا مقصد صرف حضور ہی کو تحریم حلال پر ٹوکنا نہیں تھا۔ بلکہ ساتھ ساتھ ازواج مطہرات کو بھی اس بات پر تنبیہہ کرنا تھا کہ انہوں نے ازواج نبی ہونے کی حیثیت سے اپنی نازک ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا اور حضور سے ایک ایسا کام کرا دیا جس سے ایک حلال چیز کو حرام ہوجانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا اگرچہ قرآن مجید

Marfat.com

میں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جسے رسول کریم نے اپنے اوپر حرام کیا تھا لیکن محدثین نے مختلف واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ایک واقعہ حضرت ماریہ قبطیہ کا ہے اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ آپ نے شہد نہ کھانے کا عہد کر لیا تھا۔

حضرت ماریہؓ کا قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ سے فارغ ہونے کے بعد رسول کریم نے مختلف بادشاہوں کو خط لکھے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اسکندریہ کے رومی بادشاہ مقوقس اسلام کی حقانیت کا قائل ہوگیا لیکن اسلام قبول نہ کیا۔ اس نے حضرت حاطب بن بکتعہ جو خط لے کر گئے تھے ان کے ہاتھ لکھ کر بھیجا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ ایک نبی آنا باقی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ ملک شام میں آئے گا۔ اور لکھا کہ میں آپ کے ایلچی کے ساتھ آپ کی خدمت میں دو لڑکیاں بھیج رہا ہوں جو قبطیوں میں بہت عزت اور مرتبہ رکھتی ہیں ان میں سے ایک کا نام ماریہ اور دوسری کا نام شیریں ہے رستہ میں حضرت حاطب نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور وہ ایمان لے آئیں۔ ان کے ہمراہ مقوقس نے بڑے قیمتی تحائف بھی بھیجے حضور نے ماریہ کو اپنے حرم میں داخل فرمایا اور شیریں کو حسان بن ثابت کی ملک یمین میں دے دیا۔

(آیت ۳ تا ۵) ''مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا اور خوب باخبر ہے'' جو رسول کریم نے راز کی بات اپنی ایک بیوی سے کہی تھی۔ اس کے متعلق علم نہیں ہے کہ وہ کیا بات تھی یہ ایک عام بات تھی کہ میاں نے ایک راز کی بات اپنی بیوی کو بتائی اور وہ راز نہ رکھ سکی اور وہ راز فاش کردیا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ ایک نجی معاملہ تھا۔ لیکن اس کو قرآن مجید میں وحی کے ذریعہ داخل کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ بیوی کسی معمولی شوہر کی بیوی نہ تھیں بلکہ اس عظیم ہستی کی بیوی تھیں جسے اللہ تعالیٰ نے انتہائی اہم ذمہ داری کے منصب پر مامور فرمایا تھا جسے کفار اور مشرکین کے ساتھ ہر وقت مسلسل جہاد سے واسطہ تھا جس کی قیادت میں کفر کی جگہ اسلام کا نظام برپا کرنے کے لیے زبردست جدوجہد ہو رہی تھی۔ ایسی ہستی کے گھر میں بے شمار ایسی باتیں ہوسکتی تھیں جو اگر راز نہ رہتیں اور قبل از وقت ظاہر ہوجاتیں تو اس کار عظیم کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس کا مقصد نہ صرف ازواج مطہرات کو بلکہ مسلم معاشرے کے

Marfat.com

تمام ذمہ دار لوگوں کی بیویوں کو رازوں کی حفاظت کی تربیت دی گئی ہے۔

"اور اگر نبیؐ کے مقابلہ میں تم نے باہمی جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے" آیت کا خطاب دو بیویوں کی طرف ہے اور یہ خواتین ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ یہ دونوں بیویاں کون تھیں اور وہ معاملہ کیا تھا جس پر یہ عتاب ہوا ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت نقل ہوئی ہے کہ۔

"میں ایک مدت سے اس فکر میں تھا کہ میں حضرت عمرؓ سے پوچھوں کہ وہ بیویاں کون تھیں جنہوں نے جتھہ بندی کی تھی۔ ایک دفعہ وہ حج پر تشریف لے گئے اور میں ان کے ساتھ تھا میں نے یہ سوال پوچھا انہوں نے جواب دیا وہ عائشہ اور حفصہؓ تھیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں کو دبا کر رکھنے کے عادی تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو یہاں ایسے لوگ ملے جن کی بیویاں ان پر حاوی تھیں۔ اور یہی سبق ہماری عورتیں سیکھنے لگیں۔ ایک روز میں اپنی بیوی کو ناراض ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پلٹ کر مجھے جواب دے رہی ہے۔ اس نے کہا آپ اس بات پر کیوں بگڑتے ہیں۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی بیویاں حضور کو دوبدو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی حضور سے دن دن بھر روٹھی رہتی ہے اور حضور اس سے دن بھر ناراض رہتے ہیں۔ یہ سن کر میں گھر سے نکلا اور حفصہؓ کے ہاں گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تو رسول اللہ کو دوبدو جواب دیتی ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ اور کیا تم میں سے کوئی دن دن بھر حضور سے روٹھی رہتی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ نامراد ہوگئی اور گھاٹے میں پڑ گئی وہ عورت جو تم میں سے ایسا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہوگئی ہے کہ اپنے رسول کے غضب کی وجہ سے اللہ اس پر غضبناک ہوجائے اور وہ ہلاکت میں پڑ جائے؟ رسول اللہ کے ساتھ کبھی زبان دراز نہ کر۔ اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کر۔ میرے مال سے تیرا جو جی چاہے مانگ لیا کر۔ تو اس بات سے کسی دھوکے میں نہ پڑ کہ تیری پڑوسن (مراد حضرت عائشہؓ) تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کی زیادہ محبوب ہے اس کے بعد میں ام سلمہؓ کے پاس پہنچا جو میری رشتہ دار تھیں جب میں نے اس معاملہ میں ان سے بات کی تو انہوں نے کہا ابن

Marfat.com

خطاب تم بھی عجیب آدمی ہو ہر معاملہ میں تم نے دخل دیا یہاں تک کہ اب رسول اللہ اور ان کی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے چلے ہو۔ ان کی اس بات نے میری ہمت توڑ دی۔ ایک دن میں نے اپنے ایک انصاری پڑوسی سے سنا کہ رسول کریم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی۔ میں نے کہا برباد ہوئی اور نامراد ہوگئی حفصہ مجھے پہلے ہی اندیشہ تھا کہ یہ بات ہونے والی ہے۔

"بعید نہیں کہ اگر نبی تم سب بیویوں کو طلاق دیدے تو اللہ اسے ایسی بیویاں تمہارے بدلے میں عطا فرما دے جو تم سے بہتر ہوں۔ سچی مسلمان' با ایمان' اطاعت گزار' توبہ گزار' عبادت گزار' اور روزہ دار' خواہ شوہر دیدہ ہوں یا باکرہ" اس سے معلوم ہوا کہ قصور صرف حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ ہی کا نہ تھا بلکہ دوسری ازواج مطہرات بھی کچھ نہ کچھ قصور وار تھیں۔ اسی لیے ان دونوں کے بعد باقی سب ازواج کو بھی تنبیہہ فرمائی گئی قرآن مجید میں اس قصور کی نوعیت نہیں بتائی گئی البتہ احادیث میں اس کے متعلق کچھ تفصیلات آئی ہیں۔ بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی کریم کی بیویوں نے آپس کے رشک و رقابت میں مل جل کر حضور کو تنگ کر دیا تھا اس پر میں نے ان سے کہا کہ بعید نہیں اگر حضور تم کو طلاق دیدیں تو اللہ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عطا فرما دے۔ جب نبی کریم نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کرلی تو میں مسجد نبوی پہنچا۔ دیکھا کہ لوگ بہت متفکر ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ حضور نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے۔ بخاری میں حضرت انسؓ عبداللہ بن عباسؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت منقول ہے کہ حضور نے ایک مہینہ تک کے لیے اپنی بیویوں سے علیحدہ رہنے کا عہد فرما لیا تھا اور اپنے بالاخانہ میں بیٹھ گئے تھے ۲۹ دن کے بعد جبریل نے آکر کہا کہ آپ کی قسم پوری ہوگئی ہے مہینہ مکمل ہوگیا۔

اس وقت رسول کریم کی خانگی زندگی میں ایسے حالات پیدا ہوگئے تھے کہ یہ ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ مداخلت کرکے ازواج مطہرات کے طرز عمل کی اصلاح کرے یہ ازواج اگرچہ معاشرے کی بہترین خواتین تھیں مگر بہرحال تھیں انسان ہی۔ اور

Marfat.com

بشریت کے تقاضوں سے مبرا نہ تھیں کبھی ان کے لیے مسلسل مسرت کی زندگی بسر کرنا دشوار ہو جاتا تھا اور وہ بے صبر ہو کر حضور سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب کی آیات ۲۸۔۲۹ نازل فرما کر تلقین کی کہ اگر تمہیں دنیا کی خوشحالی مطلوب ہے تو ہمارا رسول تم کو بخیرو خوبی رخصت کردے گا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو پھر صبر و شکر کے ساتھ ان تکلیفوں کو برداشت کرو جو رسول کی رفاقت میں پیش آئیں جس گھر میں ہونے کا شرف اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا تھا اس کی شان اور اس کی عظیم ذمہ داریوں سے وہ مطابقت نہ رکھتی تھیں ان باتوں سے جب یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی کہیں تلخ نہ ہوجائے اور اس کا اثر اس کار عظیم پر مرتب نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کی رفیق حیات ہونے کی حیثیت سے ان کو نصیب ہوا تھا اور وہ اپنے آپ کو عام عورتوں کی طرح اور اپنے گھر کو عام گھروں کی طرح نہ سمجھ بیٹھیں۔ اس ارشاد کے بعد ازواج مطہرات کے لیے اور تنبیہہ کیا ہوسکتی ہے کہ "اگر نبی تم کو طلاق دیدے تو بعید نہیں کہ اللہ اس کو تمہاری جگہ تم سے بہتر بیویاں عطا کردے" اس کے بعد یہ تو ممکن نہ تھا کہ ازواج مطہرات سے کبھی ایسی بات کا صدور ہوتا جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کی نوبت آتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں سورۃ الاحزاب اور سورۃ التحریم میں ان برگزیدہ خواتین کو تنبیہہ فرمائی گئی۔

ازواج مطہرات کی زندگی کے مختصر حالات ملاحظہ فرمایئے

۱۔ **حضرت خدیجتہ الکبریٰ** قریش، مکہ میں آپ بہت عزت و احترام کی مالک تھیں۔ حضرت خدیجہ اور رسول کریم کا نسب چوتھی پشت میں آپس میں ملتا ہے۔ بہت دولت مند اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ پہلی شادی ابوہالہ بن زرارہ تمیمی سے ہوئی جن سے دو لڑکے پیدا ہوئے ان میں سے ایک کا نام ہند تھا۔ ابوہالہ کے انتقال کے بعد دوسری شادی عتیق بن عایز مخزومی کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ ان کا نام بھی ہند رکھا۔ عتیق بن عایز کے انتقال کے بعد اتنی دل برداشتہ ہوئیں کہ دنیاوی معاملات سے دور رہنے لگیں رسول کریم کی شہرت بطور امین راست باز اور حق گو سنی تو انہیں

Marfat.com

اپنا کاروبار چلانے کے لیے سونپ دیا۔ آپ سے اتنی متاثر ہوئیں کہ اپنی سہیلی نفیسہ کی معرفت شادی کا پیغام بھیجا جو رسول کریم نے قبول فرما لیا۔ حضور کے چچا ابوطالب نے آپ کا نکاح پڑھایا جب شادی ہوئی تو رسول پاک کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی ان کے بطن سے مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔

۱۔ حضرت زینب: ان کی شادی مکہ میں ہوئی۔

۲۔ حضرت قاسم: کم سنی میں وفات پا گئے

۳۔ حضرت رقیہ: حضرت عثمان کے ساتھ شادی ہوئی اور حضرت عثمان کے ساتھ حبشہ کو ہجرت بھی کی تھی۔

۴۔ حضرت ام کلثوم: حضرت رقیہ کی وفات کے بعد مدینہ میں حضرت عثمان سے شادی ہوئی۔

۵۔ حضرت فاطمہ: حضرت علی سے مدینہ میں شادی ہوئی اور رسول کریم کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی۔

۶۔ حضرت طیب: کم سنی میں مکہ میں وفات پائی۔

حضرت خدیجہؓ کے پہلے صاحبزادے ہند نے رسول کریم کے زیر سایہ تربیت پائی اور اسلام قبول کیا حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل میں شرکت کی اور شہید ہوئے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سب سے پہلی خاتون ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا رسول کریم کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم اکثر ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے ۱۰ نبوی میں وفات پائی اور جنت المعلی میں دفن ہوئیں۔

۲۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہ ابتدائے نبوت میں ہی اپنے خاوند سکران بن عمرو کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ کچھ عرصہ بعد خاوند انتقال کر گیا ان کی شادی ۱۰ نبوی میں رسول کریم کے ساتھ ہوئی۔ بہت فیاض اور سخی تھیں۔ ۱۹ ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت ابوبکر صدیق کی دختر نیک اختر تھیں حضرت خولہ

Marfat.com

کی معرفت رشتہ طے ہوا اور ۱۰ نبوی میں مکہ میں نکاح ہوا۔ حضرت عائشہ کا قول ہے کہ وہ اپنی بہن اسماء سے دس سال چھوٹی ہیں ا ھ میں ماہ شوال میں رخصتی ہوئی۔ حضرت عائشہ فصاحت اور بلاغت میں ضرب المثل تھیں رسول کریم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب ان پر الزام تراشی ہوئی تو خداوند تعالیٰ نے سورۃ النور میں ان کی برات نازل کی رسول کریم کو وحی انہیں کے حجرہ میں نازل ہوتی رہی جبریل امین کی انہوں نے زیارت کی تھی۔ رسول کریم نے اپنی علالت کے آخری ایام انہیں کے حجرہ میں گزارے اور وہیں وفات پائی حضور ان کے حجرہ میں موفون ہوئے رسول کریم کی وفات کے بعد تقریباً ۴۸ سال زندہ رہے اور ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئیں بے شمار احادیث کی راوی ہیں اور صحابہ کرام بڑے مشکل اور پیچیدہ مسائل میں ان سے مشورہ لیتے رہے۔

۴۔ **حضرت** حفصہؓ حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی تھیں۔ بہت عالم فاضل اور فن کتابت میں بہت مہارت رکھتی تھیں۔ خنیس بن خدافہ سے شادی ہوئی جو غزوہ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جوانی میں ہی بیوہ ہوگئی تھیں ماہ شعبان ۳ھ میں رسول کریم سے شادی ہوئی رسول کریم کی زندگی میں جو قرآن مجید کا نسخہ تھا ان کی زندگی کے بعد وہ حضرت حفصہؓ کے پاس رہا بہت عبادت گزار تھیں۔ ۴۵ ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

۵۔ **حضرت زینب ام المساکین** ان کے خاوند عبداللہ بن جحش جنگ احد میں شہید ہوئے رسول کریم سے شادی ۴ ھ میں ہوئی۔ شادی کے تین ماہ بعد انتقال ہوا جب ان کی عمر صرف تیس سال تھی۔ رسول کریم نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ بہت فیاض اور سخی تھیں۔ غربا اور مساکین کو بہت خیرات کرتی تھیں اور اسی لئے لقب ام المساکین پایا۔

۶۔ **حضرت ام سلمہؓ** ان کے خاوند عبداللہ بن عبدالاسد اور حضرت ام سلمہ نے اکٹھا اسلام قبول کیا تھا۔ خاوند ۳ ھ میں جنگ احد میں شہید ہوئے۔ رسول کریم نے

Marfat.com

شوال ۴ ھ میں ان سے شادی کی جب ان کی عمر ۲۴ سال تھی۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۷۔ حضرت زینبؓ ان کی شادی زید جو رسول کریم کے غلام تھے ان سے ہوئی تھی۔ رسول کریم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ یہ اعلیٰ نسب سے تھیں اور زید غلام تھا جنہیں رسول کریم نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا ناچاقی کی وجہ سے شادی سے ایک سال بعد ہی طلاق لے لی تھی۔ رسول کریم نے حضرت زید کو اپنا متبنی بنایا ہوا تھا جس کا عرب میں عام رواج تھا جو جائیداد کا بھی وارث ہوتا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے اس رواج کو ختم کرنے کی غرض سے سورۃ الاحزاب میں حکم نازل فرمایا کہ رسول کریم حضرت زینب سے شادی کریں تاکہ متبنی کے رواج کو ختم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ بیٹا اسی کا تصور ہوگا جس نے اسے جنا ہوگا رسول کریم نے اپنی خادمہ کے ہاتھ جب انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو یہ اتنی خوش ہوئیں کہ اپنے ہاتھوں کے سونے کے کڑے اسے انعام میں دیدیئے۔ ۲۰ ھ میں ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۸۔ حضرت جویریہؓ یہ قبیلہ بنی مصطلق کے یہودی سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔ ان کے خاوند مسافع بن صفوان غزوہ مریسیع میں قتل ہوگئے تھے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ قیدی بنا کر لائی گئیں بعد میں مسلمان ہوگئیں۔ رسول کریم کے ساتھ ۵ھ میں نکاح ہوا۔ ان کی وجہ سے کافی یہودی مسلمان ہوئے ۵۰ ھ میں وفات پائی اور مروان نے جنازہ پڑھا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۹۔ حضرت ام حبیبہؓ یہ ابوسفیان کی بیٹی اور امیر معاویہ کی بہن تھیں اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ ہجرت حبشہ کے دوران خاوند نے اسلام ترک کرکے عیسائیت قبول کرلی۔ جس کے بعد ان کا نکاح فسخ ہوگیا اور انہوں نے علیحدگی اختیار کرلی۔ رسول کریم نے شاہ نجاشی کی معرفت شادی کا پیغام بھیجا جو انہوں نے قبول کرلیا شاہ نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب اور دوسرے ممتاز مسلمانوں کو

Marfat.com

جمع کرکے خود ان کا نکاح رسول کریم سے پڑھا۔ پھر بہت انعام و اکرام اور تحائف اور غلام دیکر حضرت شرجیل بن حسنہ کے ہمراہ رسول کریم کی خدمت میں مدینہ روانہ کیا۔ شادی ۷ھ کو ہوئی اور ۴۴ھ میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۰۔ حضرت میمونہؓ ان کی شادی مسعود بن عمرو سے ہوئی۔ لیکن نباہ نہ ہوسکا اور طلاق لے لی۔ پھر شادی ابورہیم بن عبدالعزی سے ہوئی جو کچھ عرصہ بعد انتقال کر گیا۔ رسول کریم کے ساتھ نکاح کے وقت عمر ۳۶ سال تھی جو ۷ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے رسول کریم کے ساتھ شادی کے لئے خود کو ہبہ کیا تھا۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۵۰) میں اللہ نے رسول کریمؐ کو ان کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے ۸۰ سال کی عمر میں ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔

۱۱۔ حضرت صفیہؓ ان کے والد حی بن اخطب یہودی قبیلہ بنی نضیر کے سردار تھے اور والدہ قبیلہ بنو قریظہ کے رئیس کی بیٹی تھی۔ پہلے شادی سلام بن مشکم کے ساتھ ہوئی لیکن جلد طلاق ہوگئی پھر نکاح کنانہ بن ابی الحقیق کے ساتھ ہوا جو غزوہ خیبر میں قتل ہوا اور حضرت صفیہ قیدی بنا کر لائی گئیں جب اسلام قبول کیا۔رسول کریم نے ان سے نکاح خیبر فتح کرنے کے بعد وہاں ہی کیا اور دعوت ولیمہ بھی وہیں ہوئی۔ ان سے شادی کی وجہ سے قبیلہ بنو نضیر اور قبیلہ بنو قریظہ کے یہودی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ان کی شادی ۷ھ کو ہوئی اور تقریباً تین سال رسول کریم کی رفاقت میں گزارے ۵۰ ھ رمضان المبارک کو وفات پائی۔

۱۲۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ رسول کریم نے حضرت حاطب بن بلتعہ کو دعوت اسلام کا پیغام دے کر عزیز مصر مقوقس کے پاس بھیجا۔ اس نے خود اسلام قبول تو نہ کیا البتہ رسول کریم کو خط میں لکھا کہ اسے علم ہے کہ آخری نبی آنے والا ہے لیکن اس کے خیال میں وہ ملک شام میں آئے گا۔ اس کے ساتھ ہی شاہی خاندان کی دو عورتیں حضرت ماریہ اور شیریں حضور کی خدمت میں روانہ کیں جس کا مقصد رسول کریم سے اپنے خاندانی تعلقات استوار کرنا تھا۔ حضرت حاطب نے انہیں رستہ میں اسدم سے

Marfat.com

روشناس کرایا اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ شاہ مصر نے بے شمار قیمتی تحائف پارچہ جات، عمدہ گھوڑا، سرخ گدھا اور ایک سرخ خچر بھی ان کے ہمراہ روانہ کئے۔ رسول کریم نے حضرت ماریہ کو اپنے حرم میں شامل کرلیا اور شیریں کو حسان بن ثابت کے نکاح میں دیدیا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ حضرت ہاجرہ کو بھی مصر کے شاہ نے بطور لونڈی حضرت ابراہیم کی خدمت میں دیا تھا اور وہ بھی قبطیہ خاندان سے تھیں۔ رسول کریم نے انہیں ایک باغ میں مکان رہائش کے لیے دیا حضرت ماریہ بہت خوبصورت اور حسین و جمیل تھیں ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام رسول کریم نے ابراہیم رکھا یہ ڈھائی سال کی عمر میں وفات پاگئے اور رسول کریم کو ان کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ صدمہ کی وجہ سے رسول کریم کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت عائشہ صدیقہ ان سے بہت متاثر تھیں۔ رسول کریم کی وفات سے پانچ سال بعد ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۱۳۔ حضرت ریحانہؓ یہ یہودی قبیلہ بنو نضیر سے تھیں۔ ان کی پہلی شادی ایک یہودی حکم سے ہوئی تھی۔ غزوہ خندق کے بعد جب مسلمانوں نے بنو قریظہ اور قبیلہ بنو نضیر کا محاصرہ کیا تھا تو دوسرے لوگوں کے ساتھ قیدی ہو کر لائی گئی تھیں۔ پھر خود اسلام قبول کیا رسول کریم سے شادی محرم ۶ھ میں ہوئی رسول کریم کی زندگی میں ۱۰ھ کو وفات پائی اور نماز جنازہ رسول کریم نے پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن کیا گیا حضرت خدیجہ۔ حضرت زینب ام المساکین کے بعد یہ تیسری رفیقہ حیات ہیں جن کا انتقال رسول کریم کی زندگی میں ہوا۔

Marfat.com

Marfat.com

میرے والد صاحب میاں محمد شریف بہت نیک خصلت کے مالک تھے۔ عبادت گزار اور نہایت پرہیزگار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت عزت دی ہوئی تھی۔ کلانور ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) میں نمبردار' ذیلدار اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر تھے۔ فیصل آباد میں بھی ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر نامزد ہوئے تھے۔ ۱۹۵۶ء میں وفات پائی۔ والدہ محترمہ بھی بہت عبادت گزار اور نیک سیرت کی مالک تھیں۔ میں نے دو مرتبہ ان کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کی تھی۔ ۱۹۸۶ء میں وفات پائی۔

میری بیوی بے شمار خوبیوں کی مالک تھی۔ اس نے میرے والدین کی بہت خدمت کی تھی۔ بلڈ کینسر میں دو سال بیمار رہی۔ علاج کے لئے امریکہ لے جاتا رہا لیکن رو بصحت نہ ہو سکی اور ۱۹۸۷ء میں وفات پائی۔ قارئین کرام سے مودبانہ التماس ہے کہ وہ میرے والدین اور بیوی کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جل سبحانہ' انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

میاں ارشاد احمد عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com